مقبول

اسرارِ خطابت

مرتب: حضرت مولانا صاحبزادہ مقبول احمد سرور

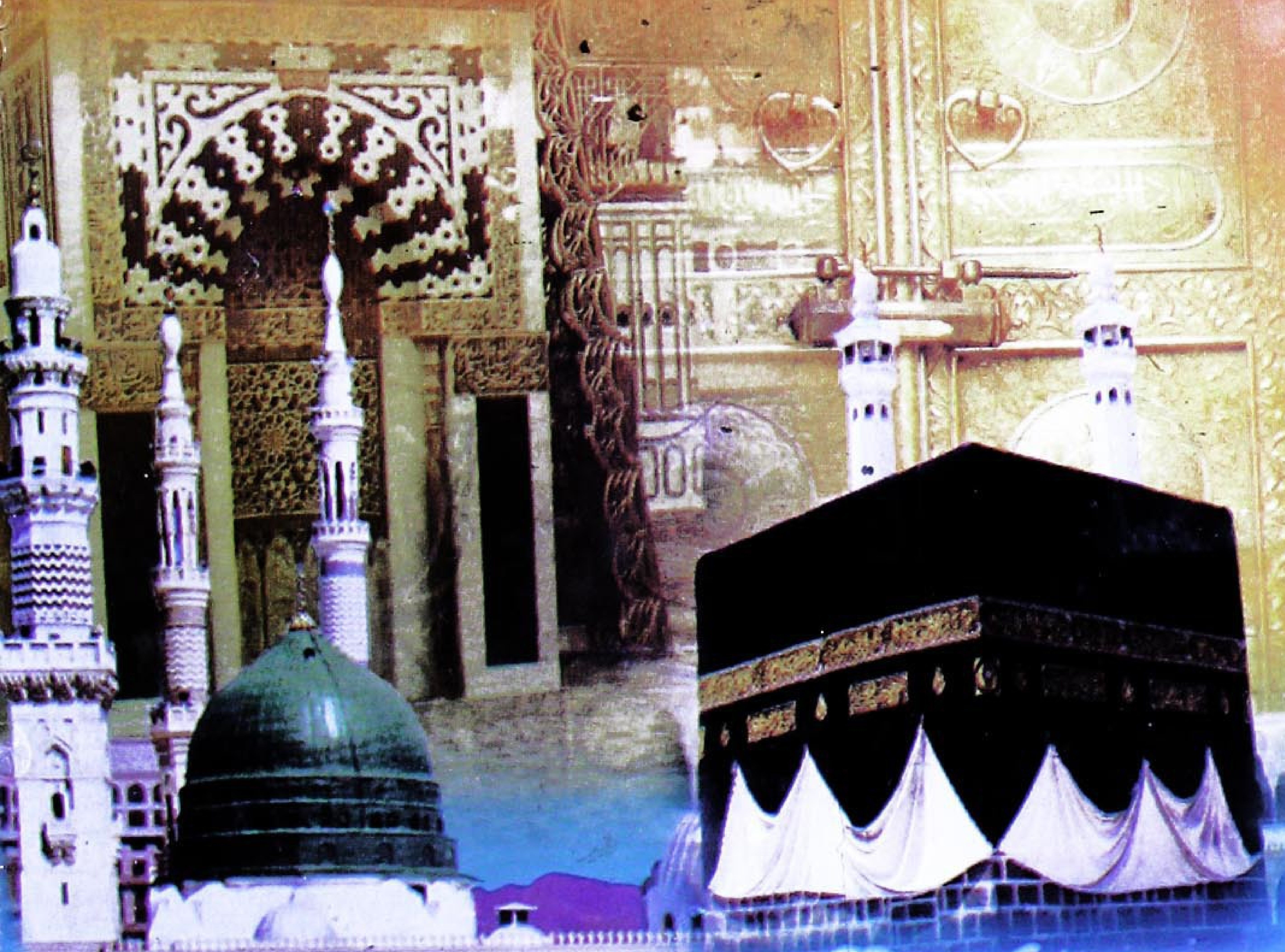

شبیر برادرز

Marfat.com

Marfat.com

واعظین کے لیے بے مثال تحفہ

اسرارِ خطابت

سوم

مرتب:

حضرت مولانا صاحبزادہ مقبول احمد سرور

شبیر برادرز

40 اردو بازار لاہور فون 7246006

Marfat.com

111777

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں)

نام کتاب -------- اسرارِ خطابت (جلد سوم)

مصنف -------- مولانا پیر محمد مقبول احمد سرور

بہ تعاون -------- صاحبزادہ محمود احمد مفتی (سابق مشیر خصوصی وزیر اعظم پاکستان)
صدر مسلم لیگ (ق) فیصل آباد سٹی

کمپوزنگ -------- محمد مظہر (فیصل آباد)

صفحات -------- ۳۳۶

قیمت --250------ روپے

ملنے کا پتا

مکتبہ مجددیہ لاثانیہ

عقب پٹرول پمپ نڑوالا روڈ شیرانوالہ چوک غلام محمد آباد فیصل آباد

Marfat.com

فہرست مضامین جلد سوم

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
خطبات ماہِ رجب المرجب	۱۵	رات کو بلانے کی خصوصیت	۲۸
پہلا خطبہ	۱۶	بِعَبْدِہٖ	۳۰
تفسیر آیت اسریٰ	"	سب سے زیادہ عابد	۳۱
خطبہ	۱۷	عبد خاص	۳۳
درود شریف	"	عبد کا اطلاق روح مع الجسم پر ہے	۳۴
چھ (۶) سوالات اور جوابات	۱۸	فرشتے بھی عبد ہیں	۳۵
تفسیر آیت اسریٰ	۲۰	فرشتوں کا جسم نوری ہے	۳۶
سُبْحَانَ	"	معراج جسمانی	"
قانون قدرت	۲۱	جنت سے زمین پر	۳۷
اللہ بیٹوں سے پاک ہے	"	زمین سے آسمان پر	"
اللہ اپنے شریکوں سے پاک ہے	۲۲	زمین سے آسمان پر	۳۸
اللہ ہر عیب سے پاک ہے	"	لَتَرْکَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ	۳۹
وہ اپنے محبوب کو لے گیا	۲۳	کرۂ ناری	۴۱
اَلَّذِیْ اَسْریٰ	۲۴	لَیْلاً نکرہ ہے	۴۲
رات کو سیر کروانا	"	یوم قیامت کی طوالت	۴۳
رات کو سیر کروانے کی حکمتیں	۲۵	اس کا اختصار	"
فرق کلیم وحبیب	"	حضرت سلیمان علیہ السلام	۴۴
رات اور دن کا مناظرہ	۲۷	حضرت عزیر علیہ السلام	۴۵
یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ	۲۷	گھڑی کی مثال	"

Marfat.com

مضامین	صفحہ

مضامین	صفحہ
مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	۴۶
جبرائیل علیہ السلام کو بچایا حضور ﷺ نے	"
اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی	۴۷
مسجد اقصیٰ کے فضائل	۴۸
اَلَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ	۴۹
لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا	۵۰
آیاتِ کبریٰ	"
حضور ﷺ خود آیت کبریٰ ہیں	"
مومن شیشہ ہے مومن کا	۵۲
اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ	۵۳
وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ	۵۴
دوسرا خطبہ	۵۵
فلسفۂ معراج النبی	"
درود شریف	۵۶
اللہ حکمت والا ہے	۵۷
پہلی حکمت	"
دوسری حکمت	۵۸
جبرئیل علیہ السلام کا اعلان	"
خطابِ باری تعالیٰ	۵۹
وعدۂ باری تعالیٰ	۶۰
تیسری حکمت	۶۳
ھو الذی ارسلہ	"
رسولہ	۶۴
بالھدی	۶۵
ہدایت کے دو معنی ہیں	۶۶
ارائۃ الطریق	"
ایصال الی المطلوب	۶۷
ایمانِ ابی طالب	۷۰
اگر کوئی تسلیم نہیں کرتا	"
علامہ آلوسی کا فرمان	"
عقیدۂ صدیق اکبر	۷۱
فلسفۂ معراج	۷۴
ولو کرہ المشرکون	"
چوتھی حکمت	"
قومِ موسیٰ علیہ السلام کا مطالبہ	۷۸
موسیٰ علیہ السلام کی درخواست	"
اللہ کریم کا جواب	۷۹
نکتہ	"
تین کام ہوئے	۸۰
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی درخواست	۸۱
اندازِ خطیبانہ	۸۳
ختم نبوت کا فلسفہ	۸۶
پانچویں حکمت	۸۷
شانِ کلیم اللہ	۸۸

Marfat.com

مضامین	صفحہ
آدم علیہ السلام کا معراج	۸۹
ابراہیم علیہ السلام کا معراج	"
اسماعیل علیہ السلام کا معراج	۹۰
حضرت یونس علیہ السلام کی ملاقات	"
وہی لامکاں کے مکیں ہوئے	۹۱
اللہ اللہ شہ کونین	۹۳
چھٹی حکمت	"
ساتویں حکمت	۹۴
حضرت امیر حمزہ کا اسلام لانا	۹۵
وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ	۹۶
تیسرا خطبہ	۹۷
مسجد اقصیٰ تک	"
خطبہ	۹۸
درود شریف	"
شب معراج	"
آسمانوں پر بینرز	۱۰۲
پہلا (۱) آسمان	"
دوسرا (۲) آسمان	"
تیسرا (۳) آسمان	"
چوتھا (۴) آسمان	"
پانچواں (۵) آسمان	۱۰۲
چھٹا (۶) آسمان	۱۰۳
ساتواں (۷) آسمان	۱۰۳
جلوس معراج النبی ﷺ	"
براق کا انتخاب	۱۰۵
حضرت عطار کی دعا	۱۰۸
سرد آہیں	"
سیدنا جبرائیل علیہ السلام حضور ﷺ کی بارگاہ میں	۱۱۱
حضور ﷺ محو استراحت	"
ارشاد محدث اعظم پاکستان	"
چھت پھاڑی گئی	۱۱۳
بزرگوں کے ہاتھ پاؤں چومنا	۱۱۴
مزہ جو محمد ﷺ کی تلیوں میں دیکھا	۱۱۵
میرا دل نہیں سوتا	۱۱۶
اللہ آپکے دیدار کا مشتاق ہے	۱۱۷
یہی تو فرق ہے	"
شق صدر نبوت	۱۱۸
بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کہنے والو!	"
دل حضور ﷺ کا محتاج ہے	۱۱۹
حضرت شیخ القرآن ہزاروی علیہ الرحمۃ	۱۲۱
تصدیق جبرائیل علیہ السلام	"
حکمت شق صدر	۱۲۲
آب زمزم کی دعا اور قبولیت	۱۲۲
نورٌ علیٰ نور قلب مبارک	"

Marfat.com

مضامین	صفحہ
جنتی لباس اور عمامہ شریف	۱۲۴
براق پر سواری	"
امت کی یاد	۱۲۵
انہیں دولہا بنایا جا رہا ہے	۱۲۶
باغ عالم میں باد بہاری چلی	۱۲۷
والدین کو زندہ فرمانا	۱۲۹
حور عین	۱۳۱
قبر حضرت موسیٰ علیہ السلام	۱۳۲
چوتھا خطبہ	۱۳۳
اقصیٰ سے آگے	"
قربِ خاص تک	"
درود شریف	۱۳۴
مدینہ طیبہ	"
طورِ سینا	"
بیت اللحم	۱۳۵
بیت المقدس	"
ملاں پھنس گیا	۱۳۶
عقیدہ اہلسنّت برحق ہے	"
استقبال مصطفےٰ ﷺ در مسجد اقصیٰ	۱۳۷
مسئلہ حاضر و ناظر	"
مسجد اقصیٰ میں اذان و نماز	۱۳۸
حضور ﷺ کی امامت	"
امامت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	۱۳۸
نماز اقصیٰ اور حیات انبیاء	۱۳۹
جلسہ معراج مصطفےٰ ﷺ	۱۴۰
سیدنا آدم علیہ السلام کا خطاب	۱۴۱
سیدنا نوح علیہ السلام کا خطاب	"
سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا خطاب	"
سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا خطاب	۱۴۲
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خطاب	"
سید عالم کا خطبہ صدارت	۱۴۳
سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ	۱۴۴
خطیب کا تخیل	۱۴۵
آپ نے فطرت کو پسند فرمایا	"
معراج آسمانی	۱۴۶
لفظ معراج	"
بجلی ہیڈ رسول ﷺ سے آتی ہے	۱۴۷
پہلا آسمان	۱۴۸
حضرت افتخار ملت	۱۴۹
میری ناقص رائے	"
نبوت کی رفتار	۱۵۰
آسمانوں کے دروازے	"
نماز کے قیام کی فرضیت	۱۵۲
رکوع سجود التحیات	"

Marfat.com

مضامین	صفحہ
دوسرا آسمان	۱۵۲
تیسرا آسمان	۱۵۳
چوتھا (۴)، پانچواں (۵) اور چھٹا (۶) آسمان	"
ساتواں (۷) آسمان اور بیت المعمور اور فرضیت جمعہ	۱۵۴
سدرۃ المنتہیٰ	۱۵۵
نہر حیات اور دیگر چار نہریں	"
سدرہ کا میزبان رسول ﷺ	"
اَلْمُنْتَهٰی	۱۵۶
عرش پہ جا کے مرغ عقل تھک کے گرا غش آ گیا	۱۵۶
جبرائیل علیہ السلام اپنی اصلی حالت میں	۱۵۹
هَلْ لَكَ حَاجَةٌ	"
اگر اللہ ہی حاجت روا ہے؟	۱۶۰
حاجت ہے پوری فرما دو	"
وجدان رضا بریلوی علیہ الرحمۃ	"
خاکی - ناری اور نوری	۱۶۱
رَفْرَف	۱۶۲
مقام وحشت	"
وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى	۱۶۳
نوری حجابات	۱۶۵

مضامین	صفحہ
ملاں نے غلط سمجھا	۱۶۶
جوڑے نہ اتاریئے	۱۶۷
قصر دنیٰ کے پردے	۱۶۸
تحفہ محبوب	۱۷۰
تحفہ کے بدلے تحفہ	۱۷۱
امت کی یاد	"
ملاں کہتا ہے	"
مانگو محبوب	۱۷۲
امت کی بخشش	"
پچاس (۵۰) نمازیں	۱۷۴
اگر وہ زندہ نہ تھے	۱۷۶
وہ نفع دیتے ہیں	"
اگر علم ہوتا	"
اصل بات	۱۷۷
قصہ مختصر	"
اسرارِ خطابت	۱۸۰
خطبات ماہ شعبان المعظم	"
پہلا خطبہ	۱۸۱
حضرت محدث اعظم	"
خطبہ	۱۸۲
درود شریف	۱۸۲
جن کی ہر ہر ادا سنت مصطفیٰ ﷺ	۱۸۴

Marfat.com

مضامین	صفحہ
محدث بے مثال	۱۸۴
درد محسوس کرنا	۱۸۶
حال مصطفیٰ ﷺ پر عمل	۱۸۷
طلباء سے عمل کروانا	۱۸۸
سنت پر عمل کامل	"
سبق کے دوران ذکر مصطفیٰ ﷺ	۱۹۰
حدیث پر عمل	"
اللہ تعالیٰ کے محبوب	۱۹۲
اہل زمین و اہل آسمان کے محبوب	۱۹۳
حضرت امام خطابت	۱۹۴
تحریک ختم نبوت	۱۹۵
سکھر جیل اور ملاقات محدث اعظم پاکستان	"
ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد اور گیارہویں شریف کا ختم	۱۹۶
حضور ﷺ کی آمد	۱۹۷
یہ مولانا سردار احمد ہیں	۱۹۸
جھنگ بازار حاضری	۲۰۱
تم ہمارے غازی ہو	۲۰۲
داتا صاحب حاضری	۲۰۳
قطب الوقت	۲۰۴
ایک اور کرامت	۲۰۵
اثبات حیات شہداء	۲۰۶

مضامین	صفحہ
مردِ قلندر کا جنازہ	۲۱۰
وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ	"
دوسرا خطبہ	۲۱۱
شب برأت کی برکات	"
خطبہ	۲۱۲
شعبان کی فضیلت	۲۱۳
رمضان کی فضیلت	"
حج کے مہینے	"
شب قدر	"
اللہ کے دن	۲۱۴
شعبان میرا مہینہ ہے	"
شہر مکہ کی قسم	۲۱۵
انجیر و زیتون کی قسم	۱۷
بے مثل عورتیں	۲۱۸
نسبت والے جانور جنتی	۲۱۹
شعبان کے پڑوسی	"
تم بہترین امت ہو	۲۲۰
حضور کا پسینہ مبارک	"
مہینہ تیرا بخشش میری	۲۲۱
لیلہ مبارکہ	۲۲۲
شب برأت	۲۲۳
رحمت ہر شیء سے وسیع ہے	۲۲۶

Marfat.com

مضامین	صفحہ
شیء کا مفہوم	۲۲۶
حضرت بشر حافی	۲۲۸
صلوٰۃ الخیر	۲۳۱
قبرستان کی حاضری	۲۳۲
دو رکعت نفل	۲۳۳
مردہ دُعا کا منتظر رہتا ہے	"
دُعا قبر میں پہنچتی ہے	۲۳۴
کچھ محروم لوگ	۲۳۵
آتش بازی موجب لعنت	۲۳۶
وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ	"
تیسرا خطبہ	۲۳۷
حضرت امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ	"
خطبہ	۲۳۸
اکثر اولیاء اللہ حنفی ہیں	۲۳۹
یہ تمہارے امام ہیں	۲۴۰
امام المسلمین	"
شانِ صحابہ و تابعین	۲۴۱
امام اعظم تابعی ہیں	۲۴۲
تابعی کسے کہتے ہیں	"
فرمانِ نبوی	"
حضرت انس کی زیارت	۲۴۳
آٹھ صحابہ کی زیارت	"
خیر القرون سے متصل	۲۴۴
سب سے بڑے متقی	"
بشارتِ مصطفٰی	۲۴۵
داتا ہجویری کی تائید	۲۴۶
دعائے مرتضٰی	۲۴۷
تلمیذ جعفر صادقؓ	"
ہم حنفی ہیں	۲۴۸
ہم رافضی نہیں ہیں	"
امامِ اعظم کا عقیدہ	"
کیا امام اعظم شیعہ تھے؟	۲۴۹
میزان الکتب	۲۵۰
امام اعظم کی فقاہت	۲۵۱
امام باقر علیہ السلام سے ملاقات	۲۵۲
چور بھی پکڑا گیا	۲۵۴
منکر توحید سے مناظرہ	۲۵۵
امام اوزاعی سے مناظرہ	۲۵۷
امام شافعی کی عقیدت	۲۵۹
وفات	۲۶۰
وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ	"
چوتھا خطبہ	۲۶۱
فضائل ماہِ رمضان	"
خطبہ	۲۶۲

Marfat.com

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
عظمت رمضان کی وجوہات	۲۶۳	جنت آراستہ کی جاتی ہے	۲۷۶
استقبال رمضان	۲۶۴	روزہ کی جزا خود جنت والا	۲۷۷
رمضان کی وجہ تسمیہ	"	شیاطین قید کر دیئے گئے	"
رمضان اللہ کا نام ہے	۲۶۵	روزہ داروں کی مغفرت	۲۷۸
اللہ کو رمضان سے پیار ہے	۲۶۶	برکت والا مہینہ	۲۷۹
شب قدر	"	صبر والا مہینہ	"
لیلۃ المیلاد	۲۶۷	اللہ صابروں کے ساتھ ہے	۲۸۰
فضائل شب قدر	۲۶۸	سرکار اعلیٰ حضرت کی روزہ کشائی	"
فرشتے اور روح القدس	۲۶۹	غمخواری کا مہینہ	۲۸۱
آخری عشرہ میں تلاش کرو	"	جو کسی کا روزہ افطار کرائے	"
لیلۃ القدر کی علامات	۲۷۰	غریبوں کے حامی ہمارے نبی	۲۸۲
یہ ستائیسویں شب ہے	"	پیٹ بھر کر کھلانے والا	۲۸۳
شب قدر کا سبب	۲۷۱	روزہ دار کے لئے دو فرحتیں	۲۸۴
فضائل ماہِ رمضان	"	رحمت، مغفرت	۲۸۵
ایک نیکی کا ثواب	۲۷۲	اپنے ماتحت سے تخفیف کرو	"
ابوابِ جنت و ابوابِ رحمت	"	چار اچھی خصلتیں	"
بابِ ریحان	۲۷۳	وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ	"
علم غیب مصطفیٰ	"	خطبات ماہِ رمضان	۲۸۷
خاص پانچ اشیاء	۲۷۴	پہلا خطبہ	۲۸۸
روزہ دار کے منہ کی بدبو	۲۷۵	ماہِ صیام کی برکات	"
مسلک حنفیہ و شافعیہ	"	خطبہ	۲۸۹
دریاؤں کی مچھلیاں	۲۷۶	درود شریف	"

Marfat.com

مضامین	صفحہ
صوم کے لغوی معنی	۲۸۹
حضرت مریم کا روزہ	۲۹۰
صوم النہار	"
صام الفرس	"
صوم کا شرعی معنیٰ	"
روزہ ڈھال ہے	۲۹۱
ایک بہت بڑی بیماری	"
غیبت کرنے والی عورتیں	۲۹۲
بہت سے روزہ دار	"
ہر ہر عضو کا روزہ	۲۹۳
ابتدائے اسلام میں روزہ	۲۹۴
رات سحری تک کھانے پینے کی اجازت	"
سرکار غوثِ اعظمؒ	۲۹۶
سرکار باوا گنج شکرؒ	"
حضرت خواجہ قطب الدینؒ	۲۹۷
رفیقۂ حیات	"
جہنم میں عورتوں کی کثرت	۲۹۸
حورعین کہتی ہے	"
اگر سجدہ جائز ہوتا	۲۹۹
کھاؤ اور پیو	۳۰۰
رات جماع کی اجازت	"
روزہ کی تین اقسام	"
فرضی روزہ	"
فرضی روزہ کا کفارہ	۳۰۱
روزہ توڑنے والا	"
نذرانہ کی کھجوریں	۳۰۲
سرکار کا اختیار	"
صیام ایامِ بیض	۳۰۴
ایامِ بیض کی وجہ تسمیہ	۳۰۵
شوال کے چھ روزے	"
نذر کے روزے	۳۰۶
عظمت سیدۃ النساء	۳۰۸
وصلی روزہ	۳۰۹
تم میں کون میری مثل ہے	"
صحابہ کرام کا عقیدہ	۳۱۰
اہلسنّت کا عقیدہ	۳۱۱
احترامِ رمضان	"
روزہ اور قرآن	۳۱۲
شفاعت باذن اللہ	"
انبیاء اولیاء اور شہداء کی شفاعت	۳۱۳
ہمارا عقیدہ	۳۱۴
وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ	"
دوسرا خطبہ	۳۱۵
فضائل حضرت مخدومۂ کونین	"
خطبہ	۳۱۶
کون بنت رسول	۳۱۷

Marfat.com

مضامین	صفحہ
کون فاطمہؓ	۳۱۷
کون فاطمہؓ	"
کون فاطمہؓ	۳۱۸
کون فاطمہؓ	"
کون فاطمہؓ	۳۱۹
کون فاطمہؓ	"
کون فاطمہؓ	۳۲۰
کون فاطمہؓ	۳۲۱
کون فاطمہؓ	"
بتول دو ہیں مریم اور زہرا	۳۲۳
تلاوت کردہ حدیثِ پاک	۳۲۴
حضرت سیدہ عائشہ کا فرمان	"
شبیہ رسول	۳۲۵
ذکرِ زہرا ذکرِ رسول ہے	۳۲۶
فصاحت و بلاغت	۳۲۸
حضور کی مشابہت	"
معیارِ مشترک	"
حضور استقبال فرماتے	۳۳۰
جو ان سے محبت کرے	۳۳۱
سیدۃ النساء	"
اے اللہ! تو راضی ہو جا	۳۳۲
محبوب تو راضی ہو جا	۳۳۳
بیٹی تو راضی ہو جا	۳۳۴
محدث دہلوی کا عقیدہ	۳۳۴
مولانا روم کا عقیدہ	۳۳۵
یہ دلیل افضلیت نہیں ہو سکتی	۳۳۶
دلیل یہ ہے	۳۳۷
خون خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر	۳۳۸
خدائی فیصلہ	"
حضرت سیوطی کا فیصلہ	۳۳۹
علامہ نبہانی کا عقیدہ	"
امام ابن ابی داؤد کا عقیدہ	۳۴۰
ملا علی قاری کا عقیدہ	"
اُم المؤمنین کا فیصلہ	"
ایسا کیوں نہ ہو	۳۴۱
اے محبوب! راضی ہو جایئے	۳۴۲
اے بیٹی! راضی ہو جایئے	"
حضرت علی کا سوال و جواب	۳۴۳
دُعا	"
میدانِ محشر میں سیّدہ کی آمد	۳۴۴
جبرئیل بارگاہِ رسالت میں	۳۴۵
حضور بیٹی کے پاس	"
اُمت کی مغفرت	"
عرش پر سیدہ کا بے مثال نکاح	۳۴۷
وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ	۳۴۸

Marfat.com

مضامین	صفحہ
تیسرا خطبہ	۳۴۹
غزوۂ بدر	"
خطبہ	۳۵۰
جہاد افضل و جہادِ اکبر	۳۵۱
حضرت علی کرم اللہ وجہہ	۳۵۲
خدائی فوج	۳۵۳
صحابہ کرام کا جذبۂ جہاد	۳۵۴
تم کامیاب رہو گے	۳۵۵
اگر تم سوہو تو	۳۵۶
اگر تم سچے ہو تو	"
ہم کیوں ذلیل وخوار ہیں؟	"
لشکر کی تیاری	۳۵۸
کامل مومنوں کی جماعت	"
قطعی جنتیوں کی جماعت	۳۵۹
صادقین کی جماعت	"
مجاہدین کی عظمت وشان	۳۶۰
وعدۂ حسنیٰ	"
اجرِ عظیم	"
جو چاہیں کریں	۳۶۱
صحرائے بدر کی دعا	"
دُعا کی قبولیت	۳۶۲
عریشہ	۳۶۳
دعائے محبوب	۳۶۳
اجابتِ دعائے محبوب	۳۶۴
ملاں سے پوچھئے	۳۶۵
سرکار نے پہلے ہی بتا دیا	"
سردارانِ قریش مارے گئے	۳۶۶
وعدۂ خداوندی پورا ہو گیا	"
حضرت عباس ایمان لے آئے	"
معلوم ہوا	۳۶۷
وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلاغُ	۳۶۸
چوتھا خطبہ	۳۶۹
مولائے کائناتؓ	"
خطبہ	۳۷۰
درود شریف	"
جمعۃ الوداع	"
مسجد میں آتے رہیے	۳۷۱
ارشادِ نبوی	۳۷۲
اللہ مولانا ہے	"
ملاں مولانا ہے	۳۷۳
علی مولانا ہے	"
نبی کس کا مولا ہے؟	"
نبی مومنوں کا مولا ہے	۳۷۴
تمام انبیاء مومن ہیں	"

Marfat.com

مضامین	صفحہ
اللہ بھی مومن ہے	۳۷۴
نتیجہ کیا نکلا؟	۳۷۵
مولا کا معنیٰ	"
مفتیو دو فتویٰ	۳۷۶
مولا کا معنیٰ خلیفہ نہیں	۳۷۷
حدیث کا صحیح ترجمہ	۳۷۸
میں اور علی ایک نور سے ہیں	۳۷۹
چاروں کا نور	"
محبوب علی ہی ہیں	۳۸۰
فاروقِ اعظم کا عقیدہ	"
خداوندی فیصلہ	۳۸۱
مولانا ظفر علی خاں	"
حاجی امداد اللہ مہاجر مکی	۳۸۲
اولیٰ بمعنی مولا	"
حضرت برا ابن عازب	"
حضرت زید بن ارقم	۳۸۳
حضرت سعد بن مالک	"
حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالرب	۳۸۴
بے شمار راوی	"
سولہ کے بعد تیس راوی	۳۸۵
بدری صحابہ کی شہادت	"
محب علی اور مبغض علی	۳۸۶
منافقوں کی پہچان	۳۸۷
جنت کی بو نہ سونگھ سکے گا	"
حضرت صدیق اکبر کا ارشاد	۳۸۸
بروزِ محشر پوچھا جائے گا	"
تم جنت و دوزخ کے قسیم ہو	۳۸۹
کعبہ جائے ولادت علی	"
علی کا چہرہ دیکھنا عبادت	۳۹۰
اعظم چشتی کا دعویٰ	۳۹۱
صدیق و علی	"
ولایت علی اور صداقتِ صدیق	۳۹۲
دشمن علی کا انجام	۳۹۳
علی اور تلاوت	۳۹۴
علی اور خدا کی زیارت	۳۹۵
کون علی؟	۳۹۶
کون علی؟	"
کون علی؟	۳۹۷
علی مجھ سے ہے	۳۹۸
علی میرا نام ہے	"
علی علی علی	"
وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ	"

☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆

Marfat.com

اسرارِ خطابت (حصہ سوم)

خطباتِ ماہِ رجب المرجب

پہلا خطبہ : تفسیر آیت اسریٰ

دوسرا خطبہ : فلسفۂ معراج

تیسرا خطبہ : مسجد اقصیٰ تک

چوتھا خطبہ : مسجد اقصیٰ سے آگے

Marfat.com

پہلا خطبہ

زمعراجش چہ می پرسی کہ

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی

تفسیر آیت اسرٰی

Marfat.com

خطبہ:

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمِ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْمِ۔

درود شریف:

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

وہ سرور کشور رسالت ﷺ جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرش کے مہماں کیلئے تھے

اتار کر ان کے رخ کا صدقہ یہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگتے تھے

وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
اسی کے جلوے اسی سے ملنے اسی سے اسکی طرف گئے تھے

Marfat.com

حضرات گرامی!

یہ ماہ رجب المرجب شریف کا پہلا جمعۃ المبارک ہے اس لیے اس میں معجزۂ معراج النبی (علیہ السلام) کے متعلق (آیت مبارکہ جسے آیت اسریٰ کہتے ہیں) عرض کیا جائے گا دعا ہے کہ اللہ کریم قرآن کریم کو پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے (آمین)

محترم سامعین حضرات!

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَی الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ۔ (پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر۱)

"(ہر عیب سے) پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی اپنے بندے کو رات کے قلیل حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک بابرکت بنا دیا ہم نے جس کے گردونواح کو تاکہ ہم دکھائیں اپنے بندے کو اپنی قدرت کی نشانیاں بیشک وہی سب کچھ سننے والا سب کچھ دیکھنے والا ہے۔"

چھ (۶) سوالات اور جوابات:

حضرات محترم! جب سیر کی جائے تو یہ سوالات ذہن میں جنم لیتے ہیں کہ سیر کرنے والا کون ہے؟

ابتدائے سیر کہاں سے ہوئی؟

انتہائے سیر کہاں ہے؟

سیر کی غرض و غایت کیا ہے؟

کیا سیر کرنے میں کوئی اور ساتھی بھی تھا؟

سیر کا وقت کیا تھا؟

Marfat.com

اس آیت میں ان سوالات کے جوابات موجود ہیں۔

۱- پہلا سوال سیر کرنے والا کون ہے؟

فرمایا: بِعَبْدِہٖ سیر کرنے والے عبد خاص جناب محمد رسول اللہ علیہ السلام ہیں۔

۲- دوسرا سوال ابتدائے سیر کہاں سے ہوئی؟

فرمایا: مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔ ابتداء مسجد حرام سے ہوئی۔

۳- تیسرا سوال انتہا سیر کہاں ہے؟

فرمایا: اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی۔ انتہاء سیر مسجد اقصیٰ ہے۔

یہاں یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ تم تو کہتے ہو کہ آسمانوں کی سیر کی اور لقاء الٰہی سے مشرف ہوئے تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ معراج ہے۔ سیر نہیں کیونکہ اس سفر کے تین حصے ہیں۔

۱- پہلا: سیر جو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک ہے جس کے متعلق فرمایا:

"مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی."

۲- دوسرا: اعراج جو مسجد اقصیٰ سے پہلے آسمان تک ہے جس کے متعلق فرمایا:

لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا.

۳- تیسرا معراج ہے جو آسمانوں سے قصر دنیٰ تک ہے جس کے متعلق فرمایا: والنجم اذھویٰ۔ دنیٰ۔ فتدلّٰی۔ تو پہلے مرحلہ یعنی سیر کی انتہا مسجد اقصیٰ ہے۔

۴- چوتھا سوال ہے کہ سیر کی غرض و غایت کیا ہے۔

فرمایا: لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا تا کہ ہم اپنے عبد خاص کو اپنی نشانیاں دکھائیں۔

۵- پانچواں سوال ہے کہ سیر کا وقت کیا تھا؟

فرمایا: لَیْلًا رات کے قلیل حصے میں سیر کرائی۔

۶- چھٹا سوال ہے کہ کیا سیر کرنے والا اکیلا تھا یا کوئی اور ساتھی بھی ہمراہ تھا۔

فرمایا: اَلَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ سیر کرانے والا بھی ساتھ ساتھ تھا کیونکہ اَلْبَاءُ

Marfat.com

لِلْمُصَاحِبَةِ بامصاحبت کے لیے ہے اور اسریٰ کا فاعل وہ ضمیر ہے جو سُبْحَانَ کی طرف لوٹتی ہے یعنی جس نے سیر کرائی اپنے بندے کو تو وہ سیر کرانے والا اپنے بندے کے ساتھ ساتھ ہی تھا۔

تفسیر آیت اسریٰ:

حضرات محترم!

اب میں اس آیت کی تفسیر بیان کرتا ہوں جس میں از خود فلسفہ معراج اور ضروری ضروری فوائد معراجیہ بھی بیان ہو جائیں گے۔

وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ

اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

سُبْحَانَ:

اللہ تعالیٰ نے اس عظیم الشان سفر معراج کو اپنی پاکی سے بیان کرنا شروع فرمایا پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی۔ یہ علم مصدر ہے باب تفعیل سے سَبَّحَ يُسَبِّحُ تَسْبِيْحًا باب تفعیل ہے اور یہ لفظ سُبْحَانَ اس باب سے علم مصدر ہے اس کا معنی ہے کہ سیر کرانے والا ہر قسم کے عیوب و نقائص سے پاک ہے اور مبرا و منزہ ہے۔

علامہ زمخشری رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

”عَلَمٌ لِلتَّسبِيحِ كَعُثْمَانَ لِلرَّجُلِ وَانْتِصَابُهُ بِفِعْلٍ مُضْمَرٍ وَدَلَّ عَلَى التَّنْزِيهِ الْبَلِيغِ مِنْ جَمِيعِ الْقَبَائِحِ الَّتِيْ يُضِيفُ اِلَيْهِ.“

(تفسیر ضیاء القرآن جلد دوئم ص ۲۲۵)

یعنی یہ تسبیح مصدر کا علم ہے جس طرح عثمان (اس کا ہموزن) کسی شی کا علم ہوتا ہے اور یہاں فعل مضمر ہے جو اس کو نصب دیتا ہے یعنی سُبْحَانَ منصوب ہے اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کمزوریوں عیبوں اور کوتاہیوں سے بالکل پاک اور منزہ ہے جن سے کفار اللہ تعالیٰ کو متہم کرتے تھے۔

Marfat.com

قانون قدرت:

قانون قدرت کہ جب بھی منکرین ذات باری تعالیٰ نے اس کی ذات کو کسی ایسے وصف سے متہم کیا جو اس کی ذات کو زیبا نہیں تو اس نے فوراً اس کا رد فرماتے ہوئے اس وصف سے اپنی پاکی کا اعلان فرمایا: مثلاً کفار یہود و نصاریٰ یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں (معاذ اللہ) چنانچہ یہودیوں نے حضرت عزیر علیہ السلام کو اور نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہا جس کا قرآن پاک میں واضح بیان موجود ہے کہ

"وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ نِ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرٰى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ" (پ۱۰ سورۃ التوبہ آیت نمبر ۳۰)

"اور یہودیوں نے کہا عزیز اللہ کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ نے کہا مسیح اللہ کے بیٹے ہیں۔"

جب یہود و نصاریٰ نے اللہ تعالیٰ کو اس نازیبا وصف سے متہم کیا تو اس نے اپنے قانون قدرت کے تحت بیٹوں اور بیٹیوں سے پاک ہونے کا اعلان فرمایا۔

اللہ بیٹوں سے پاک ہے:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ"، (پ۱۸ سورۃ المومنون آیت نمبر ۹۱)

نہیں بنایا اللہ نے کسی کو اپنا بیٹا اور نہ ہی اس کے ساتھ کوئی اور خدا ہے ورنہ لے جاتا ہر خدا ہر اس چیز کو جو اس نے پیدا کی اور غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے وہ خدا ایک دوسرے پر پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ ان نازیبا باتوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں، یعنی لفظ سبحان سے اپنی پاکی کا بیان

Marfat.com

فرمایا کیونکہ سبحان کا معنی ہے ہر عیب اور نقص سے پاک لہٰذا وہ اس عیب سے بھی پاک ہے۔

اللہ اپنے شریکوں سے پاک ہے:

اسی طرح مشرکین نے جب کئی خداؤں کا اعلان کیا اور ان کی پرستش کی تو اللہ تعالیٰ نے ان اپنے شریکوں سے پاک ہونے کا یوں اعلان فرمایا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

"لَوْ كَانَ فِيهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ" (پ ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۲۲)

"اگر ہوتے زمینوں آسمانوں میں کوئی اور خدا سوائے اللہ تعالیٰ کے تو یہ دونوں برباد ہو جاتے پس پاک ہے اللہ تعالیٰ جو عرش کا رب ہے ان تمام نازیبا باتوں سے جو وہ کہتے ہیں۔"

یہاں بھی لفظ سُبْحَانَ سے اپنے شریکوں سے پاک ہونے کا بیان فرمایا کیونکہ سُبْحَانَ کا معنی ہے ہر نقص اور عیب سے پاک لہٰذا وہ اس عیب سے بھی پاک ہے۔

اللہ ہر عیب سے پاک ہے:

اسی طرح معراج جسمانی پر جتنے بھی اعتراض ہو سکتے تھے وہ اعتراض بھی ذات باری پر نازیبا اعتراض تھے کیونکہ معراج کروایا ہے ذات باری نے اس لیے لفظ سُبْحَانَ سے ہی یہ بیان فرما دیا کہ میں ان اعتراضات سے پاک ہوں مثلاً یہ منکرین معراج کہتے ہیں کہ

جسم کثیف ہے اور آسمان کا کوئی دروازہ نہیں تو حضور ﷺ کیسے آسمانوں کے پار تشریف لے گئے۔

معراج روحانی ہے جسمانی نہیں کیونکہ جسم کا اتنی بلندی پر جانا محال ہے۔

معراج کی کوئی حقیقت نہیں یہ مسلمانوں نے ایک افسانہ گھڑ لیا ہے۔

11777

Marfat.com

سیر ہی تھی جو کہ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک ہوئی معراج نہ تھا۔

اللہ تعالیٰ نے ان تمام باتوں کا رد فرماتے ہوئے فرمایا کہ یہ اعتراض تو تم تب کرو جب میرا محبوب از خود گیا ہو۔ جب اسے میں نے سیر کرائی ہے تو پھر میں ایسی نازیبا باتوں سے عیوب ونقائص سے پاک ہوں۔

وہ اپنے محبوب کو لے گیا:

ارشاد فرمایا:

"سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ." (پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر۱)

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے عبد خاص کو سیر کرائی۔ حضرت ابروارثی مرحوم نے یہ تمام تقریر ایک شعر میں بیان فرمادی۔ وہ فرماتے ہیں کہ

؎ سی معراج اک راز محبتاں دانیئں سی کسے دی سمجھ وچہ آون والا
سدیا طالب نے اتے مطلوب گیا جبرئیل سی سد کے لیجان والا
؎ بعضے آکھدے نے بناں دروازیاں تو کیویں گیا اوہ عرشاں تے جان والا
اے پر عقل نوں ابر کیہہ دخل ایتھے جانے جان والا یا لیجان والا

لہٰذا منکرین معراج نے جس قدر بھی شوشے اڑائے ان کا رد لفظ سُبْحَانَ سے ہوگیا کہ تم یہ جو اعتقاد رکھتے ہو، کہ ایسا نہیں ہوسکتا اور ایسا نہیں ہوسکتا۔ سو اللہ ان تمہارے تمام اعتراضات سے پاک ہے کیونکہ

اس کی شان یہ ہے۔

"تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ."

(پ۲۹ سورۃ الملک آیت نمبر۱)

"منزہ و برتر ہے وہ جس کے قبضہ میں (سب جہانوں کی) بادشاہی ہے اور وہ ہر چاہت پر پوری طرح قادر ہے۔"

لہٰذا جس طرح اس نے چاہا اپنے محبوب کو معراج پر لے گیا اور سیر ملکوت کروائی

Marfat.com

چنانچہ وہ فرماتا ہے۔

اَلَّذِیْ اَسْرٰی:

جس نے سیر کرائی۔ یعنی اسریٰ کا فاعل سیر کرانے والا وہ ہے سُبْحَانَ جو ہر قسم کے عیوب ونقائص سے پاک ہے۔ اب اَلَّــذِیْ اسم موصول ہونے کے ساتھ ساتھ فاعل ہے اسریٰ کا اور اگلا حصہ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ الخ یہ سب موصول ہے الذی کا ...... تو اسم موصول کی خصوصیت اور اَلَّا سْرٰی کی فاعلیت نے ایک انفرادیت اپنے فعل میں پیدا کردی کہ اپنے محبوب کو سیر کروانے والی وہ ذات خداوندی منفرد ہے کیونکہ وہی ہر عیب ونقص سے پاک ہے اگر کوئی اور ہوتا تو اے منکرو تمہارے انکار و اعتراض کی گنجائش نکل سکتی تھی اور یہ اعتراض و انکار قابل قبول ہوسکتا تھا مگر اب جبکہ خصوصاً ذات باری تعالیٰ اس سیر کے کروانے میں منفرد ہے تو وہ ان اعتراضات وشبہات سے پاک ہے اور محبوب کو لے جاسکتا ہے۔

رات کو سیر کروانا:

حضرات گرامی!

اَسْرٰی کے معنی ہیں رات کو سیر کروانے کے جیسا کہ قرآن کریم میں موجود ہے کہ اللہ کریم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ارشاد فرمایا کہ

"فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ لَیْلاً اِنَّکُمْ مُّتَّبَعُوْنَ."

(پ ۲۵ سورۃ الدخان آیت نمبر ۲۳)

"پس لے چلو میرے بندوں کو راتوں رات تمہارا تعاقب کیا جائے گا۔"

یعنی کہ...... ان میرے بندوں کو راتوں رات لے کر آپ روانہ ہو جائیں لیکن یہ خیال رہے کہ فرعونی آپ کا تعاقب کریں گے رات کو سفر کرنے کی دو حکمتیں ہوتی ہیں تا کہ گھر سے نکلتے ہی نہ پکڑے جائیں یا دن کو گرمی میں سفر کرنا دشوار ہوتا ہے۔ اس لیے ٹھنڈے رات کو ہی سفر کریں تا کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے اپنی

Marfat.com

منزل پر پہنچ جائیں۔ (تفسیر ضیاء القرآن جلد چہارم ص ۴۳۹)
اس تفسیر سے معلوم ہوا کہ
اسریٰ کا معنی راتوں رات لے جانا ہے۔

رات کو سیر کروانے کی حکمتیں:

عین ممکن ہے کہ رات کو سفر معراج کروانے میں بھی یہ حکمت ہو کہ دن کی گرمی میں سفر دشوار ہوگا۔ لہٰذا محبوب علیہ السلام کو اس دشواری سے بچایا جائے اور سورج طلوع ہونے سے قبل واپس اپنی منزل پر پہنچایا جائے۔ چنانچہ ایسا کہ راتوں رات سرکار دو عالم ﷺ اتنا طویل وعریض سفر فرمانے کے بعد سورج کے طلوع ہونے سے پہلے اپنی منزل مقصود پر جلوہ فرما ہو گئے۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت شاہ احمد رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں کہ

؎ خدا کی قدرت کہ چاند حق کے کروڑوں منزل پہ جلوہ کر کے
ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی کہ نور کے تڑکے آ لئے تھے

اور حضرت اکبر وارثی فرماتے ہیں کہ

؎ ہر مراد دلی حق سے ملتی رہی واپس آئے کلی دل کی کھلتی رہی
بستره گرم زنجیر ہلتی رہی یہ عجب معجزہ آج کی رات ہے

فرق کلیم و حبیب:

رات کو معراج کروانے مین ایک حکمت یہ بھی تھی کہ پتہ چل جائے۔ کلیم اور حبیب میں کیا فرق ہے کیونکہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا۔

"اِلٰهِیْ جَعَلْتَنِیْ كَلِیْمًا وَجَعَلْتَ مُحَمَّدًا حَبِیْبًا فَمَا الْفَرْقُ بَیْنَ الْكَلِیْمِ وَالْحَبِیْبِ." (نزہت المجالس جلد دوئم ص ۷۴)

الٰہی تو نے مجھے کلیم بنایا اور محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حبیب بنایا پس

Marfat.com

(مجھے یہ ارشاد فرما کہ) کلیم اور حبیب میں کیا فرق ہوتا ہے۔ فرمایا:

"اَلْکَلِیْمُ یَعْمَلُ بِرَضَاءِ مَوْلٰی وَالْحَبِیْبُ یَعْمَلُ مَوْلَاهُ بِرَضَائِہٖ."

کلیم وہ ہے جو ایسا کام کرے جس میں میری رضا ہو اور حبیب وہ ہے کہ میں ایسا کام کروں جس میں اسی کی رضا ہو۔

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ السلام سے فرمایا:

کُلُّهُمْ یَطْلُبُوْنَ رِضَائِیَ وَأَنَا اَطْلُبُ رِضَاکَ یَا مُحَمَّدُ

(محبوب رب العالمین ص ۳۷)

جس کا لفظی ترجمہ اعلیٰ حضرت کا یہ شعر ہے کہ

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

گویا کہ فرمایا: اے کلیم۔ فرق یہ ہے کہ

کلیم وہ ہے جو دن کو روزہ رکھے رات کو نوافل پڑھے چالیس دن اس طرح گزارنے کے بعد وہ طور سینا پر آئے تا کہ مجھ سے کلام کرے۔

اور ...... حبیب وہ ہے جو اپنے بستر مبارک پر آرام سے استراحت فرما ہو۔ جبرائیل آ جائے اور باادب بیدار کر کے براق پر سوار کر کے دربار الٰہی میں لے آئے۔

لاڈلے تھے خدا کے کلیم خدا فرق ہے پر کلیم اور محبوب میں
وہ کلام حق کا لینے گئے طور پر ان کے گھر خود خدا کا کلام آ گیا

طیب الوردہ میں شارح قصیدہ بردہ لکھتے ہیں کہ

"اِنَّمَا جَعَلَهٗ لَیْلًا تَمْکِیْنًا لِلتَّخْصِیْصِ لِمَقَامِ الْمُحَبَّةِ لِاَنَّهٗ تَعَالٰی اِتَّخَذَهٗ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ حَبِیْبًا وَخَلِیْلًا وَاللَّیْلُ اَخَصُّ زَمَانٍ لِجَمْعِ حَبِیْبَیْنِ فِیْهِ الرَّاحَةُ فِی الْخَلْوَةِ مُتَحَقِّقَةٌ بِاللَّیْلِ."

(طیب الوردۃ ص ۳۹۰)

Marfat.com

''رات کو معراج کے لیے یوں مخصوص فرمایا کہ رات مقامِ محبت کے ساتھ مخصوص ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا حبیب اور خلیل بنایا اور رات دوستوں کو جمع کرنے کے لیے بنائی گئی ہے اور مقامِ خلوت جو رات کو حاصل ہوتا ہے دن کو حاصل نہیں ہوتا۔

(درۃ التاج فی مسئلۃ المعراج ص ۷۲)

رات اور دن کا مناظرہ:

بعض علماء کرام نے لکھا کہ رات نے دن کو کہا کہ میں تجھ سے بہتر ہوں اور دن نے رات کو اپنی فضیلت جتلائی۔

دونوں نے اپنی اپنی دلیل پیش کی۔ آخر دن نے رات کو مخاطب کر کے کہا کہ مجھ میں سورج کا طلوع موجود ہے تو رات سہم گئی، پریشان ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے دن

''لَا تَفْتَخِرْ اِنْ کَانَ شَمْسُ الدُّنْیَا تُشْرِقُ فِیْکَ فَسَیَخْرُجُ شَمْسُ الْوُجُوْدِ فِی الَّیْلِ اِلَی السَّمَآءِ۔''

''فخر نہ کر اگر دنیا کا سورج تجھ میں طلوع ہوتا ہے تو وجود کائنات کا سورج رات میں آسمان پر طلوع ہوگا۔'' (طیب الوردہ ص ۳۹)

؎ کہا دن نے طلوع ہوتا ہے مجھ میں شمس نورانی
تو بولی رات مجھ میں آئے گا محبوب سبحانی

اللہ کریم نے معراج کے لیے رات کو منتخب فرما کر...... دن پر سرفراز کر دیا۔ اب رات دن پر فخر کرنے لگی۔

یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ:

رات عالم غیب سے ہے اور دن عالم شہادت سے...... رات کو اسی لیے معراج کروایا گیا کہ پتہ چل جائے صدیق کون ہے اور زندیق کون

Marfat.com

...... بے دیکھے ایمان لانے والا کون ہے اور منکر کون۔

چنانچہ جب نبی کریم نے بیان فرمایا کہ میں رات کو ایک طویل و عریض سفر کر کے آیا ہوں۔ ابو جہل نے انکار کر دیا۔ ابوبکرؓ نے تصدیق فرمادی۔ اسی لیے ابو جہل سب سے بڑا زندیق ہے اور ابوبکرؓ سب سے بڑا صدیقؓ ہے۔

اسی تصدیق کی وجہ سے ان کا لقب صدیق ہوا۔

رات کو بلانے کی خصوصیت:

رات کو معراج اسی لیے ہوئی کہ بادشاہ رات کو اپنے پاس خاص اور راز و نیاز کی باتیں کرنے کے لیے اسی کو بلاتے ہیں جو ان کے نزدیک ساری مملکت اور ساری رعیت میں خاص اور منظور نظر آدمی ہوتا ہے۔

اب جو احکم الحاکمین یعنی سارے بادشاہوں کا بادشاہ تھا اس نے بھی راز و نیاز کی خصوصی باتیں کرنے کے لیے اپنے خاصؐ بندے بلکہ اپنے محبوب کو رات اور وہ بھی رات کے پچھلے پہر بلایا۔

رات کا پچھلا پہر وہ وقت ہے کہ

پچھلی راتیں رحمت رب دی کرے بلند آواز
بخشش منگن والیو آؤ کھلا اے دروازہ

اللہ تعالیٰ بھی رات کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

''اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاءَ الَّيْلِ.'' (پ ۲۳ سورۃ الزمر آیت نمبر ۹)

''بھلا وہ، جو شخص عبادت میں بسر کرتا ہے رات کی گھڑیاں۔''

نیز فرمایا:

''لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ.'' (پ ۳۰ سورۃ القدر آیت نمبر ۳)

شب قدر ہزار ماہ سے افضل ہے۔

''اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ.'' (پ ۳ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۷۴)

Marfat.com

''وہ لوگ جو صدقات کو رات میں خرچ کرتے ہیں۔''

''يَتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ.''

(پ۴ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۱۳)

''وہ لوگ جو قرآن مجید کی آیات کو رات کے اوقات میں پڑھتے ہیں۔''

''وَجَعَلْنَا الَّيْلَ سَاكِنًا.'' (پ۷ سورۃ الانعام آیت نمبر ۹۴)

''ہم نے رات کو ڈھانپنے والی بنایا۔''

''وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ.'' (پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۷۹)

''اور رات کے بعض حصہ میں (اٹھو) اور نماز تہجد ادا کرو۔''

رات ہی	ہزار ماہ سے بہتر
رات ہی	صدقات خرچ کرنے کے لیے
رات ہی	تلاوت قرآن کے لیے
رات ہی	باعث سکون
رات ہی	ڈھانپنے کے لیے
رات ہی	تہجد کے لیے

اسی لیے پھر رات ہی
محبوب کو بلانے کے لیے۔
سیر کروانے کے لیے۔
راز و نیاز فرمانے کے لیے

؎ اس رات دے تارے دسدے نے اج عرش سجایا جانا ایں
غاراں وچ رو ون والے نوں مہمان بلایا جانا ایں
راہ مل کے بہنا ملکاں نے صفاں بنھ کھلونا نبیاں نے
محبوب دا سارے عرشیاں نوں دیدار کرایا جانا ایں

فرمایا: پاک ہے وہ ذات جس نے راتوں رات سیر کرائی کیسے؟

Marfat.com

بِعَبْدِہٖ:

فرمایا بِعَبْدِہٖ...... اپنے خاص بندے کو

عبد مضاف اور ہٖ ضمیر مضاف الیہ قانون یہ ہے کہ

"اَلاِضَافَۃُ لِلتَّخْصِیْصِ۔"

اضافت تخصیص کے لیے ہوتی ہے پتہ یہ چلا کہ یہ عبد دوسرے عباد سے مختلف ہے اور بے مثال ہے لہٰذا ان کی اضافت نے حضورﷺ کی بے مثلیت کو واضح فرما دیا۔

؎ عبد دیگر عبدہ ، چیزے دگر!
ما سراپا انتظار او منتظر!

عبد	کلیم اللہ بھی	علیہ السلام
عبد	روح اللہ بھی	علیہ السلام
عبد	خلیل اللہ بھی	علیہ السلام
عبد	ذبیح اللہ بھی	علیہ السلام
عبد	صفی اللہ بھی	علیہ السلام
عبد	نجی اللہ بھی	علیہ السلام

مگر ان میں سے کوئی عبد۔ کوہ طور پر۔ کوئی عبد چوتھے آسمان پر۔ کوئی عبد چھٹے آسمان پر۔ کوئی عبد سدرۃ المنتہیٰ تک مگر بِعَبْدِہٖ وہ ہے کو جو دَنٰی فَتَدَلّٰی کے پردوں کو چیر کر فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ کی منزلوں کو طے کر کے اَوْ اَدْنٰی کی اسٹیج پر پہنچے اور فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی کی گفتگو سے نوازا جائے۔

؎ طور اور معراج کے قصے سے ہوتا ہے عیاں
اپنا جانا اور ہے ان کا بلانا اور ہے

؎ وہ فقط طالب تھے یہ طالب بھی ہیں مطلوب بھی
وہ کلیم اللہ تھے اور یہ میرے محبوب بھی

Marfat.com

سب سے زیادہ عابد:

حضرات گرامی!

عبد مشتق ہے عبادت سے جس کا معنی ہے عبادت کرنے والا اور حضور علیہ السلام خاص عبادت کرنے والے ہیں جس پر دلیل یہ ہے کہ کسی عبد نے ایک نماز پڑھی...... کسی نے دو...... کسی نے تین...... کسی نے چار۔ کسی نے پانچ...... امت مصطفویہ پر پانچ فرض ہیں مگر حضور پر چھ (٦) نمازیں فرض تھیں۔ پانچ فرضی نمازوں کے علاوہ حضور پر تہجد کی نماز بھی فرض تھی۔

ارشاد باری ہے کہ اے محبوب علیک السلام

"وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ."

(پ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۷۹)

"اور رات کے بعض حصہ میں اٹھو اور نماز تہجد پڑھو یہ نماز زائد ہے آپ کے لیے۔"

معلوم ہوا کہ عبادت میں بھی اس عبد اعظم کا ایک علیحدہ ہی مقام ہے لہٰذا حضور علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے تمام عابدین میں سے خاص، افضل اور اعلیٰ عبد ہیں ایسا کیوں نہ ہو جبکہ ایک خاص مقام حضور علیہ السلام کو بروز محشر عطا کیا جائے گا جس کی گرد راہ کو کوئی دوسرا عبد نہ پاسکے گا تو ایسا مقام ایسے عبد کی ایسی ہی عبادت کا ثمر ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ محبوب تہجد ادا فرمائیے تو پھر:

"عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا."

(پ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۷۹)

"یقیناً آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔"

؎ فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا
کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

Marfat.com

اور

؎ بروز محشر نبی علیہ السلام بھی سارے پکار اٹھیں گے نفسی نفسی
قدم قدم پر میرے نبی ﷺ کا نیا ہی ظاہر کمال ہوگا
نہ ہوگا کوئی کسی کا حامی نہ ہوگا کوئی کسی کا یاور
بنے گا محشر میں جو سہارا وہ آمنہؓ ہی کا لال ہوگا

(صلی اللہ علیہ وسلم)

اب ذوق عبادت نے آپ کو اتنا لطف اندوز کیا کہ آپ ساری ساری رات عبادت میں بسر فرمانے لگے تو اللہ تعالیٰ نے خود ہی ارشاد فرمایا:

"یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ. قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلاً. نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلاً. اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلاً."

(پ ۲۹ سورۃ المزمل آیت نمبر ۴۔۳۔۲۔۱)

"اے چادر مزمل لپیٹنے والے رات کو (نماز کے لیے) قیام فرمایا کیجئے مگر تھوڑا یعنی نصف رات یا کم کرلیا کریں، اس سے بھی تھوڑا سا یا بڑھا دیا کریں اس پر اور (حسب معمول) خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کیجئے قرآن کریم کو۔"

اے محبوب میں آپ کو یہ بھی نہیں فرماتا کہ میری عبادت نہ کرو۔ کیونکہ جب آپ نبوت والی زبان سے میری تسبیح پڑھتے ہوئے۔

"سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی."

کہتے ہو تو میں لطف اندوز ہوتا ہوں۔

کائنات کے تمام

عابدوں کی تسبیح ایک طرف
زاہدوں کی تسبیح ایک طرف

Marfat.com

نمازیوں کی تسبیح	ایک طرف
ولیوں کی تسبیح	ایک طرف
نبیوں کی تسبیح	ایک طرف اور
آپ کی تسبیح	ایک طرف

جو لطف آپ کی مبارک اور پیاری زبان سے میری تسبیح کا آتا ہے وہ دوسری زبانوں میں کہاں؟

اس لیے یہ عبادت ضرور کیا کرو مگر ساری ساری شب نہیں کیونکہ جب ساری شب قیام فرما ہوتے ہو اور قدمان مقدسہ متورم ہو جاتے ہیں تو میرے عرش کا کلیجہ پھٹ جاتا ہے۔

اس لیے عبادت کرو مگر نصب شب سے کچھ کم یا کچھ زیادہ تاکہ میرا لطف بھی دوبالا ہوتا رہے اور آپ کا ذوق عبادت بھی۔

اور قرآن خاص انداز سے خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔

عبدِ خاص:

قرآن	کتاب خاص
تہجد	نماز خاص
خداوند قدوس	معبود خاص
کملی والے آقا ﷺ	عبد خاص
نہ اس کتاب خاص کی	مثال
نہ اس نماز خاص کی	مثال
نہ اس معبود خاص کی	مثال
نہ اس عبد خاص کی	مثال

فرمایا: بِعَبْدِہٖ

Marfat.com

سیر کرائی اپنے خاص عبد کو

عبد اعظم کو

عبد اعلیٰ کو۔

عبد بے مثال کو۔

عبد کا اطلاق روح مع الجسم پر ہے:

عبد روح اور جسم کے مجموعہ کا نام ہے کیونکہ عبادت کرنا روح مع الجسم کا کام ہے۔

یوں نہیں کہ روح انسان میں نہ ہو۔

وہ عبادت کرے۔

مردہ عبادت کیسے کرسکتا ہے؟

معلوم ہوا عبد روح اور جسم کے مجموعہ کو کہتے ہیں۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔:

"اَرَاَیْتَ الَّذِیْ یَنْھٰی. عَبْدًا اِذَا صَلّٰی."

(پ ۳۰ سورۃ العلق آیت نمبر ۱۰۔۹)

اے حبیب آپ نے دیکھا اسے جو منع کرتا ہے ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ابو جہل نے لات وعزیٰ کی قسم کھا کر کہا کہ اگر اس نے پھر حضور کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو (عیاذاً باللہ) وہ حضور کی گردن کو روند دے گا اور آپ کے منہ کو خاک آلود کردے گا۔

ایک دن اس نے حضور علیہ السلام کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آگے بڑھا تاکہ اپنی قسم پوری کرے۔ جب اس بری نیت سے ڈگ بھرتے ہوئے نزدیک پہنچا تو

Marfat.com

لوگوں نے دیکھا وہ پیچھے ہٹ رہا ہے اور اپنے ہاتھوں سے کسی چیز کو ہٹانے کی کوشش کر رہا ہے۔ پوچھا کیا ہوا؟ کیوں پیچھے ہٹ آئے؟ کہنے لگا جب میں نزدیک ہوا تو مجھے ان کے اور اپنے درمیان خندق دکھائی دی جو آگ سے بھری ہوئی ہے اور اس سے شعلے اٹھ رہے ہیں۔

حضور نے ارشاد فرمایا: اگر وہ میرے نزدیک آنے کی جرأت کرتا تو فرشتے اس کا انگ انگ جدا کر دیتے۔ اس وقت یہ آیات نازل ہوئیں۔

(تفسیر ضیاء القرآن جلد پنجم ص ۶۱۴)

معلوم ہوا کہ یہ عبد نماز پڑھنے والے حضور علیہ السلام تھے۔ اور روح مع الجسم کے نماز ادا فرما رہے تھے تو ثابت ہوا کہ عبد روح مع الجسم کو کہتے ہیں۔

فرشتے بھی عبد ہیں:

بعض لوگوں نے بڑا غل مچایا کہ دیکھو جی عبد ہیں نا تو عبد تو ہمارے جیسا بشر ہی ہوسکتا ہے نور نہیں ہوسکتا؟ حالانکہ ان کا یہ عقیدہ بھی دیگر عقائد کی طرح باطل ہے کیونکہ عبد مانع نورانیت نہیں ہے بلکہ ملائکہ جو سراپا نور ہیں ان کے لیے قرآن کریم میں لفظ عبد کا اطلاق موجود ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ." (پ ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۲۶)

"بلکہ وہ تو اس کے معزز بندے ہیں۔"

حضرات گرامی! عرب کے کئی قبائل مثلاً: بنی خزاعہ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہا کرتے اس بہتان صریح کی نفی کی جا رہی ہے کہ یہ محض بکواس ہے اللہ تعالیٰ کو ان چیزوں کی ضرورت نہیں بلکہ جنہیں وہ اللہ کے بیٹے بیٹیاں کہتے ہیں وہ تو اس کے معزز و مکرم بندے ہیں:

معلوم ہوا کہ عبدیت مانع نورانیت نہیں ورنہ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو کبھی عباد

Marfat.com

مکرمون نہ فرماتا اگر فرشتے نور ہو کر عباد ہو سکتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نور ہو کر عبد کیوں نہیں ہو سکتے؟

فرشتوں کا جسم نوری ہے:

اب ہمارے اس جواب سے منکرین نورانیت نے ایک اور جہت اعتراض نکالی کہ اگر عبد روح مع الجسم کا نام ہے تو فرشتوں کا جسم ثابت کرو۔ اگر جسم ثابت نہیں کر سکتے تو مانو کہ وہ صرف نور اور روح ہیں اور بس حالانکہ ملائکہ بھی جسم نوری رکھتے ہیں۔

اصولی علماء نے فرشتہ کی تعریف ہی یہ کی ہے کہ

"هُوَ جِسْمٌ نُوْرِیٌّ یَتَشَکَّلُ بِاَشْکَالٍ مُّخْتَلِفَةٍ." (کتب اصول)

"وہ ایسا جسم نوری ہوتا ہے جو مختلف شکلوں میں متشکل ہو سکتا ہے۔"

چنانچہ حضرت جبرائیل امین جو سید الملائکہ ہیں اور روح الامین سے ملقب ہیں بارگاہ رسالت مآب میں اشکال مختلفہ کے ساتھ حاضر ہوتے رہے۔ لہٰذا وہ عبد بھی ہیں اور جسم نوری بھی اسی طرح حضور عبد بھی ہیں اور جسم نور بھی بِعَبْدِهٖ کے مصداق بھی ہیں اور "مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ" بھی......

جیسے جبرائیل علیہ السلام سراپا نور ہو کر شکل بشری میں تشریف لاتے تھے ایسے ہی حضور ﷺ سراپا نور ہو کر لباس بشری میں جلوہ گر ہوئے۔ ورنہ حقیقت محمدیہ بشر نہیں ہیں بلکہ

لباس آدمی پہنا جہاں نے آدمی جانا
مزمل بن کے آئے ہیں وہ طٰہٰ بن کے نکلیں گے

معراج جسمانی:

سامعین محترم! اب ترجمہ یہ بنا کہ پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی اپنے خاص بندے کو...... اب میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ زید کا دوست کراچی سے آیا

Marfat.com

اور اس نے کہا کہ زید صاحب مجھے ذرا گھنٹہ گھر کی سیر کرالاؤ۔ تو بتایئے زید اپنے دوست کو کیا کہے گا؟..... یہی کہے گا کہ چلو میں تمہیں سیر کرواتا ہوں۔

اب بتایئے سیر کرنے زید کے دوست کی روح ہی جائے گی یا روح مع الجسم؟

...... یقیناً روح مع الجسم ہی جائے گا۔

اسی طرح حضور علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے روح مع الجسم کے سیر کرائی۔ اب لوگ کہتے ہیں کہ جسم ثقیل کیسے آسمان کو عبور کرسکتا ہے۔ درمیان میں کرۂ ناری بھی ہے وغیرہ وغیرہ تو آیئے میں آپ کو قرآن وحدیث سے یہ بات سمجھا دوں۔

جنت سے زمین پر:

دیکھئے حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اماں حوا علیہا السلام کے ساتھ جنت میں رکھا اور جب انہوں نے دانہ تناول فرمالیا تو پھر فرمایا:

قُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَّلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ. (پ ا سورۃ البقرہ آیت نمبر ۳۶)

"اور ہم نے فرمایا: اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن رہو گے اور (اب) تمہارا زمین میں ٹھکانہ ہے وقت مقررہ تک۔"

اب بحکم الٰہی حضرت آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لے آئے بتایئے درمیان میں وہی کرۂ ناری نا اور وہی آسمان ہیں کہ نہیں۔

زمین سے آسمان پر:

سنیئے: عیسائیوں نے مشہور کر دیا کہ ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا ہے یا سولی چڑھا دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:

Marfat.com

"وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا."
(پ ۶ سورۃ النساء آیت نمبر ۱۵۷-۱۵۸)

"یقیناً انہوں نے ان کو قتل نہ کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھالیا اور وہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔"

آج بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام چوتھے آسمان پر موجود ہیں۔

زمین سے آسمان پر:

اسی طرح حضرت ادریس علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

"وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا. وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا." (پ ۱۶ سورۃ مریم آیت نمبر ۵۶-۵۷)

"اور ذکر فرمایئے کتاب میں (ادریس) علیہ السلام کا بے شک وہ بڑے راستباز نبی علیہ السلام تھے اور ہم نے بلند کیا تھا ان کو بڑے اونچے مقام تک۔"

معلوم ہوا کہ حضرت ادریس علیہ السلام بھی آسمانوں پر موجود ہیں:

حضراتِ محترم! ذرا غور کیجئے اگر۔

حضرت آدم علیہ السلام آسمانوں سے زمین پر آسکتے ہیں۔
حضرت ادریس علیہ السلام زمین سے آسمانوں پر جاسکتے ہیں۔
حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین سے آسمان پر جاسکتے ہیں۔

تو پھر:

میرے آقا ﷺ لامکاں تک کیوں نہیں جاسکتے؟

حالانکہ

آدم علیہ السلام مقتدی میرے آقا ﷺ امام
ادریس علیہ السلام مقتدی میرے آقا ﷺ امام

Marfat.com

عیسیٰ علیہ السلام مقتدی　　　　میرے آقا ﷺ امام

تو جب مقتدی آسماں پر جا بھی سکتے ہیں۔ آ بھی سکتے ہیں۔ تو ان کا امام کیوں جا آ نہیں سکتا؟

آسمانوں ہی پر سب نبی رہ گئے
عرش اعظم پہ پہنچا ہمارا نبی ﷺ
جس کو شایاں ہے عرش خدا پر جلوس
ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی ﷺ
سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
سب سے بالا و والا ہمارا نبی ﷺ!

(صلی اللہ علیہ وسلم)

پتہ چلا کہ آسمانوں پر جانا یا آسمانوں سے آنا محال نہیں ہے۔

اب تو سائنس دانوں نے چاند پر پہنچ کر دکھا دیا ہے مگر ملاں ابھی اسی چکر میں پھنسا ہوا ہے کہ آ سکتا نہیں۔ جا سکتا نہیں۔

ملاحظہ ہو اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے کہ

وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ. لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ. فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ.

(پ۳۰ سورۃ انشقاق آیت نمبر: ۲۰۔۱۹۔۱۸)

”اور قسم ہے چاند کی جب وہ ماہ کامل بن جائے البتہ ضرور بالضرور سواری کرو گے تم ایک مدار سے دوسرے مدار پر مگر کیا ہو گیا انہیں یہ ایمان نہیں لاتے۔“

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ:

حضرات گرامی! غور کیجئے!

لَتَرْكَبُنَّ صیغہ جمع مذکر حاضر لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ کا ہے کہ وہ ایک مدار

Marfat.com

سے دوسرے مدار پر چڑھنے والے کم از کم تین ہوں گے کیونکہ عربی میں دو سے اوپر پر جمع بولی جاتی ہے اور مدار زمین و آسمان کے کنارے کو کہا گیا کہ ایک کنارے سے دوسرے کنارے پر تم چلے جاؤ گے مگر لوگ ایمان نہ لائیں گے۔

تو جو قوم ان انبیاء کا آسمانوں پر جانا تسلیم نہیں کرتی وہ ان انگریزوں کا جانا کیسے تسلیم کرلے۔

لیکن تسلیم کرنا پڑے گا کیونکہ یہ واقعہ قرآن نے ساڑھے چودہ سو سال قبل بیان کردیا تھا۔ اور وہ بھی دو تاکیدوں کے ساتھ اگر کوئی کہے کہ طبق کا معنی تم نے غلط کیا ہے تو وہ مصباح اللغات ص ۵۰۵ پر ملاحظہ کرے طبق کا معنی سطح زمین۔ طبق کا معنی پردہ۔

تو ترجمہ یہ بنا کہ۔

"تم البتہ ضرور بالضرور ایک سطح سے دوسری سطح تک جاؤ گے۔"

یا یہ کہ

"تم البتہ ضرور بالضرور ایک پردے سے دوسرے پردے تک جاؤ گے۔"

اب ہر سطح اپنے نیچے والوں کے لیے ایک مدار ہے پتہ چلا کہ ایک مدار سے دوسرے مدار تک جانا مراد ہے۔

اب ترجمہ یہ ہوا:

"تم البتہ ضرور بالضرور (دو سے زیادہ آدمی) چڑھو گے ایک مدار سے دوسرے مدار تک مستقبل میں لیکن لوگ اسے تسلیم نہیں کریں گے۔"

اب واقعتہً یہی کیفیت ہمارے ساتھ ہوئی کہ جانے والے زمین سے گئے۔ سوار ہو کر گئے اور دو سے زیادہ گئے اور دوسرے مدار میں گئے لیکن لوگ اسے تسلیم نہیں کرتے۔

اگر تسلیم کرلیں تو آسمانوں پر جانے کا امکان ثابت ہو جائے گا۔

Marfat.com

اسی لیے سرے سے انکار کرتے ہیں۔

مگر خداوند قدوس نے انسان کو یہ طاقت دے کر پھر اسے اس کا مشاہدہ کروا کر ثابت فرما دیا کہ اگر ایک بے ایمان شخص یہ خلائی سفر کر کے چاند تک پہنچ سکتا ہے تو مدینہ کا چاند علیہ السلام بھی لامکاں تک پہنچ سکتا ہے مگر فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ کے مصداق اسے کیسے تسلیم کر سکتے ہیں۔

کرۂ ناری:

رہی بات کرۂ ناری کی کہ اسے انسان عبور کر نہیں سکتا اگر کر لے تو جل جائے گا۔ میں کہتا ہوں پاگلو۔

اپنی عقل کا علاج کسی اہل نظر سے کراؤ۔

پھر قرآن پڑھو تو۔

تمہیں پتہ چل جائے گا کہ آگ تو ان اہل اللہ کو جلا ہی نہیں سکتی بلکہ ان پر گلزار ہو جایا کرتی ہے۔

ملاحظہ ہو جب کہ

؎ بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق!

تو اللہ تعالیٰ نے آگ کو خطاب فرما کر ارشاد فرمایا:

"قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِىْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ."

(پ ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۶۹)

"ہم نے فرمایا: اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی والی ابراہیم (علیہ السلام) پر۔"

حضرات سامعین!

اگر ابراہیم علیہ السلام کو آگ — نہ جلا سکی۔

تو ابراہیم علیہ السلام کے آقا ﷺ کو بھی آگ — نہ جلا سکی۔

Marfat.com

اگر ابراہیم علیہ السلام پر آگ — گلزار ہوگئی

تو ابراہیم علیہ السلام کے آقا ﷺ پر کرۂ ناری — گلزار ہوگیا

فرمایا:

پاک ہے وہ ذات جس نے راتوں رات اپنے بندے کو سیر کرائی۔

لَیۡلًا نکرہ ہے:

مگر کیا ساری رات سیر ہوتی رہی۔

نہیں بلکہ فرمایا: "لَیۡلًا"

رات کے قلیل ترین حصہ میں کیونکہ لَیۡلًا نکرہ ہے اور اس پر تنوین بھی ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ

"اَلتَّنۡوِیۡنُ لِلتَّقۡلِیۡلِ۔"

تنوین قلت کا فائدہ دیتی ہے اور تنوین ہو نکرہ پر تو معنی یہ بنا کہ "رات کے قلیل ترین حصہ میں" سیر کرائی یعنی آن کی آن میں تشریف لے بھی گئے اور تشریف لے بھی آئے۔ شاعر کہتا ہے کہ

زنجیر رہی ہلتی بستر بھی رہا گرم
اک دم میں سر عرش گئے آئے محمد ﷺ

حضرات گرامی!

لوگ اس پر بھی اعتراض کرتے ہیں کہ رات کے قلیل ترین حصہ میں اتنا طویل و عریض سفر کیسے ہوسکتا ہے اور پھر واپسی پر زنجیر ہل رہی ہو۔

بستر گرم ہو اور پانی بھی چل رہا ہو۔

ان سے پوچھئے کہ مولانا

بتایئے قیامت کا دن کتنا طویل ہوگا۔

Marfat.com

یوم قیامت کی طوالت:

گرامی سامعین! یہ یوم وہ ہے کہ جس دن ساری نسل انسانی کا حساب کتاب لیا جائے گا۔لیکن کتنی مدت میں۔

سنیئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ."

(پ۲۹ سورۃ المعارج آیت نمبر۴)

"ایک دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے۔"

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

اس کا اختصار:

"قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مَا اَطْوَلُ هٰذَا الْيَوْمَ."

نبی کریم علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ وہ دن تو بہت طویل ہوگا۔جس کا طول پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا تو سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّهٗ لَیُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى یَكُوْنَ اَهْوَنَ عَلَیْهِ مِنْ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ یُصَلِّیْهَا فِی الدُّنْیَا."

"اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ دن مومن کے لیے بڑا مختصر کردیا جائے گا یہاں تک کہ جتنا وقت اس دنیا میں فرض نماز کے ادا کرنے میں لگتا ہے اس سے بھی مختصر معلوم ہوگا۔"

(تفسیر ضیاء القرآن جلد پنجم ص ۳۶۰)

حضرات گرامی!

دن ایک ہی ہے۔

Marfat.com

وقت ایک سا ہی ہے۔

مدت ایک سی ہی ہے۔

مگر بے ایمانوں کے لیے پچاس ہزار سال کا دن اور ایمان والوں کے لیے چند لمحوں میں بدل جائے گا اور دونوں فریق اپنی اپنی جگہ اس کا مشاہدہ کریں گے۔

اگر خداوند عالم اتنا طویل دن اتنے مختصر وقت میں بند فرماسکتا ہے تو اتنا طویل سفر بھی چند سیکنڈ میں کرواسکتا ہے وہ ہر چاہت پر قادر ہے کیونکہ اس کی شان یہ ہے کہ

"اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ." (پ۲۹ سورۃ الملک آیت نمبر۱)

؎ زنجیر رہی ہلتی بستر بھی رہا گرم
اک دم میں سرِ عرش گئے آئے محمد ﷺ

حضرت سلیمان علیہ السلام:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ."

(پ۲۲ سورۃ السباء آیت نمبر۱۲)

"اور ہم نے مسخر کردی سلیمان کے لیے ہوا اس کی صبح کی منزل ایک ماہ اور شام کی منزل ایک ماہ کی ہوتی۔"

جب حضرت سلیمان علیہ السلام اپنی وسیع وعریض مملکت کے دورے پر جاتے تو آپ کے تخت کو ہوا اپنے کندھوں پر اٹھا کر بڑی سرعت سے روانہ ہوجاتی اور وہ بڑی تیز رفتاری سے اپنی منزل مقصود تک پہنچ جاتے۔ صبح کے وقت وہ اتنا سفر کرلیتے جتنا ایک سوار سریع السیر گھوڑے پر ایک ماہ میں طے کرتا۔ اسی طرح شام کے وقت بھی۔

(تفسیر ضیاء القرآن جلد چہارم ص ۱۱۵)

Marfat.com

یعنی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایک ماہ کا سفر صبح سے دوپہر تک اور اسی طرح ایک ماہ کا سفر دوپہر سے شام تک فرما لیتے تو اگر سلیمان علیہ السلام کے لیے ہوا مسخر ہوسکتی ہے اور ایک ماہ کا سفر آدھے دن میں اور دو ماہ کا پورے دن میں ختم ہوسکتا ہے تو سلیمان کے آقا علیہ السلام بھی چند لمحوں میں سفر معراج فرما سکتے ہیں۔

؎ زنجیر رہی ہلتی بستر بھی رہا گرم
اک دم میں سر عرش گئے آئے محمد ﷺ

حضرت عزیر علیہ السلام:

حضرات گرامی! حضرت عزیر علیہ السلام سو سال تک سوتے رہے جب انہیں بیدار کر کے پوچھا گیا کہ

"قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ." (پ ۳ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۵۹)

"فرمایا: کتنی دیر یہاں ٹھہرے رہے ہو عرض کیا ٹھہرا ہوں گا۔ ایک دن یا دن کا کچھ حصہ فرمایا نہیں بلکہ ٹھہرا رہا ہے تو سو سال۔"

حضرات محترم!

اس واقعہ سے ثابت ہوا کہ اگر جان نکال لی جائے تو انسان اسی حالت میں سو سال تک رہ سکتا ہے۔ جس حالت میں جان نکالی گئی۔ جب جان ڈالو گے تو وہ وہیں سے آگے چلے گا جہاں سے رکا تھا۔

گھڑی کی مثال:

علماء کرام نے گھڑی کی مثال دی ہے کہ اس کی چابی نکال دو تو سوئیاں کھڑی ہو جائیں گی۔ اگر ہزار سال کے بعد بھی چابی ڈالو گے تو سوئیاں وہیں سے چلیں گی جہاں رک گئی تھیں۔

اسی طرح جان کائنات حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ جب اس کائنات ارضی سے سفر

Marfat.com

معراج پر تشریف لے گئے تو ہر چیز جہاں تھی وہیں رک گئی اور جب واپس تشریف لائے تو جہاں جو چیز رکی تھی، وہیں سے چل پڑی۔

ے زنجیر رہی ہلتی بستر بھی رہا گرم
اک دم میں سرِ عرش گئے آئے محمد ﷺ

مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ:

ابتدائے سیر کہاں سے ہوئی۔

فرمایا: مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ. مسجد حرام سے۔

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان اور مسجد حرام کی مشترکہ دیوار ہے۔ اسی مکان میں حضور علیہ السلام آرام فرما رہے تھے۔ حضور ﷺ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ۔

"أَنَا بَيْنَ النَّوْمِ وَالْيَقْظَةِ."

"میں نیند اور بیداری کے درمیان تھا۔"

"أَنَا فِي الْحَطِيْمِ."

میں حطیم میں تھا۔

عِنْدَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ۔ حجر اسود کے پاس۔

عِنْدَ الْحَرَمِ. حرم شریف کے پاس۔

یہ تمام مقامات حضرت امہانی کے گھر کے ساتھ ہی تھے اس لیے احادیث مبارکہ میں ان کا تذکرہ موجود ہے۔

جبرائیل علیہ السلام کو بچایا حضور ﷺ نے:

حضور علیہ السلام نے اپنی پوری زندگی میں سوائے غزوات اور حج کے کوئی شب اپنے بیت مبارک سے باہر نہ گزاری، آج حضور ﷺ اپنے مکان پاک کو چھوڑ کر حضرت ام ہانی کے گھر کیوں تشریف لے گئے؟ ...... اس لیے کہ حضور علیہ السلام کو

Marfat.com

معلوم تھا کہ اللہ کریم اس قانون کو نافذ فرمانے والا ہے کہ

"لَا تَدْخُلُوا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ یُّؤْذَنَ لَکُمْ."

(پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۵۳)

"نہ داخل ہونا نبی کے گھروں میں بجز اس کے کہ وہ تمہیں اجازت دیں۔"

مگر آج جبرائیل علیہ السلام نے تمام عمر میں پہلی اور آخری مرتبہ بغیر اجازت داخل ہونا تھا اس لیے اپنے گھروں کو چھوڑ دیا تا کہ جبرائیل علیہ السلام اس قانون کی گرفت میں نہ آجائے۔ لہٰذا وہاں آرام فرماتے تھے تو سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام یہ پیغام خداوندی لے کر حاضر ہوئے۔

"اِنَّ اللّٰہَ اشْتَاقَ اِلٰی لِقَآئِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ"

(نزہت المجالس جلد ثانی ص ۴۷)

"بے شک اللہ تعالیٰ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے یا رسول اللہ۔"

ے حاضر ہوئے ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام
پیام حق سنایا جارہا ہے
شب معراج محبوب خدا کو
ہوا دے کر جگایا جا رہا ہے

اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی:

مسجد حرام سے سفر شروع فرمایا اور منتہائے سفر کیا ہے۔

"اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ."

"مسجد اقصیٰ تک وہ مسجد اقصیٰ جس کے اردگرد ہم نے برکت فرمائی۔"

یعنی سیر کی انتہا مسجد اقصیٰ تھی اور پھر وہاں سے اگلا آسمانی سفر شروع ہونا تھا۔ مسجد اقصیٰ میں تمام انبیاء و رسل علیہم السلام محو انتظار تھے جو اپنی اپنی قبروں کو چھوڑ کر

Marfat.com

مسجد اقصیٰ میں پہنچے تھے۔

مسجد اقصیٰ کے فضائل:

حضرات گرامی!

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

''اَقْصٰی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ.''

''یہ مسجد اقصیٰ وہ مسجد ہے۔ جس کے اردگرد ہم نے برکت رکھ دی ہے۔''

کیا مسجد کے اندر برکت نہ رکھی تھی؟

ضرور رکھی تھی مگر اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ اندر کی برکات کو تو تمام لوگ تسلیم کریں گے مگر اردگرد کی برکات کو ایک قوم تسلیم نہ کرے گی۔ کیونکہ مسجد اقصیٰ کے اردگرد ستر ہزار انبیاء کرام علیہم السلام کی قبریں ہیں۔

اس لیے فرمایا:

''اَلَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ.''

پھر اس کے علاوہ مسجد اقصیٰ کے فضائل میں سے یہ بھی ہے کہ حضرت مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

''مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ الْاَقْصٰی لِلصَّلٰوۃِ فَصَلّٰی فِیْہِ الْخَمْسَ الْمَفْرُوْضَۃَ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ.''

(المعراج مصنفہ حضرت افتخار ملت علیہ الرحمۃ ص ۱۰۲)

''جو شخص بھی مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنے کے لیے داخل ہو اور وہ اس میں پانچ فرضی نمازیں پڑھ لے تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جس طرح کہ اس کی ماں نے اسے آج جنا ہے۔''

''وَمَنْ ذَارَ بَیْتَ الْمُقَدَّسِ شَوْقًا اِلَیْہِ زَارَہٗ جَمِیْعُ الْاَنْبِیَآءِ فِی الْجَنَّۃِ.''

Marfat.com

''جس نے بیت المقدس کی شوق کے ساتھ زیارت کی تو جنت میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام اس کی زیارت کریں گے۔''

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں:

''مَنْ مَّاتَ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ جَاذَ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ.''

''جو بھی بیت المقدس میں فوت ہوا وہ پل صراط سے بجلی کی تیزی کی طرح گزر جائے گا۔''

''اِنَّ اللّٰهَ بَابًا مَفْتُوْحًا مِنْ سَمَآءِ الدُّنْيَا اِلٰى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَيَنْزِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ اَتٰى بَيْتَ الْمُقَدَّسِ وَصَلّٰى فِيْهِ.''

''اللہ تعالیٰ نے آسمان دنیا کا ایک دروازہ بیت المقدس کی طرف کھول رکھا ہے جس سے ہر روز ستر ہزار فرشتہ بیت المقدس میں آ کر نماز پڑھنے والے کے لیے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔''

اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''مَنْ ذَارَ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ مُحْتَسِبًا اَعْطَاهُ اللّٰهُ ثَوَابَ اَلْفِ شَهِيْدٍ.''

''جو بھی ایمان واحتساب کے ساتھ بیت المقدس کی زیارت کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک ہزار شہید کا ثواب عطا فرماتا ہے۔''

(تمام مضمون المعراج مصنفہ حضرت افتخار ملت رحمتہ اللہ علیہ ص ۱۰۲۔۱۰۳)

اَلَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ:

حضرات گرامی یہ ہے مفہوم

''اَلَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ''

Marfat.com

مسجد اقصیٰ وہ ہے جس کے اردگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں۔
اس مسجد پر سیر کی انتہا ہوئی۔

لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا:

"لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا"

تاکہ ہم اسے اپنی نشانیاں دکھائیں، ضمیر غائب کا مرجع وہ عبد ہے جسے سیر کرائی گئی اور یہ سیر کی غرض و غایت ہے اور دوسرے مقام پر فرمایا:

آیات کبریٰ:

"لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى" (پ ۲۷ سورۃ النجم آیت نمبر ۱۸)
"یقیناً انہوں نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔"
آیات کبریٰ کی تشریح فرماتے ہوئے حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ رقم فرماتے ہیں کہ

"وَالْمُرَادُ بِالْاٰيٰتِ الْعَجَائِبِ الْمَلْكُوْتِيَةِ الَّتِىْ رَاٰهَا فِىْ لَيْلَةِ الْمِعْرَاجِ فِىْ مَسِيْرِهٖ وَعَوْدِهٖ مِنَ الْبُرَاقِ وَالسَّمٰوٰتِ وَالْاَنْبِيَآءِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالسِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَجَنَّةُ الْمَاْوٰى." (تفسیر مظہری)
یعنی آیات کبریٰ سے مراد عالم ملکوت کی وہ عجیب و غریب چیزیں ہیں جن کا مشاہدہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سفر معراج پر جاتے ہوئے اور واپسی کے دوران کیا جیسے براق سماوات انبیاء فرشتے سدرۃ المنتہیٰ اور جنت الماویٰ وغیرھا۔" (تفسیر ضیاء القرآن جلد پنجم ص ۲۵)

حضور ﷺ خود آیت کبریٰ ہیں:

میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضور علیہ السلام سے بڑی اللہ تعالیٰ کی اور کوئی آیت نہیں۔
حضور علیہ السلام کے بالمقابل ان آیات کبریٰ کی کبریت کی کوئی حیثیت نہیں کیونکہ

Marfat.com

حضور ﷺ انبیاء کے بھی　　امام

حضور ﷺ سماوات کے بھی　　امام

حضور ﷺ ملائکہ کے بھی　　امام

حضور ﷺ سدرۃ المنتہیٰ کے بھی　　امام

حضور ﷺ جنت الماویٰ کے بھی　　امام (صلی اللہ علیہ وسلم)

لہٰذا سب سے بڑی آیت تو خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں تو پھر نتیجہ یہ نکلا کہ آیت کبریٰ نے آیت کبریٰ کو دیکھا۔ اب حضور ﷺ سے بڑھ کر کوئی آیت اللہ ہو تو حضور اسے ملاحظہ فرمائیں تو اس سے پتہ چلا کہ خود رب کریم کو ملاحظہ فرمایا: کیونکہ اس کائنات میں

سب سے بڑا　　مصطفیٰ ﷺ

مصطفیٰ ﷺ سے بڑا　　خود خدا

لہٰذا جب اتنے قریب ہوئے کہ جیسے دو کمانیں قریب ہو جاتی ہیں تو دیدار جمال الٰہی فرمایا:

ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ

"رَئَیْتَ رَبِّیْ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ" (جامع الترمذی جلد ثانی ص ۱۵۵)

"میں نے اپنے رب کو بڑی احسن صورت میں دیکھا۔"

تو جب آمنے سامنے ہوئے تو

خدا نے دیکھا　　مصطفیٰ ﷺ کو

مصطفیٰ نے دیکھا　　خدا کو

اللہ نے دیکھا　　من اللہ کو

مِنَ اللّٰہِ نے دیکھا　　اللہ کو

اللہ نے دیکھا　　وجہ اللہ کو اور

Marfat.com

وجہ اللہ نے دیکھا
اللہ کو

مومن شیشہ ہے مومن کا:

کیونکہ اللہ فرماتا ہے میں مومن ہوں
"اَلْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ"
(پ ۲۸ سورۃ الحشر آیت آخری سے پہلی)

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ میں مومن ہوں اور ایک ارشاد یہ بھی ہے کہ
"اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ."
"مومن دوسرے مومن کا شیشہ ہے۔"

لہٰذا حضور ﷺ آئینہ جمال کبریا ہیں اور آئینہ سے اپنا آپ دیکھا جاتا ہے۔
اقبالؒ فرماتے ہیں:

؎ مصطفےٰ ﷺ آئینہ روئے خدا!
منعکس در وے ہمہ خوئے خدا

؎ رخ مصطفےٰ ﷺ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزم خیال میں نہ دکان آئینہ ساز میں

اللہ بھی مومن۔
حضور ﷺ بھی مومن۔
مومن شیشہ ہے مومن کا۔

لہٰذا حضور ﷺ نے اس شیشے میں اپنا حسن دیکھا اور اللہ کریم نے اس شیشے میں اپنا حسن دیکھا۔

خدا کو مصطفےٰ ﷺ میں اپنا آپ اور مصطفےٰ ﷺ کو خدا میں اپنا آپ نظر آیا۔

؎ پھر کہا حق نے جلوہ میرا دیکھ لے میں تجھے دیکھ لوں تو مجھے دیکھ لے
جو تجھے دیکھ لے وہ مجھے دیکھ لے، دیکھنے کا مزا آج کی رات ہے

Marfat.com

اب کبھی یہ دیکھتے تھے اسے اور وہ دیکھتا تھا انہیں اور یہ بصیر تھے اس کے اور وہ بصیر تھا ان کا اسی طرح یہ بات کرتے تو وہ سنتا اور وہ بات کرتا تو یہ سنتے یہ سمیع تھا ان کا اور وہ سمیع تھے اس کے، اس لیے فرمایا:

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡبَصِيۡرُ:

"اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡبَصِيۡرُ"

"بے شک وہی سمیع و بصیر ہے۔"

علماء نے لکھا کہ ھو ضمیر کا مرجع ذات خداوندی بھی ہوسکتا ہے۔ اور ذات مصطفویٰ بھی بلکہ حضور ﷺ کو اگر مرجع ضمیر تسلیم کیا جائے تو زیادہ انسب ہے کیونکہ قانون ہے کہ مرجع انسب و اعلیٰ وہی ہوتا ہے جو قریب ہو اور لِنُرِيَهٗ کی ضمیر حضور کی طرف راجع ہے اور یہی اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡبَصِيۡرُ کے زیادہ قریب ہے۔

اگر انسان سمیع و بصیر ہوسکتا ہے تو حضور علیہ السلام تو بطریق اولیٰ ہو سکتے ہیں، ملاحظہ ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے انسان کو سمیع و بصیر بنایا۔

"فَجَعَلۡنٰهُ سَمِيۡعًا بَصِيۡرًا." (پ ۲۹ سورۃ الدھر آیت نمبر ۲)

"پس ہم نے بنا دیا ہے اس کو سمیع و بصیر۔"

اگر اس طرح نہیں تو اس طرح ہی مان لو کہ حضور ﷺ نے آیات کبریٰ کو ملاحظہ فرمایا: کیونکہ یہ نص قطعی ہے۔

"وَلَقَدۡ رَاٰى مِنۡ اٰيٰتِ رَبِّهِ الۡكُبۡرٰى." (پ ۲۷ سورۃ والنجم آیت نمبر ۱۸)

"اور البتہ تحقیق انہوں نے دیکھا اپنے رب کی آیات کبریٰ کو۔"

تو اس دیکھنے کے لحاظ سے وہ بصیر ہیں۔

اسی سورۃ النجم میں فرمایا:

"فَاَوۡحٰۤى اِلٰى عَبۡدِهٖ مَاۤ اَوۡحٰى." (پ ۲۷ سورۃ النجم آیت نمبر ۱۰)

"پس وحی کی اللہ تعالیٰ نے اپنے اس عبد خاص کی طرف جو وحی کی۔"

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے جو کلام فرمایا: اسے اللہ کے حبیب ﷺ نے سنا۔ لہٰذا وہ سمیع ہو گئے۔ معلوم ہوا کہ سمیع و بصیر سے مراد حضور علیہ السلام کی ذات بابرکات بھی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ حضور علیہ السلام اس ذات سمیع و بصیر کے مظہر کامل بھی ہیں۔ اس لیے بھی سمیع و بصیر ہیں۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ نے فرمایا:

محمد ﷺ مظہر کامل ہے حق کی شان عزت کا!
نظر آتا ہے اس کثرت میں کچھ انداز وحدت کا

وہ بھی اور یہ بھی:

وہ بھی واحد	یہ بھی واحد
وہ خدائی میں واحد	یہ مصطفائی میں واحد

اور جس نے اس سے نسبت پیدا کر لی وہ بھی واحد چنانچہ

ابوبکرؓ بھی واحد	صداقت میں
عمرؓ بھی واحد	عدالت میں
عثمانؓ بھی واحد	سخاوت میں
علیؓ بھی واحد	شجاعت میں
حسنؓ بھی واحد	ریاضت میں
حسینؓ بھی واحد	شہادت میں
فاطمہؓ بھی واحد	عصمت میں
عائشہؓ بھی واحد	طہارت میں

وہ ایسے حسین یکتا ہیں اللہ رے شان یکتائی!
جس وصف کو ان سے نسبت ہو وہ وصف بھی یکتا ہو جائے

"وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ"

Marfat.com

دوسرا خطبہ

فلسفہ معراج النبی
صلی اللہ علیہ والہ وسلم

Marfat.com

خطبہ:

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْمُ۔

درود شریف:

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

معزز سامعین حضرات!

ہر فعل کی کوئی نہ کوئی حکمت ہوتی ہے۔

ہر کام کا کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے۔

عقلمندوں کا ایک مقولہ ہے کہ

"فِعْلُ الْحَكِیْمِ لَا یَخْلُوْ عَنِ الْحِكْمَةِ"

حکیم کا کوئی فعل حکمت سے اور دانا کا کوئی کام دانائی سے خالی نہیں ہوا کرتا تو جو سارے حکیموں کا حکیم اور سارے داناؤں کا دانا ہے اس کا اپنے حبیب کریم کو حکمت کے بغیر اتنا طویل و عریض سفر کرانا محالات سے ہے کیونکہ اس کی شان یہ ہے کہ

Marfat.com

اللہ حکمت والا ہے:

”وَمَا مِنْ اِلٰـهٍ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ.“

(پ۳ سورۃ آل عمران آیت نمبر۶۲)

”اور نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور بے شک اللہ ہی غالب ہے اور حکمت والا۔“

معلوم ہوا اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی ذات گرامی حکیم ہے۔ لہٰذا اس کا بھی کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں۔

ثابت ہوا کہ معراج النبی ﷺ کی بھی کوئی نہ کوئی حکمت ہوگی۔ ایک حکمت تو میں نے پچھلے جمعۃ المبارک میں بیان کی تھی کہ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

پہلی حکمت:

”لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا.“ (پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر۱)

”تاکہ ہم اسے (حضور علیہ السلام کو) دکھائیں اپنی نشانیوں میں سے۔“

حضرات محترم!

اس آیت کریمہ کا یہ مفہوم ہرگز نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض نشانیاں دکھائیں اور بعض نہ دکھائیں بلکہ مفہوم یہ ہے کہ آیت کریمہ میں صرف رویت کا ذکر ہے اور رویت ایک حصہ ہے۔ سفر معراج کا اور اس سیر کا کچھ تعلق رویت سے ہے۔ کچھ کا سماعت سے، کچھ کا افہام سے۔

لہٰذا چونکہ یہاں رویت کا ذکر ہے۔ سماعت کا یا فہامت کا ذکر نہیں اور رویت کا ذکر سیر کا بعض حصہ ہے۔ اس لیے مطلب یہی ہوگا کہ ہم نے تمام نشانیوں میں سے دیکھنے والی نشانیوں کے لیے سفر کرایا اور باقی سماعی افہامی آیات اور تمام تر نشانیاں سیر کے ساتھ ساتھ ضمن میں آ ہی گئیں۔

Marfat.com

سب سے بڑی بات رویت باری تعالیٰ ہے۔ میں نے پچھلے جمعہ کو ترمذی جلد ثانی ص ۱۵۵ کے حوالہ سے حضور علیہ السلام کی رویت باری تعالیٰ کا ثبوت پیش کیا تھا تو جب ذات باری کو ہی دیکھ لیا۔ پیچھے کیا رہ گیا۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب خدا ہی نہ چھپا تم پہ کروڑوں درود

دوسری حکمت:

حضرات محترم، معراج کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ

عالم ارواح تھا کہ خالق کائنات نے ایک مرتبہ فرمایا:

جبرائیل علیہ السلام!

عرض کی لَبَّیْکَ یَا جَلِیْلُ۔

کیا حکم ہے۔

فرمایا: میں نے آج ایک جلسہ کرنا ہے۔

ہاں ہاں شان رسالت کا یہ جلسہ جس میں تقریر میں خود فرماؤں گا۔ اور سامعین تمام انبیاء علیہم السلام ہوں گے۔

سوائے انبیائے کرام کے اس جلسہ میں کوئی اور نہیں آئے گا۔ اور سوائے میرے اور کوئی تقریر نہ کرے گا۔

جاؤ اور سارے انبیاء کرام کو دعوت دے دو کہ وہ اس جلسہ میں ضرور شریک ہوں۔

جبرائیل علیہ السلام کا اعلان:

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح کو یہ اعلان فرمایا کہ حضرات انبیاء کرام۔

Marfat.com

ابھی ابھی اسی مقام پر عظیم الشان جلسہ شان رسالت ﷺ منعقد ہوگا۔ اس میں خود حضرت باری تعالیٰ جل جلالہ، شان رسالت ﷺ کے عظیم و رفیع موضوع پر خطاب فرمائیں گے۔ آپ حضرات سے التماس ہے کہ تمام انبیاء کرام ہمہ تن گوش ہو کر خطاب مستطاب کو سماع فرمائیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تقریر شروع فرمائی۔ جیسے جیسے تقریر ہوتی رہی لوح محفوظ میں قرآن کریم کی صورت میں ریکارڈ ہوتی رہی۔

اس طرح پوری تقریر ریکارڈ ہو کر ہم تک پہنچ گئی۔

خطاب باری تعالیٰ:

انبیاء کرام کا مجمع ہے۔

اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا: قرآن کریم نے نقشہ کھینچا کہ

"وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ"

"اور یاد کیجئے اس وقت کو جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے پکا وعدہ لیا کہ جب تمہیں کتاب و حکمت دیدی جائے۔"

اے گروہ انبیاء علیہم السلام مجھ سے وعدہ کرو یہ وعدہ پکا وعدہ ہو کہ جب تم نسل انسانی کی رشد و ہدایت کے لیے نبوتوں اور کتابوں سے سرفراز کر دیئے جاؤ تو پھر تم اپنی نبوت و کتاب کے مطابق لوگوں کو صراط مستقیم کی ہدایت دے رہے ہو تمہاری نبوتوں کا دور شباب ہو تمہارے کلمے پڑھے جا رہے ہوں۔ تمہاری شریعتیں لاگو ہو چکی ہوں لوگ تمہیں اپنا ملجیٰ و ماویٰ تسلیم کر چکے ہوں تو ایسے وقت اور ایسے دور شباب میں میرا محبوب علیہ السلام تمہارے پاس تشریف لے آئے۔

ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ

پھر آ جائے تمہارے پاس عظمت و شان والا ایسا رسول کہ جو تمہاری نبوتوں اور کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو تو وعدہ کرو میرے ساتھ کہ

Marfat.com

”لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ“

”البتہ ضرور بالضرور تم اس پر ایمان لاؤ گے اور ضرور ضرور تم اس کی مدد کرو گے۔

یہ خطاب فرمانے کے بعد فرمایا:

”قَالَ ءَ اَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ.“

”فرمایا: کہ تم نے اقرار کرلیا اور اٹھالیا تم نے اس پر میرا بھاری ذمہ۔“

سب نے عرض کیا:

”قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ.“

(پ۳ سورۃ آل عمران آیت نمبر۸۱)

”سب بولے ہم نے اقرار کرلیا۔ فرمایا تم گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔“

وعدہٴ باری تعالیٰ و وعدہٴ انبیاء علیہم السلام:

حضرات محترم!

اس تقریر میں اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام سے وعدہ فرمایا: کہ

”ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ.“

تم سب کے پاس میرا محبوب علیہ السلام ضرور تشریف لائے گا۔

اور سب انبیاء کرام علیہم السلام نے اللہ تعالیٰ سے یہ وعدہ فرمایا کہ جب تیرا محبوب ہم میں تشریف لائے گا تو

”لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ“ کے مطابق ہم ضرور ضرور اس محبوب پر ایمان لائیں گے اور اس رسول اعظم ﷺ کی مدد بھی فرمائیں گے۔

اللہ ان پر اور یہ اللہ پر گواہ بھی ہو گئے۔

ادھر انبیاء محو انتظار رہے کہ وعدہ کے مطابق حضور علیہ السلام ہمارے پاس

Marfat.com

تشریف لائیں گے، کیونکہ ہمارے ساتھ اللہ کریم نے وعدہ فرمایا ہے کہ

"ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ."

ادھر امت مصطفویہ ﷺ کو فرمایا:

"لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ." (پ ۱۱ سورۃ توبہ آیت نمبر ۱۲۸)

"البتہ تحقیق آ گیا تمہارے پاس تم میں سے بڑی عظمت و شان والا رسول۔"

یعنی انبیاء کرام علیہم السلام اپنے اپنے دور میں منتظر رہے کہ کب حضور علیہ السلام جلوہ فرما ہوں اور ہم اپنا وعدہ پورا کریں۔

حتیٰ کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے یہ دعا فرمائی اور بارگاہ رب العزت میں عرض کیا:

"رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ." (پ ۱ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۲۳)

"اے ہمارے رب بھیج ان میں ایک برگزیدہ رسول ﷺ انہیں میں سے۔"

یا الہ العالمین، اب اسے بھیج دے ہم محو انتظار ہیں۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے کسی نبی علیہ السلام کے عصر ظاہرہ میں حضور ﷺ کو مبعوث نہ فرمایا:

اور انہیں محو انتظار رکھا۔

ہم میں مبعوث فرما دیا۔

اب ہم ان سے بروز محشر یہ کہہ سکتے تھے کہ اے انبیاء کرام تمہارے ساتھ تو وعدہ کیا اور تم میں محبوب ﷺ کو مبعوث نہ فرمایا۔

ہمارے ساتھ وعدہ نہ تھا مگر ہم میں انہیں مبعوث فرما دیا تو یہ انبیاء کرام علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے عرض کر سکتے تھے کہ

اے مولا! ہم تو تیرے نبی علیہ السلام ہیں اور نبی علیہ السلام بہرحال امتی سے افضل ہوا کرتے ہیں اور تو اپنے نبیوں کو محروم تو نہیں فرماتا۔ اگر کل قیامت کے میدان میں امت مصطفویہ ﷺ ہمیں یہ کہے کہ دیکھو تمہارے ساتھ وعدہ تھا مگر تم میں اللہ نے اس

Marfat.com

رسول اعظم ﷺ کو نہ بھیجا اور ہمارے ساتھ وعدہ نہ تھا مگر ہم گنہگاروں میں بھیج دیا تو اس سے ہمارا ناموس نبوت برقرار نہ رہے گا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کے وعدے کبھی بدلتے نہیں...... فرمایا:

"لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ" (پ ۱۱ سورۃ یونس آیت نمبر ۶۴)

"نہیں بدلتیں اللہ تعالیٰ کی باتیں۔"

تو ناموس رسالت ﷺ کو برقرار رکھنے اور اپنا وعدہ پورا فرمانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے معراج کی رات مقرر فرما دی اور فرمایا:

اے نبیو، رسولو!

لو میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اب تم اپنا وعدہ پورا کرو۔

انبیائے کرام علیہم السلام نے سرکار ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھ کر اپنا وعدہ پورا کر دیا۔

اللہ کا وعدہ تھا کہ

"ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ."

پھر میرا رسول تم میں تشریف لائے گا۔ چنانچہ سب کو مسجد اقصیٰ جمع فرما کے سرکار ﷺ کو مسجد اقصیٰ میں جلوہ آراء کیا گیا اور انبیاء کرام کو فرمایا گیا۔ اَب دیکھ لو کہ میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا کہ

"لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ."

تم میں میرا محبوب ﷺ تشریف لے آیا۔

انبیاء کرام علیہم السلام کا وعدہ تھا کہ "لتؤمنن بہ"

ہم ضرور ایمان لائیں گے اس رسول ﷺ پر جب انہوں نے نماز سرکار علیہ السلام کے پیچھے پڑھی اور نماز کی التحیات میں پڑھا۔

"اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ."

Marfat.com

تو سرکار کی رسالت پر گواہی دے کر وہ ایمان لے آئے اور ان کا وعدہ بھی پورا ہو گیا۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ نے فرمایا کہ

؎ نماز اقصیٰ میں تھا یہی سر عیاں ہو معنی اول آخر!
ہیں دست بستہ وہ پیچھے حاضر جو سلطنت پہلے کر گئے تھے

تیسری حکمت:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

"هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۔" (پ۲۸ سورۃ الصف آیت نمبر ۹)

"وہی تو ہے جس نے بھیجا ہے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ تاکہ وہ غالب کر دے اسے سب دینوں پر خواہ سخت ناپسند ہو یہ مشرکین کو۔"

حضرات گرامی!

توجہ فرمائیے، اللہ تعالیٰ اپنی عظمت و کبریائی کا بیان فرما رہا ہے کہ

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ:

"وہی تو ہے جس نے بھیجا۔"

یعنی کہ میں وہ صانع کامل ہوں جس نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جیسی مصنوع کو رسول بنا کر بھیجا۔

ہر صانع اپنی مصنوعات سے پہچانا جاتا ہے اور جب اسے اپنا صنعتی تعارف مقصود ہو تو وہ اپنی سب سے اچھی مصنوع بطور نمونہ پیش کر کے کہتا ہے کہ میں وہ کاریگر ہوں جس نے اس مصنوع کو بنایا۔

بلاتشبیہ و مثال اللہ کریم جل وعلا شانہ، اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث

Marfat.com

فرما کر اپنی قدرت کاملہ اور صنعت مکملہ کا اظہار فرما رہا ہے کہ دیکھو اس محبوب کی طرف۔

میں وہ قادر مطلق اور صانع کامل ہوں جس نے ایسا محبوب بنایا کہ اسے دیکھو تو اس کی عظمت و شان سے اندازہ ہو جائے گا۔ اس کا صانع کتنا عظمت و شان والا ہوگا۔

؎ وہ مصور کیسا ہوگا جس کی یہ تصویر ہے

فرمایا:

میں بھیجنے والا — یہ بھیجا ہوا

مجھے دیکھنا ہو تو — اسے دیکھو

اسے دیکھو گے تو — مجھے ہی دیکھو گے۔

کیونکہ یہ میرا ہی جلوہ ہے۔

میرے حسن کا آئینہ ہے۔

حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ

؎ اس پہ گواہ هُوَ الَّذِیْ شیشہ حق نما نبی

دیکھ لو جلوۂ نبی شیشہ چار یار میں!

رَسُوْلَهٗ:

''اپنے رسول کو'' رسول مضاف اور ہ، ضمیر مضاف الیہ ہے مرکب اضافی ہے جس کی وجہ سے تخصیص پیدا ہوئی کہ اس عظمت و شان والے رسول کو خاص میں ہی بھیجنے والا ہوں اور یہ میرا بھیجا ہوا رسول خاص ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ دوسرے رسل کو بھی تو اللہ تعالیٰ نے ہی بھیجا تھا اس میں آپ کی تخصیص کیوں؟

تو بارگاہِ لَمْ یَزَلْ سے جواب آتا ہے کہ اگر یہ نہ ہوتا تو کوئی رسول نہ ہوتا۔ اسی

Marfat.com

کی خاطر تو سارے رسول بھیجے ہیں تا کہ وہ اپنے اپنے وقت میں اس کی عظمت وشان کے ڈنکے بجاتے رہیں۔

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
ہو نہ یہ ساقی تو پھر مئے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو
بزم توحید بھی دنیا بھی نہ ہو تم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
فیض ہستی کی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

یہ خاص رسول ہے کیونکہ یہ برق غضب بن کر باطل کو خاکستر کرنے نہیں آیا بلکہ ابر رحمت بن کر اپنے اخلاق مجسم سے دنیا کو ہدایت کے جام پلانے آیا ہے۔

''وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ.''

(پ ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۱۰۷)

''اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر سراپا رحمت بنا کر سارے جہانوں کے لیے۔''

یہ سراپا رحمت ہے مجھے اس پر فخر ہے کہ اس سراپا رحمت اور مجسم اخلاق کا بھیجنے والا میں ہوں۔

میں نے اس کو بھیجا ہے۔

بالْهُدٰى:

''ہدایت کے ساتھ'' ساری نسل انسانی کے لیے تا قیام قیامت یہ ہادی بن کر تشریف لایا ہے۔ اب اگر اس سے تصور ہدایت مفقود ہو جائے تو پھر اور کہاں سے ملے۔

معلم خدائی کا وہ بن کے آیا
اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا

Marfat.com

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا

لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ ہدایت تو صرف اللہ ہی کے پاس ہے۔ اگر رسول ﷺ کے پاس ہدایت ہوتی تو اپنے چچا کو ہدایت دیتے؟

قرآن کہتا ہے:

"اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ." (پ۲۰ سورۃ القصص آیت نمبر ۵۶)

"بے شک آپ ہدایت نہیں دے سکتے جس کو آپ پسند فرمائیں۔"

تو پتہ چلا ہدایت نبی ﷺ کے قبضہ میں نہیں، صرف اللہ کے ہی قبضہ میں ہے۔

ہدایت کے دو (۲) معانی ہیں:

حضرات! ان جاہلوں کو یہ معلوم نہیں کہ دو معانی ہیں ہدایت کے

حضرت علامہ تفتازانی علیہ الرحمتہ اپنی شہرۂ آفاق کتاب شرح تہذیب میں لکھتے ہیں کہ ہدایت کے دو معنی ہیں۔

۱- اراءۃ الطریق.

۲- ایصال الیٰ المطلوب.

اراءَۃُ الطَّرِیْقِ:

"رستہ دکھانا۔"

سو جتنی آیات میں حضور علیہ السلام کو ہادی فرمایا گیا ہے وہ انہیں معانی کے ساتھ ہے۔ مثلاً

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

"اِنَّکَ لَتَھْدِیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ."

(پ ۲۵ سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۵۲)

Marfat.com

''اور بلاشبہ آپ رہنمائی فرماتے ہیں، صراط مستقیم کی طرف۔''

''وَاِنَّكَ لَتَدۡعُوۡهُمۡ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ.''

(پ۱۸ سوۃ المومنون آیت نمبر ۷۳)

ان آیات سے معلوم ہوا کہ آپ ہادی ہیں اور صراط مستقیم کی طرف ہدایت فرماتے ہیں۔

اِيۡصَالِ اِلَى الۡمَطۡلُوۡب:

''مطلوب تک پہنچانا۔''

سو جتنی آیات آیات میں لَا تَهۡدِىۡ ہے وہاں یہی معنی مراد ہے کیونکہ حضور علیہ السلام کے ذمہ صرف ''ارائة الطريق'' ہے۔ ''اِيۡصَالِ اِلَى الۡمَطۡلُوۡبِ'' اللہ کی مرضی ہے وہ فرمائے یا نہ فرمائے۔

اسی لیے مفسرین نے معترضین کی پیش کردہ آیت کی یہ تصریح فرمائی ہے کہ اے محبوب ﷺ آپ چاہتے ہیں کہ تمام کائنات مسلمان ہو جائے تو آپ کا کام صرف راستہ دکھانا ہے۔

رہا مطلوب تک پہنچانا تو وہ ہماری مرضی ہے۔ ہم پہنچائیں یا نہ پہنچائیں، اس لیے آپ اپنی رحمت کی بنا پر سب کو راستہ دکھاتے رہیے۔ کیونکہ آپ عالمین کے لیے رحمت ہیں۔

بایں وجہ سب کو مستفیض فرماتے رہئے۔

جیسے بارش رحمت کی برستی ہے ہر جگہ پر برستی ہے لیکن اچھی زمین پر برستی ہے تو اس سے پھول اگتے ہیں، خوشبو آتی ہے، بری جگہ پر برستی ہے، تو اس سے بدبو آتی ہے۔ جس میں بارش کا کوئی نقص نہیں ہوتا بلکہ اس جگہ میں بارش سے مستفید ہونے کی صلاحیت نہیں ہوتی اسی طرح سرکار ﷺ کی ہدایت و رحمت کی بارش ہر مقام پر برستی ہے۔

Marfat.com

مگر اس سے مستفید صرف وہی ہوتے ہیں جن کے قلوب و اذہان اچھے اور پاکیزہ ہیں، دوسرے لوگ اس سے مستفید نہیں ہوسکتے کیونکہ ان کے قلوب و اذہان میں مستفید ہونے کی صلاحیت ہی نہیں ہوتی۔ اس لیے وہ محروم رہتے ہیں۔

اب دیکھئے قرآن کریم تو ہادی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰی وَالۡفُرۡقَانِ." (پ۲ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۸۵)

"ماہ رمضان المبارک جس میں اتارا گیا۔ قرآن یہ راہ حق دکھاتا ہے لوگوں کو اور روشن دلیلیں ہیں ہدایت کی اور حق و باطل میں تمیز کرنے کی۔"

"ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ فِیۡهِ هُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ."

(پ۱ سورۃ البقرہ آیت نمبر۲)

"یہ ذیشان کتاب ذرا شک نہیں اس میں یہ ہدایت ہے پرہیز گاروں کے لیے۔"

مگر یہی قرآن پاک فرماتا ہے:

"یُضِلُّ بِهٖ کَثِیۡرًا وَّیَهۡدِیۡ بِهٖ کَثِیۡرًا وَمَا یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الۡفٰسِقِیۡنَ."

(پ۱ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۶)

"گمراہ کرتا ہے اللہ (اس قرآن سے) بہتیروں کو اور ہدایت دیتا ہے بہتیروں کو اور نہیں گمراہ کرتا اس سے مگر نافرمانوں کو۔"

معلوم ہوا نافرمانوں کو تو اللہ بھی۔

قرآن بھی، حضور بھی،

ہدایت نہیں دیتے، کیونکہ ان کے اندر وہ قلب مطمئنہ نہیں جو ہدایت قبول کرے۔ اس میں حضور ﷺ کے ہادی ہونے پر کوئی نقص و حرج نہیں ہوسکتی۔ حضور

Marfat.com

ﷺ کی ہدایت ورحمت کی بارش تو ان منافقین پر بھی برس رہی ہے۔

رہی بات یہ کہ اس آیت سے یہ مفہوم مراد لینا حضور ﷺ اپنے چچا کو ہدایت نہ دے سکے تو یہ بات اسی آیت کی تفسیر بالرائے کے مترادف ہے کیونکہ آیت کے سیاق وسباق عبارۃ النص، دلالت النص اقتضاء النص اور اشارۃ النص سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی۔

ویسے بھی سرکار دو عالم ﷺ نے تو ان کو تبلیغ فرما کر اپنی "ارائۃ الطریق" کی ذمہ داری پوری فرما دی۔ لہٰذا وہ ایمان بھی لے آئے تھے۔

یہ ایک طویل مضمون ہے بخوف طوالت اس کی تفصیل میں نہیں جاتا۔ صرف مفسر قرآن ضیاء الامت، حضرت پیر محمد کرم شاہ صاحب، علیہ الرحمتہ نے اس آیت کے تحت جو کچھ لکھا ہے نذر سامعین کرتا ہوں۔

ملاحظہ ہو پیر صاحب لکھتے ہیں کہ

اکثر مفسرین نے لکھا ہے کہ جب حضور ﷺ کے چچا ابو طالب کا آخری وقت آپہنچا تو حضور ﷺ نے جا کر کہا:

چچا تم صرف اتنا کہہ دو "لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰہُ" تاکہ میں اپنے رب سے تیری شفاعت کرسکوں، لیکن انہوں نے ایسا کہنے سے انکار کر دیا تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے یہ بات بھی مروی ہے کہ آخری وقت میں حضرت ابو طالب کے ہونٹ ہل رہے تھے۔

ایمان ابو طالب:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ، نے کان لگا کر سنا۔

حضور علیہ السلام نے پوچھا کیا کہہ رہے تھے تو آپ نے جواباً عرض کیا کہ وہی کہہ رہے تھے جس کا آپ نے ان سے مطالبہ فرمایا تھا۔ (سیرت ابن ہشام)

Marfat.com

اگر کوئی تسلیم نہیں کرتا:

لیکن اگر کسی کے نزدیک دوسری روایتیں، اس روایت سے زیادہ قابل اعتبار ہوں تب بھی اسے آپ کے حق میں کوئی ناشائستہ بات کہنے سے احتراز کرنا چاہئے آپ کی بے نظیر خدمات کا یہ معاوضہ ہماری طرف سے نہیں دیا جانا چاہئے کہ ہم منبروں پر کھڑے ہو کر اپنا سارا زور بیان ان کو کافر ثابت کرنے اور ان کو کافر کہنے اور کہتے چلے جانے پر ہی صرف کرتے رہیں اس سے بڑھ کر ناشکری اور احسان فراموشی کی کوئی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔

چنانچہ علامہ آلوسی لکھتے ہیں:

علامہ آلوسی کا فرمان:

"مَسْئَلَةُ اِسْلَامِہٖ اِخْتِلَافِیَّةٌ...... ثُمَّ اِنَّهٗ عَلَی الْقَوْلِ بَعْدَ اِسْلَامِہٖ لَایَنْبَغِیْ سَبَّهٗ وَالتَّکَلُّمُ فِیْهِ بِفُضُوْلِ الْکَلَامِ فَاِنَّ ذٰلِكَ مِمَّا یَتَاَذّٰی بِهِ الْعَلَوِیُّوْنَ بَلْ لَّا یَبْعُدُ مِمَّا یَتَاَذّٰی بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَّذِیْ نَطَقَتْ بِهِ الْاٰیَةُ بِنَاءٌ عَلٰی هٰذِهِ الرِّوَایَاتِ بِحُبِّهٖ اِیَّاهُ وَالْاِحْتِیَاطُ لَایَخْفٰی عَلٰی ذِیْ فَهْمٍ."

"حضرت ابو طالب کے ایمان کا مسئلہ اختلافی ہے۔ جو لوگ ان کے ایمان کے قائل نہیں، انہیں یہ مناسب نہیں کہ وہ حضرت ابو طالب پر سب کریں اور ان کے بارے میں فضول کلام نہ کریں۔ کیونکہ اس سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی اولاد کو اذیت پہنچتی ہے۔ بلکہ کوئی بعید نہیں کہ اس سے حضور علیہ السلام کو بھی اذیت پہنچتی ہو۔ حضور علیہ السلام کی ان سے خصوصی محبت کی وجہ سے اور احتیاط اس مقام پر کسی ذی شعور سے پوشیدہ نہیں۔" (تفسیر ضیاء القرآن، جلد سوئم ص ۵۰۰)

Marfat.com

حضرات سامعین!

حضرت آلوسی کا قول آپ نے سنا اور یہ بھی یاد رکھیں کہ سرکار علیہ السلام کو ایذا رسانی ایسا جرم شنیع ہے کہ جس کے ارتکاب پر اللہ تعالیٰ موذی رسول کو لعنتی قرار دیتا ہے۔

ملاحظہ ہو ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

"اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا." (پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۵۷)

"بے شک وہ لوگ جو ایذاء پہنچاتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو لعنت کرتا ہے۔ اللہ ان پر دنیا و آخرت میں اور اس نے ان کے لیے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

چنانچہ ثابت ہوا کہ یہ آیت کریمہ جسے معترضین نے پیش کرنے کی مذموم جسارت کی ہے نہ تو ہدایت رسول کو مانع ہے اور نہ ہی اس کا تعلق ایمان ابو طالب سے ہے۔

اس بحث سے یہ نتیجہ نکلا کہ ہدایت رسول ﷺ کا معنی ہے۔

"ارائۃ الطریق" یعنی کہ راستہ کی رہنمائی کرنا۔

یہی عقیدہ ہے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا

عقیدۂ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ،:

چنانچہ شب ہجرت حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے رات کے اندھیرے میں کسی یہ پوچھنے والے (کہ یہ شخص تمہارے ساتھ کون ہے) کے جواب میں فرمایا:

"ھذا رجل یھدینی." (الریاض النضرہ جلد اوّل ص)

"یہ وہ شخص ہے جو مجھے راستہ دکھاتا ہے۔"

Marfat.com

یعنی حضور علیہ السلام اس راہ کے ہادی ہیں وہ مجھے ہدایت راہ فرماتے ہیں تو میں ان کے فرمودہ راستہ پر چلتا ہوں۔ پتہ چلا کہ ہدایت کا معنی ہے راستہ دکھانا۔

فرمایا:

"هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی."

(پ۲۸ سورۃ الصف آیت نمبر۶۱)

"وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ بھیجا۔
راہ دکھانے والا بنا کر بھیجا۔"

اب راہ وہی دکھا سکتا ہے جو خود پہلے اس راہ سے واقف ہو۔

اور اس نے منزل تک پہنچنے کے سب راستے اور منزل کو ملاحظہ کیا ہو۔ حضور علیہ السلام راہ حق کی رہنمائی فرماتے ہیں تو اگر آپ نے حق اور حق تک پہنچنے والے تمام راستوں کو ملاحظہ فرمایا ہوگا تو رہنمائی فرمائیں گے۔ اسی لیے شب معراج حق تعالیٰ نے اپنا اور اپنے تک پہنچنے والے تمام راستوں کا مشاہدہ کروانے کے لیے مقرر فرمادی اور جب حضور ﷺ نے یہ مشاہدہ فرمالیا تو

اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمادیا:

"یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا."

(پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر۴۵)

"اے غیب کی خبریں دینے والے یقیناً ہم نے آپ کو مشاہدہ فرمانے والا بنا کر بھیجا ہے۔"

اور حضور علیہ السلام نے مشاہدۂ ذات باری تعالیٰ کا اعلان یوں فرمایا:

"رَاَیْتُ رَبِّیْ فِیْۤ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ." (ترمذی شریف جلد ثانی ص ۱۵۵)

وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ:

"اور دین حق کے ساتھ۔"

Marfat.com

یعنی اپنے محبوب کو ہادی اور دین حق کا معلم و مبلغ بنا کر بھیجا۔

کیوں؟

کس لیے؟

"تا کہ وہ غالب کر دے اس دین حق کو تمام دینوں پر۔"

یعنی کہ مخاصمت کی سبیل پر نہیں بلکہ ایسی سبیل کہ جس پر سب دین جمع ہو جائیں اور تمام شریعتیں اس میں ایسے ہی آ جائیں، جیسے سمندر میں قطرات آ جاتے ہیں۔

جب قطرات سمندر میں آ جائیں تو ان کی اپنی حیثیت ختم ہو جاتی ہے اور ذاتی شناخت گم ہو جاتی ہے۔

حالانکہ ان کا وجود اس سمندر میں موجود ہوتا ہے۔ جیسے ستارے آسمان پر موجود ہوتے ہیں مگر سورج کے طلوع ہونے پر نظر نہیں آتے۔ اسی طرح سب دین موجود بھی ہوں گے۔

مگر دین مصطفویہ ﷺ کے سامنے نظر نہیں آئیں گے اور ان کی اپنی شناخت ختم ہو جائے گی اور ان سب کا وجود دین مصطفویہ ﷺ کے اندر موجود رہے گا کیونکہ وہ اجزا تھے اور یہ دین ان سب اجزاء کا مجموعہ

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی ﷺ
بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں!
شمع وہ لے کے آیا ہمارا نبی ﷺ

دین کامل ہو گیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

"اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا." (پ ۶ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۳)

Marfat.com

"آج میں نے مکمل کر دیا ہے تمہارے لیے تمہارا دین اور پوری کر دی ہے تم پر اپنی نعمت اور میں نے پسند کر لیا ہے تمہارے لیے اسلام کو بطور دین۔"

فلسفہ معراج:

حضور علیہ السلام کی شب معراج مسجد اقصیٰ میں امامت انبیاء اسی کا اظہار تھا کہ نماز دین محبوب ﷺ کی۔ امام خود محبوب ﷺ۔

تمام ادیان کے رہنماؤں نے حضور کی اقتداء میں نماز پڑھ کر اسی بات کا اظہار کیا کہ دینِ مصطفےٰ ﷺ دینِ کامل ہے۔ اور مصطفےٰ ﷺ امام کامل ہے۔

یہ جامع وخاتم ادیان ہے اب تا قیام قیامت اسی کا دین چلے گا اور اسی کی ختم نبوت حتیٰ کہ عیسیٰ علیہ السلام بھی جلوہ گر ہوں گے تو اسی کی نبوت اور دین کی پیروی کریں گے۔

وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ:

"خواہ سخت ناپسند کریں اس کو مشرک۔"

یعنی حضور علیہ السلام کا تمام انبیاء کی امامت کروانا اور دین مصطفےٰ ﷺ کا سب ادویان پر غالب ہونا اگرچہ مشرکوں کو اچھا نہ لگے۔

اگرچہ وہ اس معراج جسمانی اور نماز کی امامت اور غلبہ دین حق کا انکار ہی کریں، پھر بھی ہم نے اسے بھیجا ہے اور ہم اس (محبوب ﷺ) کی شان بلند کرتے ہی رہیں گے۔

چوتھی حکمت:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

"یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا۔" (پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۵)

Marfat.com

''اے نبی ﷺ بے شک ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا۔''

حضور علیہ السلام ذات باری۔ جنت۔ ملائکہ۔ وغیرہ کے گواہ ہیں اور گواہی اس وقت تک کامل نہیں ہوتی جب تک گواہ چشم دید نہ ہو۔

مثلاً میرے ساتھ ایک واقعہ پیش آیا جسے سن کر آپ اندازہ فرمائیں گے کہ گواہی چشم دید گواہ کی کامل ہوتی ہے۔

ماہ شعبان المعظم کی انتیس تاریخ تھی۔

رمضان المبارک کا چاند نظر آنے یا نہ آنے کا شور وغوغا تھا۔

علماء کرام اپنی اپنی جگہ رویت ہلال کی عینی شرعی گواہی کے لیے دو شاہد و عادل حضرات کے منتظر تھے۔

میں بھی اپنے مقام پر بیٹھا تھا اسی بات کا منتظر کہ شریعت کے مطابق دو گواہ چاند کے ہونے یا نہ ہونے کی گواہی دیں تو میں لاؤڈ سپیکر میں اعلان کروں کہ چاند نظر آ گیا ہے۔

لہٰذا نماز تراویح ادا کی جائے گی۔

نمازی حضرات جلدی مسجد میں پہنچیں۔

اچانک ایک آدمی بالغ عاقل شریعت کا پابند آیا اور اس نے کہا۔

''مولانا چاند نظر آ گیا ہے، میں گواہی دیتا ہوں۔''

میں نے عرض کیا حضور آپ گواہی دیتے ہیں تو فرمایئے آپ نے اپنی آنکھوں سے چاند دیکھا ہے؟

اس نے کہا:

''نہیں مولانا میں نے تو کسی سے سنا ہے کہ چاند نظر آ گیا ہے۔''

میں نے اعلان نہ کیا اور پھر منتظر رہا کہ شاید کوئی شرعی و عینی گواہی مل جائے۔

ایک اور صاحب تشریف لائے اور انہوں نے بھی وہی کچھ فرمایا:

Marfat.com

جو پہلے صاحب نے کہا تھا۔

تب میں اعلان کرنے کے لیے اٹھا ہی تھا کہ آواز آئی۔

''مولانا ٹھہریئے ابھی اعلان نہ کیجئے۔''

وہ میرے استاد محترم تھے۔

میں نے عرض کیا، کیوں نہ کروں؟ فرمایا:

''اس لیے کہ ابھی شرعی عینی گواہی میسر نہیں ہے۔ کیونکہ یہ شہادت جس پر آپ اعلان کر رہے ہیں۔ سماعی ہے۔ عینی نہیں ہے۔''

عشاء کی اذان کے وقت پھر ایک صاحب نے گواہی دی اور کہا کہ چاند نظر آ گیا ہے۔

تقریباً عشاء کی نماز تک بیسیوں آدمی آئے اور گواہی دیتے رہے کہ چاند نظر آ گیا ہے۔

سب سے پوچھا آپ نے چاند کو دیکھا ہے۔

سب نے کہا نہیں، بلکہ کسی سے سنا ہے۔

اب اس قدر شہادتوں کے بعد بھی میں اعلان نہ کر سکا کیوں کہ وہی آواز پھر آئی۔ ''رکئے مولانا'' کیوں؟

میں نے کہا: اب تو بیسیوں شہادتیں مل چکی ہیں۔

اب اعلان کیوں نہ کروں؟

آواز آئی: اس لیے کہ اب تک شہادت عینی میسر نہیں ہے اور سرکار دو عالم ﷺ کا ارشاد ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ

''سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا رَئَیْتُمُوْہُ فَصُوْمُوْا وَاِذَارَئَیْتُمُوْہُ فَاَفْطِرُوْا.'' (بخاری اول ص ۲۵۵)

میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم خود چاند دیکھو تو روزہ

Marfat.com

رکھواور خود دیکھوتو افطار کرو۔

اسی طرح ترمذی شریف میں بھی ہے کہ

"صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا بِرُؤْيَتِهٖ."

(ترمذی شریف جلد اول ص ۸۷)

لہٰذا آپ بغیر دیکھے اعلان نہیں کر سکتے خواہ آدھی رات سے زیادہ گزر جائے۔

لہٰذا انتظار کرو شاید وہ گواہ آ جائے جس نے اپنی آنکھوں سے چاند کو دیکھا ہو؟

تھوڑی دیر گزری؟

دو آدمی باشرع تشریف لائے اور انہوں نے کہا۔

"مولانا اعلان کیجئے، ماہ رمضان اور نماز تراویح کا۔"

میں نے کہا؟...... کیوں! کہا:

"ہم گواہی دیتے ہیں کہ چاند نظر آ گیا ہے۔"

میں نے پوچھا:

"کیا تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔"

کہا: "جی ہاں، ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔"

میں اٹھا اور اعلان کر دیا۔

"حضرات چاند نظر آنے کی عینی اور شرعی گواہی مل گئی ہے۔ لہٰذا اب شہادت کی تکمیل ہو چکی ہے۔ آیئے اور نماز تراویح ادا کریں۔"

بلا تشبیہ و مثال ایک لاکھ کئی ہزار انبیاء کرام علیہم السلام نے گواہی دی۔

"لوگو اللہ ایک ہے۔"

قوم نے پوچھا: کیا آپ نے دیکھا ہے؟

آپ جو گواہی دے رہے ہیں کہ اللہ ایک ہے تو گواہی عینی معتبر ہوتی ہے کیا آپ نے اپنی آنکھوں سے اللہ کو دیکھا ہے؟

Marfat.com

جواب آتا نہیں۔

ہم نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا۔

قوم موسیٰ علیہ السلام کا مطالبہ:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ

لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً (پ ا سورۃ البقرہ آیت نمبر ۵۵)

''ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے تم پر جب تک ہم دیکھ نہ لیں گے۔ اللہ کو ظاہر۔''

موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا:

یا اللہ یہ قوم تجھے دیکھنا چاہتی ہے۔

اس کے بغیر ایمان لانے پر راضی نہیں۔

فرمایا: پیارے کلیم اُن میں سے بندوں کو چن کر کوہ طور پر لے آؤ۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پہلے ستر (۷۰) ہزار پھر سات (۷) ہزار پھر سات (۷) سو۔ اور پھر ان میں سے ستر (۷۰) آدمیوں کو چنا اور ان کو ساتھ لے کر کوہ طور پر حاضر ہوئے۔

موسیٰ علیہ السلام کی درخواست:

عرض کیا: باری تعالیٰ ان ستر آدمیوں کو ساتھ لے آیا ہوں۔ لہٰذا اب ہمیں اپنا مشاہدہ کروا۔

قرآن کریم اس واقعہ کو نقل فرماتا ہے کہ عرض کیا۔

''رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْكَ.'' (پ ۹ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۴۳)

اے میرے ربّ! مجھے دیکھنے کی قوت دے تا کہ تجھے دیکھ سکوں۔

کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں!

کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبین نیاز میں

Marfat.com

اللہ کریم کا جواب:

جواب آیا، اے کلیم اللہ

"لَنْ تَرَانِیْ وَلٰکِنِ انْظُرْ اِلَی الْجَبَلِ."

(پ۹ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۴۳)

"تم ہرگز مجھے نہیں دیکھ سکتے، البتہ دیکھو اس پہاڑ کی طرف۔"

نکتہ:

اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں نہیں دکھاتا۔

کیونکہ اگر یہ فرماتا تو پندرہویں صدی کے بے دین ملاؤں کو یہ دلیل مل جاتی کہ دیکھو پیغمبر کو جھڑک دیا اور دعا قبول نہ کی۔

اس لیے فرمایا: اے کلیم علیہ السلام میں تری دعا کو قبول کرتا ہوں اور تجھے اپنا جمال مشاہدہ کرواتا ہوں، مگر تیری آنکھ میرے جمال کی متحمل نہ ہو سکے گی، اس لیے پہاڑ کی طرف دیکھو وہاں میری تجلّی کا ظہور ہوگا۔

وہ اپنا جلوہ اولیاء اکرامؒ سے بھی دکھا سکتا ہے:

بے دین ملاں بتا اگر وہ اپنا جلوہ پہاڑ سے دکھا سکتا ہے تو اولیاء کرام سے کیوں نہیں دکھا سکتا۔

سچ فرمایا: مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ نے کہ

ے پیر کامل صورت ظل الٰہ!
یعنی دید پیر دید کبریا

فرمایا:

اے میرے کلیم علیہ السلام پہاڑ کی طرف دیکھو۔

"فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَکَانَهٗ فَسَوْفَ تَرَانِیْ."(پ۹ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۴۳)

Marfat.com

''اگر یہ پہاڑ اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو ضرور تم بھی مجھے دیکھ سکو گے۔''

حضرت کلیم اللہ نے پہاڑ کی طرف دیکھا تو رب نے تجلی فرمائی۔

قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ

''فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا۔''

(پ۹ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۴۳)

''پھر جب تجلی ڈالی ان کے رب نے پہاڑ پر تو کر دیا اسے پاش پاش اور گر پڑے موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر۔''

تین (۳) کام ہوئے:

نور صفاتی کی ایک معمولی تجلی سے تین (۳) کام ہوئے۔

۱- پہاڑ ہلا۔

۲- بشر مرا۔

۳- موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہوئے۔

پتہ چلا پیغمبر عام آدمی کی مثل نہیں ہوا کرتے۔ اگر موسیٰ علیہ السلام بھی ''بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ'' ہوتے تو جیسے دوسرے ستر مر گئے وہ بھی مر جاتے مگر ایسا نہیں ہوا۔

آپ مرے نہیں بلکہ بے ہوش ہوئے پتہ چل گیا۔

صفاتی نور کی تجلی کو دیکھ کر مرنے والے بشر ہوتے ہیں۔

صفاتی نور کی تجلی برداشت کرنے والے پیغمبر علیہ السلام ہوتے ہیں۔

اور

صفاتی نور کی تجلی کو دیکھ کر بیہوش ہو جانیوالا کلیم اللہ علیہ السلام ہے۔

ذاتی نور کو دیکھ کر آنکھ نہ جھپکنے والا حبیب اللہ ﷺ ہے۔

جب حضرت کلیم اللہ ہوش میں آئے تو دیکھا۔ ارد گرد ارواح انبیاء علیہم السلام بھی یہ تقاضہ کر رہی ہیں کہ اَرِنِیْ۔ اَرِنِیْ اَرِنِیْ۔

Marfat.com

ہمیں بھی دکھا۔
ہمیں بھی دکھا۔
ہمیں بھی دکھا۔

قریب ایک سفید پتھر پڑا ہوا ہے۔ جس پر لکھا ہوا ہے۔

"یَا مُوْسٰی لَا تقربُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ."

"اے موسیٰ مال یتیم کے قریب نہ جاؤ۔"

عرض کیا: یا اللہ!

میں سمجھا نہیں کہ یہ یتیم کون ہے اور مال سے مراد کیا ہے؟

فرمایا: یتیم سے مراد حضرت آمنہ کا دریتیم میرا محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ ہے اور مال سے مراد یہ خواہش ہے کہ جو تم نے کی ہے۔

ادھر تمام انبیاء بھی یہی خواہش کر رہے ہیں، لیکن سنو!

؎ نہ تیری آنکھ دیکھے اور نہ چشم انبیاء علیہ السلام دیکھے
مجھے دیکھے تو اے موسیٰ علیہ السلام نگاہ مصطفیٰ ﷺ دیکھے

الغرض!

قوم موسیٰ علیہ السلام کو بھی جواب نفی میں ملا۔

"عَلٰی ھٰذَا الْقِیَاسِ." ہر نبی علیہ السلام کی قوم نے یہی سوال کیا اور جواب نفی میں پایا۔

ابراہیم علیہ السلام کی درخواست:

حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے عرض کیا مولا

"رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی، قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی."

(پ ۳ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۶۰)

اور یاد کیجئے جب عرض کی ابراہیم علیہ السلام نے

Marfat.com

اے میرے پروردگار تو دکھا مجھ کو کہ تو کیسے مردے زندہ فرماتا ہے۔

فرمایا کیا تم اس پر یقین نہیں رکھتے۔

عرض کیا کیوں نہیں۔

اے مولیٰ اگر مجھے اس پر یقین نہ ہوتا تو میں نمرود کے بھرے دربار میں یہ کیوں کہتا کہ

"رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیِی وَ یُمِیْتُ." (پ۳ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۵۸)

"کہ میرا رب وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے۔"

لہٰذا اس پر ایمان تو میرا ہے۔

فرمایا: پھر سوال کیوں کرتے ہو؟ عرض کیا:

"وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ." (پ۳ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۶۰)

"تا کہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔"

اور عاشق صادق محبّ کامل کا دل تب مطمئن ہوتا ہے جب اسے دیدار محبوب اور وصل معشوق ہو جائے تو گویا کہ عرض کیا مولا

ایمان تو میرا ہے کہ تو مردے زندہ فرماتا ہے اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ عزرائیل علیہ السلام تیرے حکم سے موت دیتے ہیں مگر میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ تو خود (بے واسطہ کے) مردے کیسے زندہ فرماتا ہے تا کہ جب تو خود میرے سامنے مردے زندہ فرمائے تو تیرا میں دیدار کرلوں اور جب میں تجھے دیکھ لوں گا تو میرا دل مطمئن ہو جائے گا۔

تو اللہ تعالیٰ نے انہیں کے ہاتھ سے مردے زندہ کروائے لیکن دیدار نہ بخشا گویا یہی انہیں بھی فرمایا کہ

؎ نہ تیری آنکھ دیکھے اور نہ چشم انبیاء علیہم السلام دیکھے
مجھے دیکھے تو اے پیارے نگاہ مصطفیٰ ﷺ دیکھے!

Marfat.com

اس لیے اللہ تعالیٰ نے شب معراج حضور ﷺ کو اپنے پاس بلوایا کہ اے پیارے محبوب ﷺ آؤ اور اپنے سر کی آنکھوں سے میرا جمال فرمالو۔ تاکہ جب قوم آپ سے پوچھے کہ کیا آپ نے اللہ کو دیکھا ہے۔

تو آپ بے دھڑک فرماؤ ہاں دیکھا ہے۔ اس طرح شہادت عینی سے شہادت کی تکمیل ہو جائے۔

چنانچہ حضور ﷺ نے فرمایا: اے قوم اللہ ایک ہے۔

قوم نے کہا کیا آپ نے دیکھا ہے۔ فرمایا ہاں

"رَئَیْتُ رَبِّی فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ." (ترمذی شریف جلد ثانی ص ۱۵۵)

"میں نے اپنے رب کو بڑی احسن صورت میں دیکھا۔"

اور پھر اعلان باری تعالیٰ ہو گیا کہ

"یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا."

(پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۵)

"اے محبوب ﷺ بے شک ہم نے آپ کو مشاہدہ فرمانے والا بنا کر بھیجا ہے۔"

انداز خطیبانہ:

افتخار ملت شہنشاہ خطابت میرے مخدوم و محترم حضرت قبلہ صاحبزادہ افتخار الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ

"میں نے عالم تصور میں ایک عیسائی سے پوچھا۔

خدا ہے؟

اس نے کہا — جی ہاں ہے۔

میں نے پوچھا — آپ نے دیکھا؟

اس نے کہا — جی نہیں۔

پوچھا: — تو پھر آپ کو کیسے اس کا پتہ چلا؟

Marfat.com

اس نے کہا: میں نے اپنے پادری سے سنا ہے کہ خدا ہے۔

میں اس پادری کے پاس پہنچا اور اس سے پوچھا۔

اے پادری صاحب

خدا ہے؟

کہا جی ہاں ہے۔

پوچھا آپ نے دیکھا؟

کہاں جی نہیں

پوچھا پھر تمہیں کیسے معلوم ہوا؟

کہا میں نے اپنے پوپ سے سنا کہ خدا ہے۔

میں اس پوپ کے پاس گیا اور اس سے سوال کیا۔

اے پوپ صاحب

خدا ہے؟

کہا جی ہاں ہے۔

پوچھا آپ نے اسے دیکھا؟

کہا جی نہیں

پوچھا پھر آپ کو کیسے اس کا علم ہوا؟

کہا: مجھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پتہ چلا کہ خدا ہے۔

میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ مقدسہ میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا۔

خدا ہے؟

فرمایا ہاں ہے۔

عرض کیا حضور آپ نے دیکھا ہے۔

فرمایا نہیں

Marfat.com

عرض کیا — پھر آپ کو کیسے پتہ چلا کہ خدا ہے۔

فرمایا — مجھے جبرائیل علیہ السلام نے بتایا خدا ہے۔

اسی طرح میں تمام انبیائے کرام علیہم السلام کے پاس حاضر ہو کر پوچھتا رہا۔

خدا ہے؟

جواب ملا — ہاں ہے۔

پوچھا — آپ نے دیکھا ہے؟

جواب ملا — نہیں

پوچھا — پھر آپ کو کیسے پتہ چلا؟

جواب ملا — جبرائیل علیہ السلام سے

وہ کہتا ہے خدا ہے تو ہم بھی کہتے ہیں خدا ہے۔

میں نہایت عاجزی اور فروتنی سے اپنے آقا امام الانبیاء علیہ السلام کی بارگاہ بے کس پناہ میں پہنچا اور عرض کیا آقا ﷺ

خدا ہے؟

فرمایا — ہاں ہے۔

عرض کیا — آپ نے دیکھا ہے۔

فرمایا — ہاں میں نے دیکھا ہے۔

"رَأَيْتُ رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ" (مشکوٰۃ شریف ص ۶۹، ۷۰)

"میں نے اپنے رب کو بڑی احسن صورۃ میں دیکھا ہے۔"

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی بول اٹھے

خلق سے اولیاء، اولیاء سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

اور حضرت اکبر وارثی نے فرمایا:

Marfat.com

ے اور نبیوں کا یہ مرتبہ ہی نہیں!
عرش اعظم پہ کوئی گیا ہی نہیں
ایسا رتبہ کسی کو ملا ہی نہیں!
جیسا رتبہ تیرا آج کی رات ہے

ختم نبوت کا فلسفہ:

لہٰذا اب گواہی کی تکمیل ہوگئی۔

ہمارے آقا ﷺ و مولا اپنی آنکھوں سے خدا کو دیکھ آئے اور اس کے بعد اب کسی گواہ کی ضرورت باقی نہ رہی۔

اسی لیے نبوت آپ پر ختم ہوگئی۔

نبی تو تب آئے جب کسی اور گواہی کی ضرورت ہو۔

جب عدالت ختم۔

گواہی ختم۔

دعویٰ توحید ثابت۔

اب کوئی گواہ کیونکر آئے۔

اور اگر کوئی اپنے آنے کا اعلان کرتا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ کذاب ہے، دجال ہے کیونکہ قرآن کریم نے فرمایا:

"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ." (پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر۴۰)

"نہیں ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کسی کے باپ تمہارے مردوں میں سے بلکہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔"

حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: نبوت کے مکان کی پہلی اینٹ حضرت آدم علیہ السلام تھے اور آخری اینٹ میں ہوں۔ (بخاری)

Marfat.com

میرے بعد کوئی نبی ﷺ نہیں ہے۔

؎ فتح باب نبوت پہ روشن درود
ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام

پانچویں حکمت:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

”تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ.“ (پ۳ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۵۳)

”یہ سب رسول ہم نے فضیلت دی ہے (ان میں سے) بعض کو بعض پر ان میں سے کسی سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا۔ اور بلند کئے ان میں سے بعض کے درجے۔“

حضرات گرامی!

تمام انبیائے کرام اور جملہ رسل عظام صاحبان کمالات وفضائل ہیں پھر ان میں سے بعض افضل اور پھر ان میں اللہ کے ساتھ کلام کرنے والے اور پھر ان سے بھی افضل۔

ہمارے آقا و مولا جو کہ تمام انبیاء سے افضل ہیں، جیسا کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی فرماتے ہیں کہ

؎ خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ!
سارے اونچوں سے اونچا سمجھئے جسے
ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی ﷺ

حضرات محترم!

نفس نبوت و رسالت میں سب انبیاء رسل برابر ہیں مگر بعض خصوصیات کی وجہ

Marfat.com

سے ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں۔

مثلاً فرمایا:

مِنۡهُمۡ مَّنۡ كَلَّمَ اللّٰهُ

ان میں سے کسی سے اللہ نے کلام فرمایا۔

اور وہ کون ہیں؟......فرمایا:

"وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوۡسٰى تَكۡلِيۡمًا." (پ۶ سورۃ النساء آیت نمبر ۱۶۴)

اور کلام فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے خاص کلام۔

شان کلیم اللہ علیہ السلام:

اللہ تعالیٰ نے ڈائریکٹ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا:

کیونکہ اس آیت میں لفظ تکلیماً مصدر ہے۔

اور مصدر کا ذکر یہاں تاکید اور رفع احتمال مجاز کے لیے ہے یعنی کہ کوئی یہ نہ خیال کرے کہ اللہ تعالیٰ کی گفتگو موسیٰ علیہ السلام سے بذریعہ فرشتہ ہوئی اور کلام کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف مجازی ہے بلکہ حقیقتاً اللہ تعالیٰ نے بغیر فرشتہ کے ان کے ساتھ براہ راست کلام فرمایا۔

بڑی فضیلت وشان ہے مگر فرمایا:

"وَرَفَعَ بَعۡضَهُمۡ دَرَجٰتٍ."

"اور بلند کئے ان میں سے بعض کے درجے۔"

یعنی کہ جس طرح ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنے ساتھ کلام سے نوازا ان کو مقام مخصوص درجہ عالیہ ورافعہ عطا فرمایا:

اسی طرح ہم نے دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی اپنی نوازشات کی بدولت ایک دوسرے سے بلند ومخصوص مقامات عطا فرمائے۔

Marfat.com

اسی طرح جیسے ایک دوسرے پر فضائل عطا فرمائے تو سب کو ان کی شان کے مطابق معراج بھی کروائے۔

دو چار مثالیں عرض کرنی چاہتا ہوں۔

آدم علیہ السلام کا معراج:

حضرت آدم علیہ السلام کو فرمایا:

پیارے آدم علیہ السلام!

جی یا اللہ۔

تمہارے ساتھ ملاقات کرنی ہے۔

مولا: میں حاضر ہوں۔

فرمایا: علیحدہ کرنی ہے۔

یا اللہ: پھر کیا حکم ہے۔

فرمایا:

"یٰاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ" (پ ا سورۃ البقرہ آیت نمبر ۳۵)

"اے آدم علیہ السلام رہو تم اور تمہاری بیوی جنت میں۔"

چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کی معراج جنت میں ہوئی۔

ابراہیم علیہ السلام کا معراج:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرمایا:

پیارے ابراہیم علیہ السلام۔

جی یا اللہ!

تمہارے ساتھ ملاقات کرنی ہے۔

مولا میں حاضر ہوں۔

فرمایا: علیحدگی چاہئے۔

Marfat.com

یا اللہ! پھر کیا حکم ہے۔

فرمایا: تم آگ میں آ جاؤ۔

جب یہ آگ میں گئے تو حکم فرما دیا۔

"یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ."

(پ۱۷ سورۃ انبیاء آیت نمبر ۶۹)

اسماعیل علیہ السلام کا معراج:

حضرت اسماعیل علیہ السلام سے فرمایا:

پیارے اسماعیل علیہ السلام آپ سے ملاقات کرنی ہے۔

یا اللہ میں حاضر ہوں۔

فرمایا: علیحدگی میں کرنی ہے۔

یا اللہ! حکم۔

فرمایا چھری کے نیچے آ جاؤ۔

فرمایا:

"فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ." (پ۲۳ سورۃ الصافات آیت نمبر ۱۰۳)

"پس جب دونوں نے سر اطاعت خم کر دیا اور باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹا دیا۔"

چنانچہ وہاں حضرت اسماعیل علیہ السلام کو معراج ہوئی۔

حضرت یونس علیہ السلام کی ملاقات:

حضرت یونس علیہ السلام کو فرمایا:

پیارے یونس علیہ السلام۔

یا اللہ! حکم۔

تم سے ملاقات کرنی ہے۔

Marfat.com

یا اللہ! حاضر ہوں۔

علیحدگی میں کرنی ہے۔

یا اللہ فرما۔

فرمایا: مچھلی کے پیٹ میں آجاؤ۔

چنانچہ وہ مچھلی کے پیٹ میں آگئے۔

اللہ فرماتا ہے:

"وَذَالنُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا."

اور یاد کرو ذالنون (مچھلی والے) کو جب وہ چلا یا غضبناک ہوکر۔

چنانچہ مچھلی کے پیٹ میں ان سے ملاقات کر کے انہیں معراج کروائی۔

غرضیکہ ہر نبی علیہ السلام کو اس کی شان کے مطابق معراج کرایا۔

حضرت آدم علیہ السلام کو	جنت میں
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو	نارِ نمرود میں
حضرت اسماعیل علیہ السلام کو	چھری کے نیچے
حضرت یونس علیہ السلام کو	مچھلی کے پیٹ میں
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو	کوہِ طور پر
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو	چوتھے آسمان پر

جب محبوب کی باری آئی تو فرمایا:

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے:

محبوب ہر نبی کو ہم نے اس کی شان کے مطابق معراج کرایا اور اس سے ہم نے ملاقات فرمائی۔

پیارے محبوب تم سے بھی ملاقات کرنی ہے اور تخلیہ میں کرنی ہے۔

عرض کی مولا!

Marfat.com

آدم علیہ السلام سے جنت میں ملاقات فرمائی۔
کوئی سنے نہ سنے جنت کے پتے تو سنتے تھے۔
ابراہیم علیہ السلام سے نار نمرود میں ملاقات فرمائی۔
کوئی سنے نہ سنے آگ تو سنتی تھی۔
اسماعیل علیہ السلام سے چھری اور رسہ کے نیچے ملاقات فرمائی۔
چھری اور رسہ تو سنتا تھا۔
یہ تخلیہ نہ ہوا۔
تنہائی نہ ہوئی۔
راز و نیاز تو تب ہو سکتے ہیں کہ جب یا تو ہو یا میں ہوں اور بس فرمایا محبوب۔

تم نہ جنت میں	آؤ۔
نہ نار نمرود میں	آؤ۔
نہ چھری کے نیچے	آؤ۔
نہ مچھلی کے پیٹ میں	آؤ۔
نہ کوہ طور پر	آؤ۔
نہ چوتھے آسمان پر	آؤ۔

بلکہ تم وہاں آؤ جہاں، یہاں، وہاں، کہاں ہے ہی نہیں۔
نہ کوئی سمت۔
نہ کوئی جگہ۔
نہ کوئی مکاں نہ کوئی زماں۔

؎ آنجا کہ جائے نیست تو آنجار سیدہ ای
آں را کہ کس نہ دید توآں رابدیدہ ای!

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمتہ نے نقشہ کھینچا۔

Marfat.com

آپ فرماتے ہیں۔

سراغ این و متیٰ کہاں تھا نشان کیف والیٰ کہاں تھا!!
نہ کوئی راہی نہ کوئی ساتھی نہ سنگ منزل نہ مرحلے تھے

فرمایا: ہم نے بعض رسولوں کو بعض پر فضیلت دی۔ بعض کے ساتھ کلام فرمایا اور بعض اس سے بھی درجہ میں بڑھ گئے کہ ان کے ساتھ کلام ہی نہیں فرمایا بلکہ انہیں اپنے حسن و جمال کا بے حجاب مشاہدہ کروایا۔

اللہ اللہ شہہ کونین جلالت تیری:

حضرات گرامی!

سرکار دو عالم ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ ہر نبی علیہ السلام کے دو وزیر زمین پر اور دو آسمان پر ہوا کرتے ہیں، میرے بھی ہیں۔

"فَاَمَّا وَزِيْرَ اىَ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرَائِيْلُ وَمِيْكَائِيْلَ وَاَمَّا وَزِيْرَ اىَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ."

"میرے آسمانی وزیر جبرائیل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام اور میرے زمینی وزیر ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔"

(ترمذی شریف جلد ثانی ص ۲۰۹)

سرکار علیہ السلام کی حکومت کا ایک صوبہ عرش ہے اور دوسرا فرش۔

اللہ اللہ شہہ کونین جلالت تیری!
فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری

چھٹی حکمت:

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

محبوب زمین کے صوبے میں تو آپ جلوہ افروز رہتے ہی ہیں، آؤ اور معراج کی شب اپنا دوسرا صوبہ آسمان و عرش بھی دیکھ جاؤ اور عرشیوں کو بھی اپنے حسن لازوال

Marfat.com

کے دیدار سے مشرف فرما جاؤ۔

ساتویں حکمت:

سرکار دو عالم علیہ السلام نے اعلان توحید فرمایا۔

کفار نے پتھر مارے۔

راستے میں کانٹے بچھائے۔

سارے محلّہ کا کوڑا کرکٹ اکٹھا کر کے حضور ﷺ پر ڈالا۔

اوجھ نماز پڑھتے ہوئے سرکار ﷺ پر پھینکی۔

مظالم کے پہاڑ توڑے۔

حتیٰ کہ حضرت ابوطالب سے کہا کہ اپنے بھتیجے کو روک لو اور کہہ دو کہ وہ ہمارے خداؤں کو برا نہ کہے ورنہ ہم یہ فیصلہ خود کر لیں گے۔ حضرت ابوطالب نے آپ کو بلایا اور کہا:

بلایا آپ کو نرمی سے بولے جان عم دیکھو ؎
تمہیں لازم ہے ڈالو اس چچا پر بار کم دیکھو
تم اپنے دین کی تلقین کو رہنے دو جانے دو
بڑھاپے میں ہماری شان پر دھبہ نہ آنے دو
میں بوڑھا ہوں اکیلا کل عرب سے لڑ نہیں سکتا
میں اڑ بھی جاؤں تو سارا قبیلہ اڑ نہیں سکتا

سرکار دو عالم علیہ السلام نے جب چچا کی یہ بات سنی تو فرمایا:

قسم اللہ کی سارا جہاں بھی ہو اگر دشمن ؎
یہ سب شیطان کے ساتھی بڑھیں ہو کر بہ شر دشمن
جفا و ظلم کی آندھی چلے طوفان آ جائیں
مٹانے کو میرے شداد اور ہامان آ جائیں

Marfat.com

میں سچا ہوں تو بس میرے لیے میرا خدا بس ہے
کسی امداد کی حاجت نہیں اس کی رضا بس ہے
خدا کے کام سے میں باز ہرگز رہ نہیں سکتا
یہ بت جھوٹے ہیں میں جھوٹوں کو سچا کہہ نہیں سکتا

حضرت ابو طالب نے یہ جواب سن کر عرض کیا۔

کہا اے جان عم میں اب کسی سے ڈر نہیں سکتا!
جہاں میں کوئی تیرا بال بیکا کر نہیں سکتا!

ادھر حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا غم خواری کیا کرتیں مگر ایک ہی سال میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت ابو طالب کا وصال ہو گیا۔ سرکار ﷺ کو بہت غم ہوا۔ اس سال کا نام عام الحزن رکھ دیا گیا۔

سرکار دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اعلان توحید نے ایوان باطل میں کھلبلی مچا دی تو سرداران عرب نے بچے سرکار ﷺ کے پیچھے لگا دیئے پتھر برسائے گئے۔

سرکار ﷺ کو اس بات کا غم ہوا کہ میں تو انہیں ایک خدا کی طرف بلاتا ہوں اور یہ مجھے پتھر مارتے ہیں۔

حضرت امیر حمزہؓ کا اسلام لانا:

ایک دن ابو جہل نے سرکار ﷺ کو سر بازار مارا۔

حضرت امیر حمزہ کو پتہ چلا تو ننگی تلوار لے کر سرکار ﷺ کی بارگاہ میں آئے اور کہا بھتیجے بتا تجھے کس نے مارا ہے۔ میں اس سے بدلہ لوں گا۔

فرمایا: چچا جان میرے کان سے منہ لگا کر کلمہ پڑھ لو میں سمجھوں گا مجھے بدلہ مل گیا۔

ادھر محبوب دکھوں میں بھی تبلیغ توحید و رسالت فرما رہا تھا کہ ادھر اللہ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام ...... وہ دیکھو۔

Marfat.com

؎ جانی یار نوں کافراں دکھ دتے
دے تسلیاں دل پر چاؤ ناں ایں
جو وی مال خزانڑا کول میرے
کملی والے دی جھولی وچہ پاؤنا ایں!

جاؤ میرے محبوب ﷺ کو بلا کر لاؤ۔

میں خود اس پر دست رحمت رکھوں گا اور اسے تسلیاں خود دوں گا۔ انسے اپنی امت کا غم ستاتا رہتا ہے۔ میں آج امت کی بخشش کا پروانہ اسے دے کر راضی کروں گا اور وعدہ کروں گا کہ آپ کی امت کو بخش دیا جائے گا۔

؎ تمہیں امت کا غم ہے بخش دیں گے وعدہ کرتے ہیں!
محمد ﷺ ہم کبھی جھوٹی قسم کھایا نہیں کرتے!

آؤ آؤ محبوب ﷺ۔

امت کے گناہ تو تم نے ملاحظہ فرمائے ہیں۔ آؤ میری رحمت کے خزانے بھی ملاحظہ فرما جاؤ۔ تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ امت کے گناہ زیادہ ہیں یا میری رحمت کے خزانے۔

اور آؤ آؤ جنت و جہنم پل صراط ہر چیز کا مشاہدہ فرمالو تاکہ کل قیامت کے میدان میں گنہگاروں کی بلا کسی خوف کے شفاعت فرما سکو۔

تمہیں حوض کوثر بھی دکھا دوں۔

اے محبوب ﷺ جس سے تیری امت کو سیراب کیا جائے گا۔ تاکہ امت کا غم تیرے دل سے نکل جائے اور فکر امت نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ سرکار پر درود پڑھنے کی بہت زیادہ توفیق عطا فرمائے۔

آمین!

"وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ."

Marfat.com

تیسرا خطبہ

مِنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ
اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصٰی

مسجد اقصیٰ تک

Marfat.com

خطبہ:

اَلْحَمْدُ لِاَهْلِهٖ وَالصَّلٰوةُ لِاَهْلِهَا

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمِ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمِ۔

درود شریف:

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

حضرات محترم!

پچھلے جمعۃ المبارک کے خطبہ میں فلسفہ معراج بیان کیا گیا تھا اور آج واقعہ معراج شروع کیا جاتا ہے۔ جمعۃ المبارک کے اس مختصر وقت میں جتنا بیان ہوسکا کردیا جائے گا۔

بقایا مضمون انشاء اللہ العزیز اگلے جمعہ کو بیان کردیا جائے گا۔

شب معراج:

حضرات محترم!

آج سے ساڑھے چودہ سو سال قبل رجب کا ماہ مبارک تھا۔ ۲۶ رجب کا دن

Marfat.com

گزر چکا تھا اور ستائیسویں شب رجب کی آمد آمد تھی کہ اللہ کریم نے مصطفیٰ کی تیاری کا حکم دے دیا۔

فرمایا: جبرائیل علیہ السلام

عرض کی لبیک یا جلیل۔

کیا حکم ہے۔

آواز آئی، جلدی کرو۔

جنت کو سجا دو۔

جہنم کو بجھا دو۔

چاند اور ستاروں کی لائٹ زیادہ کر دو۔

حورانِ بہشتی سے کہہ دو کہ وہ اپنے رخساروں پر غارہ مل لیں، اور خوب بن سنور جائیں۔

بادِ نسیم سے کہہ دو کہ آج کی شب ٹھنڈی اور میٹھی میٹھی ہو کر چلنے لگے دنیا کو سکون و قرار بخشے اور اپنی قدرتی مہک سے کائنات کے گوشے گوشے کو مہکا دے۔

"وَيَا جِبْرَائِيْلُ زِدْ مِنْ ضُوْءِ الشَّمْسِ عَلٰى ضُوْءِ الْقَمَرِ مِنْ ضُوْءِ الْقَمَرِ عَلٰى نُوْرِ الْكَوَاكِبِ." (المعراج ص ۷۵)

"اور اے جبرائیل سورج سے روشنی لے کر چاند کی روشنی پر زیادتی کرو اور پھر چاند کی روشنی سے ستاروں کی روشنی بڑھا دو۔"

"وَيَا جِبْرَائِيْلُ اِفْتَحْ اَبْوَابَ الرَّحْمَةِ وَارْفَعِ الْعَذَابَ."

(المعراج مصنفہ حضرت افتخار ملت ص ۷۶)

"اے جبرائیل علیہ السلام آج رحمت کے دروازے کھول دو۔ اور عذاب اٹھا لو۔"

اے میکائیل۔

لبیک یا جلیل کیا حکم ہے۔

Marfat.com

ارشاد ہوتا ہے آج رزق کی تقسیم موقوف کر دو اور اپنے ماتحت ہوا کے تمام فرشتوں سے کہہ دو کہ آج ایسی ٹھنڈی اور میٹھی ہوا چلائیں کہ کائنات میں بسنے والے تمام زی روح میٹھی میٹھی نیند سو جائیں۔

اے جرائیل علیہ السلام!

"خُذْ عَلَمَ الْهِدَايَةِ وَيَامِيكَائِيلُ خُذْ عَلَمَ الْقُبُولِ."

(المعراج ص ۷۶)

"رشد و ہدایت اور حق و صداقت کا پرچم پکڑ لو اور اے میکائیل تم قبولیت کا جھنڈا اٹھا لو"

اے اسرافیل علیہ السلام۔

جی مولا حکم فرماؤ۔

ارشاد ہوتا ہے۔ اے اسرافیل علیہ السلام صور پھونکنے کا فعل موقوف کر دو اور تم بھی معراج کے دولہا کے استقبال کی تیاری کرو۔

اے عزرائیل علیہ السلام!

یا اللہ! حکم فرما۔

"لَا تَقْبِضِ الْاَرْوَاحَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ." (المعراج ص ۷۷)

"آج رات کسی کی روح قبض نہ کرنا"

اور تمام ملائکہ۔

آج تم اپنی اپنی ڈیوٹی چھوڑ دو۔

"لَا تُسَبِّحْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ."

اس رات تسبیح موقوف کر دو۔

اور پہلے آسمان سے دوسرے آسمان تک۔

دوسرے سے تیسرے تک۔

Marfat.com

تیسرے سے چوتھے تک۔

چوتھے سے پانچویں تک۔

پانچویں سے چھٹے تک اور

چھٹے سے ساتویں آسمان تک، درمیان میں راستوں کو سجادو۔

محرابیں بنادو۔

بینرز لگادو۔

دو رویہ ملائکہ کو قطاروں میں کھڑا کردو اور محرابوں پر بینروں پر یہ لکھ کر آویزاں کیا جائے۔

"اَھْلاً وَّ سَھْلاً مَرْحَبًا."

خوش آمدید۔

ہم آنے والے مہمان گرامی کے لیے چشم براہ ہیں۔

اے باد صبا کچھ تو نے سنا مہمان جو آنیوالے ہیں
پلکیں نہ بچھانا راہوں میں ہم آنکھیں بچھانیوالے ہیں

میلاد اکبر میں حضرت اکبر وارثی نے ان انتظامات کا نقشہ یوں کھینچا کہ

بلا وا ہے شب معراج ہے تفصیل سے کہہ دو
کہا حق نے محمدؐ سے کہے جبرائیلؑ سے کہہ دو
پئے تعظیم حاضر ہو کہ آتا ہے میرا پیارا
ہو قرباں ابرووں پہ ان کی اسماعیلؑ سے کہہ دو
کہے یوسفؑ سے عاشق ہو زلیخا کی طرح ان پر
رکھے ہاتھوں پہ اپنے صور اسرافیلؑ سے کہہ دو
کرے سامانِ تشریف آوریٔ سرورِ عالم
نہ بانٹے رزق اتنی دیر میکائیلؑ سے کہہ دو

Marfat.com

ے میرا محبوبؐ آتا ہے قدم بوسی کو حاضر ہو!
کرے موقوف قبض روح عزرائیلؑ سے کہہ دو

حکم خداوندی کے مطابق آسمانوں کے رستوں کو سجایا گیا اور ان رستوں میں محرابیں بنائی گئیں، ان محرابوں پر بینرز آویزاں کئے گئے۔ جن پر مختلف آیات جلی قلم سے لکھی گئی تھیں۔

(نزہت المجالس ص ۱۳۲ جلد دوئم پر علامہ صفوی علیہ الرحمتہ لکھتے ہیں کہ)

آسمانوں پر بینرز

پہلا (۱) آسمان:

"هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلاً مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ آیَاتِهٖ."

دوسرا (۲) آسمان:

"وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ."

تیسرا (۳) آسمان:

"یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا."

چوتھا (۴) آسمان:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا."

پانچواں (۵) آسمان:

"هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ."

Marfat.com

چھٹا (۶) آسمان:

"لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ الرَّحِيْمُ."

ساتواں (۷) آسمان:

"سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَيْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى."

اب یہ انتظام وانصرام دیکھ کر۔

فرشتے کہتے ہیں غلمان کو۔

غلمان کہتے ہیں رضوان کو۔

رضوان کہتے ہیں رحمان کو۔

اے مولا!

فلک پھر کیوں سجایا جارہا ہے۔

آواز آتی ہے تمہیں پتہ نہیں چلا۔

محمد ﷺ کو بلایا جارہا ہے۔

مہہ وانجم بھی مدھم پڑ رہے ہیں
نقاب رخ اٹھایا جارہا ہے

جلوسِ معراج النبی ﷺ

جبرائیل علیہ السلام۔

یا اللہ! حکم۔

فرمایا: جاؤ اور میرے محبوب ﷺ کو میرے پاس لے آؤ۔

اور سنو!

Marfat.com

ایسے ہی نہ لے آنا بلکہ۔
میرے محبوب ﷺ کو آبِ کوثر سے غسل دے کر۔
جنتی لباس پہنا کر۔
براق پہ بٹھا کر۔
پوری بارات بنا کر۔
جلوس نکال کر لانا۔ پتہ چلے دولہاء شب اسریٰ کی سواری آ رہی ہے۔
درۃ الناصحین ص ۱۱۸ پر یہ تفصیل سے درج ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبرائیل علیہ السلام!
ستر ہزار فرشتہ تم اپنے ساتھ لے لو۔
ستر ہزار فرشتہ میکائیل علیہ السلام اپنے ساتھ لے لیں۔
اسی طرح
ستر ہزار فرشتہ اسرافیل علیہ السلام......اور
ستر ہزار ہی عزرائیل علیہ السلام اپنے ساتھ لے لیں اور میرے محبوب ﷺ کے در دولت پر حاضر ہو جاؤ۔
ملاں کہتا ہے جلوس نکالنا بدعت ہے اس سے پوچھو شب معراج یہ فرشتوں نے جو دو لاکھ اسی ہزار ملائکہ کا جلوس نکالا۔ کیا یہ بھی بدعتی ہیں۔
مسجد اقصیٰ میں انبیاء کرام علیہم السلام نے بصورت جلوس سرکار ﷺ کا استقبال کیا ان کے متعلق ملاں کا کیا فتویٰ ہے؟
بموقعہ ہجرت مدینہ کے مسلمانوں نے جلوس نکال کر" یا محمد یا رسول اللہ" کے نعرے لگائے کیا وہ جلوس بھی بدعت تھا؟
بیت المعمور میں ملائکہ نے بصورت جلوس شب اسریٰ کے دولہا کا استقبال کیا۔
کیا خیال ہے وہ بھی بدعتی ہو گئے؟

Marfat.com

بروزِ محشر ملاں جی بھی جلوس کے ساتھ ہوں گے۔

سورہ زمر ملاحظہ ہو۔

"وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا."

"اور لیجایا جائے گا کفار کو جہنم کی طرف گروہ در گروہ۔"

اب بتائیں کہ جلوس پر کیا فتویٰ ہے؟

اور جنتی بھی جلوس نکالیں گے۔ ملاحظہ ہو۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے۔

"وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا."

"اور لیجایا جائے گا اپنے رب سے ڈرنے والوں کو جنت کی طرف گروہ در گروہ۔"

بتائیں ملاں جی کہ جنتیوں کے متعلق کیا فتویٰ ہے۔

کیا وہ بھی بدعتی ہیں؟

کیا صرف ملاں جی ہی سنت کے پیروکار ہیں باقی سب بدعتی۔

؎ یوں نہ نکلیں آپ برچھی تان کر اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر!

براق کا انتخاب:

حضرت جبرائیل امین علیہ السلام بحکم ایزدی جنت میں تشریف لائے تاکہ شب اسریٰ کے دولہا علیہ السلام کے لیے براق (سواری) کا انتخاب کیا جائے۔ جنت میں ہزاروں براق موجود۔

ایک سے ایک حسین۔

ایک سے ایک اعلیٰ۔

ایک سے ایک حسن و جمال کا پیکر براق۔ اور ہر براق خوشی سے اچھل رہا ہے کہ میں ہی حضور علیہ السلام کی سواری کے لیے منتخب کیا جاؤں گا۔

Marfat.com

دیکھتے دیکھتے سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام نے ایک گوشہ میں کھڑے ہوئے ایک ضعیف۔ ناتواں اور کمزور براق کو دیکھا جو زاروقطار رو رہا ہے اور آنسو سیلاب کی طرح بہہ رہے ہیں اور اس کی نظر زمین کی طرف گڑھی ہوئی ہے۔

حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے ملاحظہ فرمایا تو براق کے رونے پر آپ کو شفقت ومحبت آ گئی اور اس کے اوپر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

اے براق تم کیوں روتے ہو؟

براق نے جواب میں عرض کیا۔

اے جبرائیل امین علیہ السلام!

ایک طویل عرصہ ہو گیا مجھ کو روتے ہوئے۔

جب سے سنا ہے کہ اللہ کے محبوب ﷺ سفر معراج فرمائیں گے اور ان کی سواری کے لیے براق لے جایا جائے گا میں اس وقت سے رو رہا ہوں۔

گویا براق ہجر رسول ﷺ میں روتا تھا اور یہ کہتا تھا۔

؎ یاد نبی ﷺ میں رونا ہر دم اچھا لگتا ہے
اب ہم بھی طیبہ جائیں گے ایسا لگتا ہے
یاد نبی ﷺ میں رونے والا ہم دیوانوں کو!
لاکھ پرایا ہو وہ پھر بھی اپنا لگتا ہے

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: اے براق یہ خبر کہ معراج کے دولہا سفر معراج میں براق پر سواری فرمائیں گے کوئی ایسی رونے رلانے والی خبر تو نہیں بلکہ یہ تو بڑی خوشی کی خبر ہے تم اس خبر پر کیوں روتے ہو؟

براق نے کہا:

اے جبرائیل امین علیہ السلام میں نے جب سے یہ خبر سنی ہے ایک پل بھی چین سے نہیں بیٹھا مجھے ایسا رونا لگا ہے کہ لمحہ بہ لمحہ وہ رونا بڑھتا ہی جا رہا ہے۔

Marfat.com

؎ کدی اٹھ اٹھ بھواں کدی بہہ بہہ رو واں!
پئی رات فراق والی مکدی نہیئں!!
موت آ وندی نہیئں جان جاندی نہیئں!
دلوں آس امید وی ٹٹ دی نہیئں

براق نے ایک لمبی چیخ ماری۔ اور پوچھا۔

اے جبرائیل امین علیہ السلام طویل مدت گزر گئی مجھے روتے ہوئے اور انتظار کرتے ہوئے کیا۔ سفر معراج کا وقت ابھی آیا نہیں؟

اور اگر آ بھی گیا ہے تو سواری کے لیے میرا انتخاب کب ہوسکتا ہے۔

میں ضعیف، کمزور، لاغر ہوں۔

بے حسن اور بے شکل ہوں۔

نہ مجھ میں طاقت نہ حسن۔

نہ ناز و انداز۔

؎ نہ میں سوہنی نہ گن پلے میں کیونکر اس نوں بھاواں

اس انداز براق نے جبرائیل علیہ السلام کو متحیر کر دیا اور وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے کیونکہ براق اپنی عقیدت و محبت کے بحر بے کنار سے انمول موتی لٹا رہا۔ اور لٹا تا جا رہا تھا اور جبرائیل علیہ السلام دیکھتے جا رہے تھے کہ یہ انمول خزانہ اور براق کے پاس؟

؎ متاع بے بہا ہے درد و سوز آرزو مندی!
مقام بندگی دے کر نہ لوں شان خداوندی

درد دل...... سوز و گداز۔

عشق و محبت کی دولت وہ دولت سرمدی ہے جس کو حاصل کرنے کے لیے بڑے بڑے تاجداران ولایت تڑپتے اور ترستے ہیں۔

Marfat.com

کیا خوب فرمایا:
میاں محمد صاحب علیہ الرحمتہ نے۔

؎ عشق کرم دا قطرہ ازلی تیں میں دے وس ناہیں
اکناں لبھدیاں ہتھ نہ آوے اکناں دے وچہ راہیں
اکناں لبھدیاں عمر کھپائی پلے پیا نہ کائی!
اکناں ہوش جدوں دی آئی ایہہ نعمت گھر پائی

حضرت عطار کی دعا:

حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ درد دل کی دولت لازوال مانگتے ہوئے بارگاہ خداوندی میں عرض کرتے ہیں۔

؎ کفر کافر را و دیں دیندار را
ذرہ دردِ دل عطار را!

یا اللہ! کافروں کو کفر دے دے اور دینداروں کو دین بخش دے اور فرید الدین عطار کو درد دل کا ایک ذرہ عطا فرما دے۔

؎ درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کیلئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

سرد آھیں:

حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں طواف کعبہ میں مشغول تھا۔ کہ میں نے ایک پھٹے پرانے کپڑوں۔
بکھری زلفوں اور زرد رنگ والا ایک فقیر دیکھا۔
درویش باصفا مرد قلندر دیکھا۔
جس کے متعلق درویش لاہوری مرحوم نے فرمایا کہ

Marfat.com

؎ خاکساران جہاں را بحقارت منگر
توچہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

ان پھٹے پرانے کپڑوں والوں کو حقارت کی نگاہ سے مت دیکھ تجھے کیا خبر کہ اسی گرد میں کوئی سوار ہو۔

کسی عاشق نے کیا خوب کہا کہ

؎ نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو!
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں!

حضرت بسطامی فرماتے ہیں اس درویش نے ایک سرد آہ کھینچی۔ میں نے دیکھا کہ درویش کی یہ آہ ساتوں آسمان کراس کر کے اللہ کے عرش پر پہنچ گئی۔

میں نے اس درویش سے کہا کہ میرا یہ ساتواں حج ہے۔

میرے ساتوں حجوں کا۔

تمام عمر کی تمام نیکیوں کا ثواب تم لے لو اور ایک یہ آہ مجھے دے دو۔ اس نے کہا: بسطامی ایک آہ کی بات کرتے ہو، ایسی کروڑوں آہیں۔

اللہ اکبر!

؎ دل سے جو آہ نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

میاں صاحب عارف کھڑی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔

؎ جنہاں دلاں وچہ عشق سمانا روون کم اوناہاں
ملدے روندے وچھڑے روندے روندے ٹردیاں راہاں

جب حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے براق کا حد درجہ کا عشق۔ سوز و ساز۔ اشتیاق محبوب دیکھا تو بارگاہ الہی میں عرض کیا۔

یا اللہ! اب میرے لیے کیا حکم ہے۔

Marfat.com

کون سا براق لے جاؤں تو

؎ آواز آئی اوہ گوشے وچہ کھڑا روندا!
ایسے نفرتے زین سجاؤناں ایں!
آکھیں پشت تے رکھ کے ہتھ اوہدی
اج عرشیں محمد ﷺ نے جاوناں ایں

لیکن مولا اسے کیوں منتخب کروں؟ فرمایا:

؎ ایہدی عاجزی اساں منظور کرلئی!
روندا چراندا اج ہساوناں ایں!
جد تیک نہ دیسیں ایہہ خوشخبری
اوتاں سہیں نہ اوس نے چاوناں ایں

پتہ چل گیا کہ بارگاہ رسالت وہ بارگاہ ہے کہ جہاں عاجزی پسند کی جاتی ہے۔

؎ شکلاں والیاں نازو کھاون تے درکاریاں جاون
چکڑ بھریاں عاجز آون قرب حضوری پاون

اگر ہجرت کے بعد مدینہ جلوہ فرمائی ہو تو امیروں کے محلات پسند نہیں آتے بلکہ سب سے غریب حضرت ایوب انصاری کا مکان پسند آتا ہے اور اونٹنی جو کہ مامور من اللہ ہو، اسی مکان کا انتخاب کرتی ہے۔

اگر بوقت ولادت دائیاں اور دودھ پلانے والیاں آجائیں تو پھر سب سے غریب دایہ حضرت حلیمہ سعدیہ کا انتخاب ہوتا ہے۔

اگر شب معراج ہو تو اچھے اچھے براق چھوڑ کر ضعیف و ناتواں براق کا انتخاب ہو جاتا ہے۔

؎ جسے چاہا در پہ بلالیا جسے چاہا اپنا بنالیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

Marfat.com

سیدنا جبرائیل علیہ السلام حضور ﷺ کی بارگاہ میں:

سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام دو لاکھ اسی ہزار کا جلوس نورانی۔ میکائیل و اسرافیل وعزرائیل علیہم السلام۔

جنتی پوشاک جنتی عمامہ اور

براق ساتھ لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہونے کے لیے جارہے ہیں اور یہ نورانی جلوس درود وسلام کے نعرہ ہائے تحسین وتبریک بلند کرتا ہوا رواں دواں ہے۔

چشم فلک یہ نظارہ دیکھ کر حیران ہے کیونکہ اس سے پہلے ایسا نورانی منظر چشم فلک نے نہ دیکھا تھا۔

ہر کام موقوف۔

نظام کائنات رک گیا ہے صرف اور صرف جشن معراج محبوب کا سماں ہر سمت نظر آرہا ہے۔

ادھر یہ جلوس معراج مصطفیٰ علیہ السلام درگاہ خاتم الانبیاء علیہ السلام کی طرف بڑھ رہا تھا اور ادھر۔

حضور ﷺ محو استراحت

ارشاد محدث اعظم پاکستان:

حضور علیہ السلام محو استراحت ہیں۔

حضرت ام ہانی کے گھر میں آرام فرمارہے ہیں۔

حضرت محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ اس مقام پر بیان فرمایا کرتے تھے کہ ......ساری ساری رات جاگنے والا محبوب آج محو استراحت ہے۔

قائم الیل محبوب ﷺ آج آرام فرمارہے ہیں۔

شب بیدار رہ کر امت کے غم میں تمام تمام، دنے والے حبیب ﷺ آج

Marfat.com

سو رہے ہیں۔ کیوں؟

یہ آپ کے علم غیب کی دلیل ہے۔آپ جانتے تھے۔

پہلے میں جاگا کرتا تھا۔

رب کو منایا کرتا تھا۔

آہ وزاری فرمایا کرتا تھا۔

امت کے لیے دعائیں فرمایا کرتا تھا۔

لیکن آج وہ سو گئے تو اس لیے۔ کہ آج عرش والا خود مجھے بلائے گا اور بلا کر منائے گا۔

منائے گا۔

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ."

سرکار دو عالم ﷺ کے در دولت پر کہ جہاں آپ آرام فرما رہے تھے۔ جلوس معراج پہنچ گیا۔ مگر دروازہ بند ہے۔

اب جبرائیل علیہ السلام سوچتے ہیں کہ کیا کروں۔

آواز دوں تو بے ادبی ہے۔

کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

"اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرَاتِ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ."

(پ۲۶ سورۃ الحجرات آیت نمبر۴)

"بے شک وہ لوگ جو آپ کو حجروں سے باہر آوازیں دیتے ہیں ان میں سے اکثر ناسمجھ ہیں۔"

بالفرض آواز دے بھی دوں تو یہ آواز اونچی ہو جائے گی۔ کیونکہ رات کا وقت ہے جگانے کے لیے آواز دینی ہے اور اگر بآواز بلند پکاروں تو کہیں میری آواز مصطفیٰ علیہ السلام کی آواز سے اونچی نہ ہو جائے۔

کیونکہ ارشاد باری ہے کہ:

Marfat.com

"لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ." (۲۶ سورة الحجرات آیت نمبر ۲)

"نہ بلند کرو اپنی آوازوں کو نبی کریم علیہ السلام کی آواز سے اور نہ زور سے آپ کے ساتھ بات کیا کرو۔"

اب آواز نہیں دیتے دروازہ نہیں کھٹکھٹاتے۔

واپس بھی نہیں جاتے۔

آواز دیں تو آرام مصطفٰے ﷺ میں خلل پڑتا ہے۔

نہ دیں تو تعمیل حکم خدا نہیں ہوتی۔

ادھر	حکم خدا
ادھر	آرام مصطفٰے ﷺ
یا اللہ!	کیا کروں؟

آواز آئی!

چھت کو میرے محبوب ﷺ کے چہرۂ انور کے اوپر سے پھاڑ دے۔ ادھر اے جبرائیل علیہ السلام تم یہ پردہ ہٹا دو۔۔

ادھر میں تمام حجابات آسمانی ہٹا دیتا ہوں، تاکہ اپنے محبوب ﷺ کو تیاری کرتے ہوئے دولہا بنتے ہوئے میں بھی دیکھوں۔

آواز آئی دریچے کھول دو ایوان قدرت کے!
نظارے خود کرے گی آج قدرت شان قدرت کے

چھت پھاڑی گئی:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام نے بیان فرمایا:

"فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ."

(بخاری شریف جلد اوّل ص ۵۰)

Marfat.com

''پھاڑا گیا میرے گھر کی چھت کو کہ میں مکہ میں تھا۔ پس جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے۔''

مگر مسئلہ پھر وہی کہ اگر آواز دوں تو بے ادبی۔

آواز نہ دوں تو جگاؤں کیسے؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں سوچ رہا تھا کہ آقا ﷺ کو کس طرح بیدار کروں تو الہام ہوا کہ

اے جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاؤں مبارک کی تلیوں کو بوسہ دو جب میں نے اپنے لب آپ کے پاؤں مبارک کی کف پر رکھے کافور کی برودت آپ کے پاؤں مبارک کی تلیوں کو محسوس ہوئی اور آپ بیدار ہو گئے۔ میں نے اس وقت معلوم کیا کہ کافور سے میری سرشت کا سبب یہ تھا۔ تاکہ معراج کی رات آپ کو ادب سے بیدار کر سکوں۔ (درۃ التاج ص ۸۱)

بزرگوں کے ہاتھ پاؤں چومنا:

ملاں کہتا ہے کہ ہاتھ پاؤں چومنا بدعت ہے۔

شرک ہے کیونکہ یہ حالت سجدہ سے مشابہ ہے اور غیر خدا کے آگے اس طرح جھکنا شرک ہے۔

اب ملاں سے پوچھئے کہ حضرت سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام نے اسی حالت میں حضور علیہ السلام کے مبارک تلوؤں کو چوما۔

بتاؤ ملاں جی ان کے متعلق کیا فتویٰ ہے؟

ہاتھ پاؤں چومنا بدعت نہیں، سنت ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ثابت ہے اور ارشاد نبوی ﷺ کے عین مطابق ہے۔

ملاحظہ ہو ایک صحابی رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے او وعرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ!

Marfat.com

میں نے نذر مانی تھی کہ اگر مکہ فتح ہوگیا تو میں خانہ کعبہ کی چوکھٹ کو بوسہ دوں گا۔

آقا ﷺ اب مکہ فتح ہوگیا ہے مجھے اجازت دیجئے کہ میں اپنی نذر پوری کروں۔

ارشاد فرمایا:

"هَلْ لَكَ اُمٌّ."

کیا تمہاری والدہ حیات ہیں،

عرض کیا: نعم یا رسول اللہ: فرمایا:

"اِذْهَبْ اِلٰى دَارِكَ وَقَبِّلْ قَدَمَىْ اُمِّكَ."

(عینی شرح بخاری جلد نمبر ۲۲ ص ۸۲)

اپنے گھر جاؤں اور اپنی ماں کے قدم چوم لو۔

مگر نجدی ملاں کے نزدیک یہ شرک ہے۔

حضرت افتخار ملت رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ

ہتھ چماں تے کہیاں نوں پیڑ پیندی
میرا دل کردا اے چماں جتیاں نوں
مجنوں پاک سی پاک سی عشق اوہدا
چم دارہیا اوہ لیلیٰ دیاں کتیاں نوں

مزہ جو محمد ﷺ کی تلیوں میں دیکھا:

سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام نے سرکار دو عالم علیہ السلام کے مبارک تلوؤں کو بوسہ دیا۔ میں نے عالم تصور میں عرض کیا۔

اے توریت، زبور، انجیل اور قرآن کے حافظ۔

اے سید رسل ملائکہ۔

اے ہر نبی ﷺ کے پاس وحی لے کر جانے والے جبرائیل علیہ السلام تم نے

Marfat.com

جنت کی سیر بھی کی۔

نبیوں کے حسن و جمال کو بھی ملاحظہ کیا اور آج۔

میرے آقا ﷺ کی تلیوں کو بھی چوما ذرا فرماؤ کہ لطف کہاں آیا۔

جنت میں یا مصطفیٰ علیہ السلام کے مبارک تلوؤں میں جبرائیل امین علیہ السلام نے بزبان حال یہ جواب دیا کہ

؎ نہ جنت نہ جنت کی کلیوں میں دیکھا
مزا جو محمد ﷺ کی تلیوں میں دیکھا

میرا دل نہیں سوتا:

حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم علیہ السلام نے فرمایا:

"تَنَامُ عَيْنِيْ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ." (بخاری شریف جلد اوّل ص ۵۰۴)

میری آنکھیں سوتی ہیں دِل نہیں سوتا۔

حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے جب سرکار علیہ السلام کے مبارک تلوؤں کو بوسہ دیا تو حضور علیہ السلام جو بظاہر آرام فرماتے تھے مگر بباطن بیدار تھے، نے فرمایا:

کون ہے میرے حجرہ میں؟

جبرائیل علیہ السلام نے دبی زبان سے عرض کی "جبرائیل علیہ السلام"

دوبارہ پھر فرمایا: کون ہے میرے کمرے میں؟

جبرائیل علیہ السلام نے بالکل آہستہ اور بڑے ہی مؤدبانہ لہجہ میں عرض کی جبرائیل علیہ السلام۔

تیسری مرتبہ پھر فرمایا: کون ہے میرے کمرے میں؟

اسی طرح جبرائیل علیہ السلام نے پھر عرض کیا جبرائیل علیہ السلام۔ جبرائیل علیہ السلام ہوں۔

Marfat.com

اُنا جبرائیل علیہ السلام نہیں، کہا کیوں؟

اس لیے کہ اُنا کا معنی ''میں'' ہوتا ہے اور محبوب ﷺ کے ہوتے ہوئے میں کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اور غلام کو یہ حق بھی نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے آقا ﷺ کے مقابلہ میں اپنی اُنا یعنی اپنی میں کا اظہار کرے۔

معراج النبی ﷺ کی تمام احادیث میں، اُنا جبرائیل کہ میں جبرائیل علیہ السلام ہوں کہیں بھی نہیں آیا۔ (المعراج ص ۹۴، ۹۵)

اللہ آپکے دیدار کا مشتاق ہے:

فرمایا: جبرائیل علیہ السلام کیسے آئے ہو تو عرض کی اے محبوب علیک السلام

''اِنَّ اللّٰہَ اَشْتَاقَ اِلٰی لِقَآئِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ.''

(نزہت المجالس جلد دوئم ص ۷۴)

''بے شک اللہ تعالیٰ آپ کے دیدار کا مشتاق ہے۔''

وہ حسن ہے اے سید ابرار تمہارا
اللہ بھی ہے طالب دیدار تمہارا
کیوں دید کے مشتاق نہ ہوں حضرت یوسف
اللہ کا دیدار ہے دیدار تمہارا

یہی تو فرق ہے:

یہی تو فرق ہے کلیم علیہ السلام اور حبیب ﷺ کا۔

کلیم کوہ طور پر جا کے عرض کرتا ہے۔

''رَبِّ اَرِنِیْ''

یا اللہ مجھے اپنا جمال دکھا۔

جواب آتا ہے۔ ''لَنْ تَرَانِیْ''

Marfat.com

تم نہیں دیکھ سکتے۔

ادھر محبوب ﷺ خواب راحت میں ہے۔ اور پیغام خداوندی مل جاتا ہے کہ اے محبوب ﷺ میں تیرے دیدار کا مشتاق ہوں۔

؎ طور اور معراج کے قصے سے ہوتا ہے عیاں
اپنا جانا اور ہے ان کا بلانا اور ہے!

ایک اور عاشق بولا قلم توڑ گیا وہ کہتا ہے کہ

؎ وہاں کل تک جواب "لَنْ تَرَانِیْ"
سر سینا سنایا جارہا ہے

اور

؎ یہاں خود آپ، اپنے دیکھنے کو
تقاضوں سے بلایا جارہا ہے
ہوئے ہیں حضرت جبریل حاضر
پیام حق سنایا جارہا ہے
شب معراج محبوب ﷺ خدا کو
ہوا دے کر جگایا جارہا ہے!

حضرت اکبر وارثی صاحب بولے۔

؎ خواب راحت میں تھے ام ہانی کے گھر
آ کے جبرائیل علیہ السلام نے یہ سنائی خبر
چلیے چلیے شہنشاہ جن و بشر!
حق کو شوق لقاء آج کی رات ہے
طور پر رفعت لامکانی کہاں
لَنْ تَرَانِیْ کہاں مَنْ رَّاٰنِیْ کہاں

Marfat.com

جس کا سایہ نہ ہو اس کا ثانی کہاں
اس کا اک معجزہ آج کی رات ہے

شق صدرِ نبوت:

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"فَفُرِجُ صَدْرِیْ ثُمَّ غَسَلَهٗ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَشْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ بِحِكْمَةٍ وَّاِيْمَانًا فَاَفْرَغَهٗ فِیْ صَدْرِیْ ثُمَّ اَطْبَقَهٗ."

(بخاری شریف جلد اوّل ص ۵۰)

"پس میرا سینہ چاک کیا گیا پھر اس سینہ مبارک کو آبِ زم زم سے دھویا پھر ایک سونے کے تھال میں ایمان و حکمت بھرا ہوا تھا وہ لایا گیا اور اس کو میرے سینے میں ڈالا گیا۔ پھر سینہ بند کر دیا۔" (سی دیا)

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اشارہ سے سینہ مبارک کو چاک کیا دل مبارک نکالا اور سونے کی طشت میں رکھا اور حضور علیہ السلام اپنے دل مبارک کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کہنے والو!:

ملاں دن رات بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کی رٹ لگائے رکھتا ہے کہ ہم حضور ﷺ کی مثل اور حضور ﷺ ہماری مثل ہیں۔

ملاں سے کہو کہ اگر تو سرکار ابد قرار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مثل ہے تو اٹھ اور ہمت کر پھاڑ اپنا سینہ اور نکال باہر اپنے دل کو۔ امید ہے کہ صرف مسئلہ سمجھ ہی نہیں آئے گا۔

انشاء اللہ سرے سے ختم ہی ہو جائے گا۔

نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔

Marfat.com

دل حضور ﷺ کا محتاج ہے:

حضرات گرامی!

جس بشر کی حرکت قلب رک جائے وہ مر جاتا ہے۔ چہ جائیکہ دل نکال ہی لیا جائے۔

دل نکل کر زندہ نہیں رہتا۔

ادھر سرکار ﷺ کا قلب منورہ نکالا گیا۔

سرکار ﷺ بھی زندہ اور دل بھی زندہ۔

ساری کائنات بشر اپنی زندگی میں دل کی محتاج

اور دل اپنی زندگی میں حضور ﷺ کا محتاج

میرے آقا ﷺ کو مردہ کہنے والو۔

حضور علیہ السلام بغیر دل کے بھی زندہ اور تم دل سمیت بھی مردہ۔

حضرت رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ

؎ تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ." (پ ۳۰ سورۃ الم نشرح آیت ۱)

"کیا ہم نے آپ کا شرح صدر نہ فرمایا؟"

اللہ اکبر!

حضرت موسیٰ کلیم اللہ عرض کریں،

"رَبِّ اشْرَحْ لِىْ صَدْرِىْ" (پ ۱۷ سورۃ الم نشرح آیت نمبر ۱)

اے میرے رب میرا سینہ کھول دے۔ اب اللہ کی مرضی کھولے یا نہ کھولے۔

مگر حبیب ﷺ پاک کو ہاتھ پھیلا کر دعا فرمانے کی ضرورت نہیں۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے ہی سینہ کھول دیا۔

کیوں؟

اس لیے کہ کلیم اللہ صرف طالب خدا ہیں اور حبیب اللہ طالب خدا بھی ہیں اور مطلوب خدا بھی۔

؎ وہ فقط طالب تھے تم طالب بھی ہو مطلوب بھی
وہ کلیم اللہ تھے اور تم میرے محبوب ﷺ بھی!

حضرت شیخ القرآن ہزاروی الرحمتہ علیہ:

حضرت شیخ القرآن، مفسر پاکستان علامہ ابوالحقائق مولانا پیر عبدالغفور ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ کتاب کا ایک متن ہوتا ہے اور ایک اس متن کی شرح ایسے ہی اللہ نے فرمایا:

اے محبوب ﷺ تیرا سینہ کتاب کا متن ہے اور اس کا شارح میں ہوں۔

"اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ."

کیا میں نے تیرے سینہ کی شرح نہیں کی۔

؎ لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب!
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

تو جو نبی مکرم ﷺ سینہ مبارک چاک ہونے اور اس کے بعد قلب منورہ مطہرہ نکل جانے کے بعد بھی زندہ رہا وہ آج قلب مطہرہ کے ہوتے ہوئے کیسے مردہ ہوسکتا ہے۔

؎ سینے کی صفت ہے اَلَمْ نَشْرَحْ
تیری ذات صفا کا کیا کہنا!

تصدیق جبرائیل علیہ السلام:

سرکار دو عالم ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ

"اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَاِنِّیْ اَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ."

Marfat.com

(جامع الترمذی جلد ثانی ص ۵۵)

''بے شک میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور بیشک میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔''

حضرت سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام نے اس حدیث کی تصدیق فرمائی۔ جب آپ کا سینہ مبارک چاک کیا اور دل مبارک نکالا تو میں نے دیکھا کہ

''فِيهِ عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ.'' (شفا شریف جلد نمبر ا ص ۱۰۳)

''اس میں دو آنکھیں ہیں جو دیکھتی ہیں اور دو کان ہیں، جو سنتے ہیں۔''

مجھے معلوم ہو گیا کہ جو ہم نہیں دیکھتے وہ حضور دل کی آنکھوں سے ملاحظہ فرماتے ہیں اور جو ہم نہیں سنتے وہ سرکار دل کے کانوں سے سماع فرماتے ہیں۔

؎ جدوں رب دل دیاں اکھیاں دیوے چانن ہووے نوروں
محبوباں نوں نظریں آوے کیا نیڑے کیا دوروں

حکمت شق صدر:

ہمارا مشاہدہ ہے کہ جب خلا باز خلائی سفر کرتے ہیں تو وہ خلائی لباس پہنتے ہیں اور عام لباس اتار دیتے ہیں ورنہ ایر فریکشن کا خطرہ ہوتا ہے۔ کیونکہ حضور علیہ السلام بھی خلائی سفر پر تشریف لے جا رہے تھے۔

اس لیے شق صدر کر کے دل مبارک نکال کر اس سے وہ سیاہ قطرے جو لباس بشریت کا مرکز تھے۔ وہ نکال دیئے گئے۔ اور اس میں نور و حکمت اور ایمان بھر دیا گیا تا کہ خلائی سفر کے قابل ہو سکے۔

اگر کوئی من چلا یہ اعتراض کرے کہ اگر نکال ہی دینے تھے تو وہ قطرات رکھے ہی کیوں تھے تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نور ہونے کے ساتھ ساتھ بشر کامل بھی تھے اور بشریت کی تکمیل کے لیے یہ قطرات ضروری تھے۔

چنانچہ جب اپنے مرکز نور سے زمین پر تشریف لائے تو یہ قطرات تکمیل لباس

Marfat.com

بشریت کے لیے رکھ دیئے گئے اور آج جب پھر اسی مرکز کی طرف جلوہ فرما ہونے لگے تو یہ قطرات نکال دیئے گئے جس سے نورانیت مصطفےٰ ﷺ کا بھی پتہ چلتا ہے اور بشریت کاملہ بے مثال کا بھی اظہار ہوتا ہے۔

آب زمزم کی دعا اور قبولیت:

بعض علماء کرام نے بیان فرمایا کہ آب زمزم شریف حضرت اسماعیل علیہ السلام کی مبارک ایڑھیوں سے جاری ہوا تھا اور اس کی وجہ ان کی پیشانی مبارک میں نور مصطفوی ﷺ کا چمکنا تھا تو زمزم شریف نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ مولا جس نور کے صدقے مجھے جاری فرمایا۔ اس کی زیارت مجھے کروائی جائے۔

فلہٰذا اس دعا کو قبول فرماتے ہوئے زمزم شریف کو حضور ﷺ کے قلب مطہرہ کی زیارت کرائی گئی۔

نورٌ علیٰ نور قلب مبارک:

ایک آدمی نے صبح کی اذان کے وقت وضو کیا ہو تو اس سے کئی نمازیں پڑھ سکتا ہے حتیٰ کہ اگر وہ وضو عشاء تک باقی ہو تو عشاء تک سب نمازیں پڑھ سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ باوجودیکہ وضو باقی ہے تازہ وضو کرے تو وہ نورٌ علیٰ نور ہو جاتا ہے۔

اسی طرح قلب مطہرہ تو پہلے ہی پاکیزہ تھا اسے زم زم میں ڈال کر نورٌ علیٰ نور کیا گیا۔ آب کوثر سے غسل فرمایا اور پھر اس غسل کا پانی کیا بنا۔

حضرت رضا بریلوی فرماتے ہیں۔

؎ وہی تو اب تک چھلک رہا ہے
وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی!
کٹورے حوروں نے بھر لیے تھے

Marfat.com

بچا جو تھا ان کے تلوؤں کا دھوون
بنا وہ جنت کا رنگ و روغن!
جنہوں نے دولہا کی پائی اترن!
وہ پھول گلزار نور کے تھے

جنتی لباس اور عمامہ شریف:

اب شب اسراء کے دولہا علیہ السلام نے جنتی لباس زیب تن فرمایا اور جنتی عمامہ شریف سرانور پہ باندھا۔

اس نور کے عمامہ مبارک کے چار بل تھے۔

میں سوچتا رہا کہ یہ چار کیوں؟

سمجھ یہ آئی کہ یہ اس لیے چار ہیں کہ نبی کے یار بھی چار ہی ہیں۔

چار بل تھے اور چاروں پر یہ لکھا تھا۔

اَلْاَوَّلُ	پہلے پر	محمد رسول اللہ ﷺ
وَالثَّانِیُ	دوسرے پر	محمد نبی اللہ ﷺ
وَالثَّالِثُ	تیسرے پر	محمد حبیب اللہ ﷺ
وَالرَّابِعُ	چوتھے پر	محمد خلیل اللہ ﷺ

(نزہت المجالس، جلد دوئم ص ۱۲۶)

براق پر سواری:

حضور علیہ السلام تیاری فرما کر براق پر سوار ہونے لگے تو براق خوشی سے اچھلا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: اے براق شوخی نہ کر مجھے اس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ سید المرسلین ﷺ سے بہتر اور افضل کوئی تیری پشت پر سوار نہ ہوا۔

براق نے عرض کیا جبرائیل علیہ السلام مجھے بھی تو اسی خوشی نے اچھلنے پر مجبور کیا

Marfat.com

کہ کہاں میں اور کہاں شب اسریٰ کا دولہا علیہ السلام۔

براق نے گردن جھکا دی اور عرض کیا۔

"اِرْکَبْ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ وَلٰکِنْ لِیْ اِلَیْکَ حَاجَةٌ."

اے سید المرسلین آپ مجھ پر سواری فرمائیں لیکن آپ سے میری ایک حاجت ہے؟

فرمایا: وہ کیا؟

عرض کی اے آقا ﷺ۔ وہ یہ ہے کہ آپ بروز محشر مجھے اپنی شفاعت سے محروم نہ کرنا۔ مجھے بھول نہ جانا اور یہ بھی تمنا ہے کہ میدان حشر سے لے کر باب جنت تک میں ہی آپ کی سواری بنوں۔

فرمایا: براق مجھے یہ منظور ہے۔ (نزہت المجالس، جلد دوئم ص ۱۲۷)

امت کی یاد:

حضور براق پر تشریف لانے لگے تو آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ وقت تو رونے کا نہیں، آپ کیوں روتے ہیں؟

فرمایا:

"تَذَکَّرْتُ اُمَّتِیْ ھَلْ یَرْکَبُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ"

اپنی گنہگار امت یاد آ گئی۔

کیا میری امت کے لیے سواری ہوگی بروز محشر؟

عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نہ روئیں، آپ کی امت سے جس شخص کو میں اپنی عنایت سے مخصوص کروں گا اس کو براق پر سوار کر کے پل صراط سے سلامتی کے ساتھ گزار کر بہشت میں پہنچا دوں گا۔ (ریاض الازھار ص ۲۰۹)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

Marfat.com

"یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا." (پ۱۶ سورۃ مریم آیت نمبر ۸۵)

وہ دن جب ہم اکٹھا کریں گے۔ پرہیزگاروں کو رحمان کے حضور میں سوار کر کے۔

اسی آیت کے ماتحت جلالین شریف میں موجود ہے کہ

"وَفْدٌ جَمْعُ وَافِدٍ اَیْ رَاکِبٌ." (جلالین ص ۲۶۰)

"یعنی وفد جمع ہے وافد کی اور اس کا معنی ہے راکب یعنی سوار ہونا۔"

انہیں دولہا بنایا جا رہا ہے:

اب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے لگام تھامی۔

حضرت میکائیل علیہ السلام نے رکاب پکڑی۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام نے زین پوش اٹھایا۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام پیچھے ہو لئے اور شب اسریٰ کے دولہا جنتی لباس اور جنتی عمامہ زیب تن فرما کر براق پر جلوہ افروز ہوئے۔

براق کے دائیں طرف اسی (۸۰) ہزار فرشتہ اور بائیں طرف اسی (۸۰) ہزار فرشتہ، ہر ایک کے ہاتھ میں ایک نورانی شمع تھی۔ (معارج النبوت جلد ثانی ص ۱۲۷)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ کی روح وجد میں آ کر بول اٹھی کہ

؎ خدا ہی دے صبر جان پر غم!
دکھاؤں کیوں کر تجھے وہ عالم
جب ان کو جھرمٹ میں لے کے قدسی
جناں کا دولہا بنا رہے تھے

ایک اور عاشق نے منظر کشی فرمائی وہ کہتے ہیں کہ

؎ مہہ وانجم نچھاور ہو رہے ہیں
انہیں دولہا بنایا جا رہا ہے

Marfat.com

مہہ وانجم بھی مدہم پڑ رہے ہیں
نقاب رخ اٹھایا جاہا ہے!
کھڑے ہیں صف بہ صف حور و ملائک
کوئی نغمہ سا گایا جارہا ہے

اسی طرح فرشتوں کے جھرمٹ میں حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے لگام تھام کر عرض کیا۔

بقول جناب صائم چشتی صاحب۔

؎ عرض کیتی جبرائیلؑ تلیاں نوں مل کے!
چلو آقاؐ رب دا پیام آگیا اے
سواری لئی درتے براق آیا تے
واگاں پھڑن نوں غلام آگیا اے!

باغ عالم میں باد بہاری چلی:

حضور علیہ السلام کی سواری باد بہاری روانہ ہوئی تو

؎ باغ عالم میں باد بہاری چلی
سرور انبیاءؑ کی سواری چلی
یہ سواری سوئے ذات باری چلی!
ابر رحمت اٹھا آج کی رات ہے
جذب حسن طلب ہر قدم ساتھ ہے
دائیں بائیں فرشتوں کی بارات ہے
سر پہ نورانی سہرے کی کیا بات ہے
شاہ دولہا بنا آج کی رات ہے

حضرات گرامی!

Marfat.com

ذرا مل کر کہہ لیجئے تا کہ آپ بھی معراج کی قصیدہ خوانی میں شامل ہو جائیں۔

؎ شاہ دولہا بنا آج کی رات ہے
شاہ دولہا بنا آج کی رات ہے
شاہ دولہا بنا آج کی رات ہے

دولہا جب گھوڑی پر سوار ہوتا ہے۔ کچھ دیکھنے والے کہتے ہیں۔ ماشاء اللہ! کتنا پیارا لگ رہا ہے۔

کیا حسن خدا نے اسے ودیعت فرمایا ہے۔

ماں اپنی سہیلیوں سے کہتی ہے دیکھو میرے لال پر کتنا روپ چڑھا ہے۔ باپ اپنے دوستوں سے کہتا ہے میرا چاند کتنا حسین لگ رہا ہے۔

یار دوست کہتے ہیں، خدا کرے نظر نہ لگے۔

آج حضرت عبداللہ نہیں جو ایسے کہیں۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نہیں جو اپنی سہیلیوں سے کہیں۔

مکہ سارا دشمن ہے۔

جب کوئی نہ ہو تو پھر یار کہا کرتے ہیں۔

عرش سے آواز آئی۔

ماں نہیں ہے تو کیا ہوا۔

باپ نہیں ہے تو کیا ہوا۔

یار نہیں ہیں تو کیا ہوا۔

سب فرشتے کہہ رہے ہیں ماشاء اللہ!

میں عرش والا کہہ رہا ہوں سبحان اللہ!

"سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ۔"

؎ شاہ دولہا بنا آج کی رات ہے
شاہ دولہا بنا آج کی رات ہے

Marfat.com

خود ہی براق بھیجا۔

خود ہی حسن دیا۔

خود ہی بنایا سنوارا۔

اور اپنی تخلیق کے شاہکار اوّل کو دولہا بنا کر خود ہی براق پر سوار کرایا اور خود ہی کہا:

"سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ."

شاہ دولہا بنا آج کی رات ہے
شاہ دولہا بنا آج کی رات ہے

والدین کو زندہ فرمانا:

ماں بیٹے کو پالتی ہے۔

جوان کرتی ہے۔

اس وقت کا انتظار کرتی ہے جب یہ دولہا بنے گا تو کیسا منظر ہوگا۔

میں اسے سہرا باندھوں گی تو کتنی خوشی ہوگی۔

باپ بے پناہ محبتوں اور شفقتوں سے بیٹے کی پرورش کرتا ہے۔ جب بیٹا جوان ہو تو باپ اس تصور سے مر مر کر بھی جی لیتا ہے کہ جب میں اسے دولہا بنا کر اس کی بارات لے جاؤں۔

تو یہ کتنا حسین لگے گا۔

مگر آج جب کائنات کا دولہا براق کا شہسوار جب دولہا بنا اور براق پر سوار ہوا تو کائنات نے اس کے حسن کی داد دی، اب تک دیتی ہے۔

حوروں نے پھول نچھاور کیے۔

ملائکہ نے سہرے گائے۔ مگر آمنہ رضی اللہ عنہا آج موجود نہیں کہ بیٹے کا سہرا دیکھ لیں۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ رضی اللہ موجود نہیں کہ دل کے ٹکڑے کو دولہا بنا ہوا ملاحظہ فرمالیں۔ ارشاد ہوا۔

اے شب اسریٰ کے دولہا غمگین مت ہونا۔
والدین کی قبروں پہ جانا تیرا کام ہے۔
انہیں زندہ کر کے دولہا دکھانا میرا کام ہے۔

؎ شاہ دولہا بنا آج کی رات ہے
شاہ دولہا بنا آج کی رات ہے

حافظ الحدیث، حضرت علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ اپنے رسالہ مسالک الحنفاء میں فرماتے ہیں کہ

"اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ سَأَلَ رَبَّہٗ اَنْ یُّحْیِیَ اَبَوَیْہِ فَاَحْیَاھُمَا لَہٗ فَاٰمَنَا بِہٖ ثُمَّ اَمَاتَھُمَا۔"(مسالك الحنفا ص ۲۹)

"بے شک رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب سے دعا فرمائی کہ میرے والدین کو زندہ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی خاطر ان کو زندہ فرما دیا۔ اور وہ آپ پر ایمان لائے اور پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں وفات دے دی۔"

انسان اگر حسین ہو تو دولہا بن کر قابلِ رشک ہو جاتا ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان سے پوچھئے کہ سرکار علیہ السلام کبھی عام حالات میں آستانہ عالیہ سے باہر قدم رنجہ فرماتے تو دیواریں چمک اٹھتیں۔

بعض نے فرمایا کہ ایسے معلوم ہوتا تھا۔

"کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْھِہٖ."

"جیسے سورج آپ کے چہرۂ مبارک میں رقص کر رہا ہو۔"

تو جس دولہا کی نارمل حالات میں یہ کیفیت ہو اس کی کیفیت آج شب معراج کیا ہوگی۔

Marfat.com

؎ شاہ دولہا بنا آج کی رات ہے
شاہ دولہا بنا آج کی رات ہے

حورعین:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جنت میں سب سے زیادہ حسین حورعین ہے کہ اگر وہ اپنا ایک ناخن کا چھوٹا سا ٹکڑا دنیا میں ظاہر کر دے تو ساری کائنات اس کی خوشبو سے معطر ہو جائے اور اس کے حسن سے تمام روئے زمین چمک اٹھے۔

مگر آج یہی حورعین اس شب اسریٰ کے دولہا علیہ السلام کی راہ میں دل تھام کر محوانتظار ہے کہ مجھے بھی ایک جھلک نظر آ جائے۔

اللہ اکبر!

؎ شاہ دولہا بنا آج کی رات ہے
شاہ دولہا بنا آج کی رات ہے

حضرات گرامی!

سیدنا جبرائیل، سیدنا میکائیل، سیدنا اسرافیل، سیدنا عزرائیل علیہم السلام اور دو لاکھ اسی ہزار فرشتوں کا جلوس۔

بڑے جاہ و جلال۔

بڑے حسن و جمال۔

کے ساتھ معراج کے دولہا کی سواری روانہ ہوئی۔

؎ تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی!
کہیں تو وہ جوش لَنْ تَرَانِیْ کہیں تقاضے وصال کے تھے

فرمایا: ذات باری تعالیٰ نے

"مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی."

"سیر شروع ہوئی مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔"

Marfat.com

بطحاء مکہ سے چلے تو راستے میں مدینہ منورہ بھی آیا۔ جہاں پر دو نفل ادا فرمائے۔

پھر طور سینا بھی آیا وہاں پر بھی دو نوافل ادا فرمائے۔

بیت اللحم آیا۔ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم علیہ السلام نے فرمایا:

معراج کی رات میرا گزر ایک ریت کے سرخ ٹیلے پر ہوا۔

قبر حضرت موسیٰ علیہ السلام:

میں نے دیکھا کہ اس ریت کے سرخ ٹیلے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے اور وہ نماز ادا فرما رہے ہیں۔

ایک آدمی مجھے کہنے لگا میں نہیں مانتا۔

میں نے کہا۔ کیوں!

کہنے لگا قبر میں نماز کا مکلّف ہی نہیں تو نماز کیسی؟

میں نے کہا مسند ابو یعلیٰ پڑھو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم علیہ السلام نے فرمایا:

"اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ." (مسند ابی یعلیٰ)

"انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور وہ اپنی قبروں میں نماز بھی پڑھتے ہیں۔"

اگر یہ نہیں مانتا تو یہ تو مان کہ قبر والا سرکار کی زیارت کرتا ہے۔

میرا ایمان ہے عاشق زیارت کرتے ہی درود پڑھتا ہے۔

تو پھر یوں سمجھ لے کہ حضور علیہ السلام کی سواری باد بہاری آ رہی تھی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے ہو کر ان کا استقبال درود شریف سے فرما رہے تھے۔ مگر یہ لوگ تو تب مانیں جب یہ نبی ﷺ کے ساتھ کوئی علاقہ رکھتے ہوں۔

حضرات گرامی! نبی اکرم ﷺ مسجد اقصیٰ شریف میں تشریف لے آئے۔ اب جمعہ کا وقت ختم ہو رہا ہے۔ باقی مضمون انشاء اللہ العزیز اگلے جمعہ بیان کیا جائے گا۔

"وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ."

Marfat.com

چوتھا خطبہ

ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ
قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی

اقصیٰ سے آگے
قربِ خاص تک

Marfat.com

"حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا۔"

درود شریف:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

حضرات گرامی!

پچھلے جمعتہ المبارک کے مضمون کو آج آگے بڑھانا ہے۔ گزشتہ سے پیوستہ عرض کرتا ہوں توجہ فرمائیے:

مدینہ طیبہ:

سرکار دو عالم علیہ السلام نے فرمایا کہ میں براق پر سوار ہو کر بطحائے مکہ سے چلا تو "حَتّٰی بَلَغْنَا اَرْضًا ذَاتَ نَخْلٍ فَاَنْزَلَنِیْ فَقَالَ صَلِّ فَصَلَّیْتُ ثُمَّ رَکِبْنَا۔" (حجتہ اللہ علی العالمین ص ۳۵۰)

حتیٰ کہ ہم ایسی زمین پر پہنچے جو نخلستان ہے پھر مجھے جبرائیل علیہ السلام نے اتارا اور کہا یہاں نماز پڑھو، پھر میں نے وہاں نماز پڑھی اور پھر ہم سوار ہو گئے تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا، جانتے ہو آپ نے کہاں نماز ادا فرمائی ہے۔

جبرائیل علیہ السلام نے کہا:

"صَلَّیْتَ بِیَثْرِبَ صَلَّیْتَ بِطَیْبَۃِ۔" (حجتہ اللہ علی العالمین ص ۳۵۰)

"آپ نے مدینہ طیبہ میں نماز ادا فرمائی ہے۔"

طورِ سینا:

سرکار دو عالم علیہ السلام فرماتے ہیں پھر ایک مقام آیا تو جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: اترئیے اور یہاں بھی نماز ادا فرمائیے۔ میں نے وہاں بھی نماز ادا کی پھر ہم

Marfat.com

سواری پر سوار ہوئے تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا:

"صَلَّيْتَ عِنْدَ شَجَرَةِ مُوْسٰى." (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۳۵۰)

آپ نے موسیٰ علیہ السلام کے درخت (جہاں وہ کوہ طور کے پاس اللہ سے کلام فرماتے تھے۔) کے پاس نماز ادا کی ہے۔

بیت اللحم:

فرمایا: پھر ہم سوار ہو کر چلے تو ایسی زمین پر پہنچے جہاں اونچے اونچے محلات نظر آ رہے تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے پھر عرض کیا: حضور ﷺ یہاں بھی اتر کر نماز ادا فرمالیں، میں نے وہاں بھی نماز ادا فرمائی تو جبرائیل علیہ السلام نے بتایا۔

"صَلَّيْتَ بِبَيْتِ لَحْمٍ حَيْثُ وَلَدَ عِيْسٰى." (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۳۵۰)

آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے ولادت بیت اللحم میں نماز ادا فرمائی ہے۔

بیت المقدس:

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھے کچھ آوازیں سنائی دیں۔ مجھے اللہ کی کچھ ایسی مخلوق ملی جو یہ کہتی تھی۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلُ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اٰخِرُ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَاشِرُ

جبرائیل علیہ السلام نے مجھے کہا کہ آپ ان کے سلام کا جواب دیجئے۔

پھر دوسری۔

اسی طرح پھر تیسری جماعت بھی یہی سلام عرض کرتے ہو مجھے ملی۔

"حَتّٰى اِنْتَهٰى اِلٰى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ."

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۳۵۰)

Marfat.com

"حتیٰ کہ (وہ) میں بیت المقدس پہنچ گیا۔"

فرمایا: جبرائیل علیہ السلام یہ مخلوق مجھے اوّل آخر اور حاشر کہہ کر کیوں سلام کرتی ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ اس لیے کہ آپ تخلیق میں اوّل۔ بعثت میں آخر۔ اور میدان محشر میں ساری مخلوق کا حشر آپ ہی کے قدمان مقدسہ منورہ پر ہوگا۔

(معارج النبوت، جلد سوئم ص ۱۲۹)

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا
کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

حضور یہ ملائکہ اسی لیے آپ کو اوّل آخر اور حاشر کے القابات سے سلام عرض کر رہے ہیں۔

ملاں پھنس گیا:

ملائکہ نے بصیغہ ہائے خطاب سلام عرض کیا۔ اگر ملاّں بصیغہ ہائے خطاب ملائکہ کی طرح سلام پڑھے تو حاضر ناظر کا اقرار کرنا پڑتا ہے اور معراج جسمانی تسلیم کرنا پڑتا ہے۔

اگر حاضر ناظر اور معراج جسمانی کا انکار کرے تو ان صیغہ ہائے خطاب کا انکار کرنا پڑتا ہے۔

ملاں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کا اسی لیے انکار کرتا ہے کہ وہ سرکار کو حاضر و ناظر نہیں مانتا۔

اور اگر آج حاضر و ناظر کا منکر ہو جائے تو معراج جسمانی کا انکار لازم آتا ہے۔ اور اگر معراج جسمانی کا انکار کرے تو ملائکہ کے اس سلام کو عبث کہنا پڑتا ہے۔ اگر صیغہ ہائے مخاطب تسلیم کرے تو حاضر ناظر کا اقرار کرنا پڑے گا۔

عقیدہ اہلسنّت برحق ہے:

ہم معراج جسمانی کے بھی قائل۔

Marfat.com

حاضر و ناظر کے بھی قائل۔ اور
السلام علیک کے بھی قائل،
لہٰذا اب!

؎ صدائیں درودوں کی آتی رہیں گی جنہیں سن کے دل شاد ہوتا رہے گا
خدا اہلسنّت کو آباد رکھے محمد ﷺ کا میلاد ہوتا رہے گا

اور

میں وہ سنی ہوں جمیلؔ قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے صخرہ پتھر سے براق کو باندھا اور یہ وہی پتھر ہے جہاں سابقہ انبیاء کرام کی سواریوں کو باندھا جاتا تھا۔
(جامع الترمذی ص ۱۴۱ جلد ثانی ذرقانی جلد ششم ص ۵۳)

استقبال مصطفےٰ ﷺ در مسجد اقصیٰ:

تمام انبیاء کرام نے اپنے اجسام کے ساتھ معراج کے دولہا کا استقبال فرمایا: اور اَھْلاً وَّسَھْلاً مَرْحَبًا کے وجد آمیز نعرے لگائے۔
حضرت صائم چشتی فرماتے ہیں۔

؎ جاں اقصیٰ چہ پہنچے محمد پیارے نبی سن کھڑے انتظاری چہ سارے
تے فرمان آدم نے نبیاں نوں کیتا صفاں ٹھیک کرلو امام آ گیا اے

مسئلہ حاضر و ناظر:

امام الوہابیہ ابن قیم نے لکھا کہ یہ تمام انبیاء اپنی قبروں میں بھی حاضر تھے۔ مسجد اقصیٰ میں بھی اور آسمانوں پر بھی ملاحظہ ہو کتاب الروح لابن قیم اردو ص ۱۰۱۔
تو اگر یہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام ایک وقت میں کئی مقامات پر حاضر و ناظر ہیں تو ان کے امام کیوں حاضر و ناظر نہیں؟

Marfat.com

مگر کیا کیا جائے۔ ملاں کی ضد اور ہٹ دھرمی کا۔

؎ دین ملاں فی سبیل اللہ فساد

اَلْفَسَادُ اَلْفَسَادُ اَلْفَسَادُ

مسجد اقصیٰ میں اذان ونماز:

حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے اذان دی۔ معتبر شیعہ کتب میں موجود ہے کہ وہ اذان یہی تھی۔ جو اہلسنّت دیتے ہیں۔

(ملاحظہ ہو حیات القلوب باب المعراج اور من لا یحضرہ الفقیہ ص ۶۷ مطبوعہ ۱۳۷۶ھ)

اب میں ان ملنگوں سے سوال کرتا ہوں جو اذان کے کلمات میں اپنی طرف سے اضافہ کرتے ہیں کہ بتاؤ جو اذان شب معراج جبرائیل علیہ السلام نے پڑھی تھی وہ تمہارے والی تھی یا ہم اہلسنّت و جماعت والی؟

حضور ﷺ کی امامت:

حضرات سامعین! اذان کے بعد جب نماز کی باری آئی تو سب انبیاء دیکھ رہے تھے کہ آج مصلے امامت پر کون آتا ہے۔ اتنے میں حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے بحکم ایزدی حضور اکرم علیہ السلام کو بڑے ادب سے مصلیٰ امامت پر جلوہ آرا فرمایا۔

(درۃ التاج فی مسئلہ المعراج ص ۱۰۰).

قربان جائیں۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ

؎ تجلی حق کا سہرا سر پر صلوٰۃ و تسلیم کی نچھاور!

درود قدسی پرے جما کر کھڑے سلامی کے واسطے تھے

جو ہم بھی واں ہوتے خاک گلشن لپٹ کے قدموں سے لیتے اترن

مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامرادی کے دن لکھے تھے

امامت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:

تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی موجودگی میں حضور علیہ السلام نے امامت کروائی۔

Marfat.com

جبکہ یہاں وہ امام بھی موجود ہیں جنہیں خود خالق کائنات نے فرمایا:

"اِنِّی جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا" (پ ا سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۲۴)

"بے شک میں تمہیں تمام انسانوں کا امام بنانے والا ہوں۔"

یعنی حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام۔ ان سب کی موجودگی میں ان سب کا خادم جبرائیل امین علیہ السلام، امام حضور ﷺ کو بنا دیں تو کوئی نبی اعتراض نہیں کرتا۔

اگر یہی امام انبیاء علیہ السلام تمام صحابہ کی موجودگی میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، کو امام چن لیں تو ملنگوں کے پیٹ میں درد کیوں ہوتا ہے؟ جب کہ ان ملنگوں کی کتابوں میں بھی موجود ہے کہ کائنات کے والی علیہ السلام نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، کو امامت کا حکم فرمایا۔

ملاحظہ ہو،

۱- درنجفیہ شرح نہج البلاغہ ص ۲۵۵
۲- احتجاج الطبرسی ص ۶۰۔
۳- ترجمہ مرأۃ العقول ص ۳۸۸۔
۴- تفسیر قمی۔
۵- ترجمہ مقبول ضمیمہ ص ۴۱۵۔
۶- غزواتِ حیدری ص ۴۱۵۔

ان چھ (۶) کتابوں میں موجود ہے کہ اسی امام کے پیچھے حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ، نے بھی نماز ادا فرمائی۔

؎ اوہدی عظمت دا خورشید چڑھدا رہیا ہر قدم تے اوہدا شان بڑھدا رہیا
پچھے اوہدے نمازاں ہے پڑھدا رہیا جو امام آپ ہے سارے سنسار دا

نماز اقصیٰ اور حیات انبیاء:

امام قرطبی فرماتے ہیں کہ تمام انبیاء کرام کا حضور کی اقتداء میں نماز پڑھنا۔ ان

Marfat.com

کی حیات کی بہترین دلیل ہے کیونکہ مردہ احکام شرعیہ کا مکلّف ہی نہیں ہوتا۔

(القرطبی)

اگر نماز میں دیکھنا ہو کہ مردہ کون ہے اور زندہ کون ہے تو نماز جنازہ میں دیکھ لو جو امام کے آگے ہوگا وہ مردہ ہوگا اور جو پیچھے ہوگا۔ وہ زندہ ہوگا۔

تمام انبیاء کرام نماز میں حضور ﷺ کے پیچھے تھے لہٰذا وہ تمام زندہ تھے۔ اگر (معاذ اللہ) مردہ ہوتے تو آگے ہوتے۔

؎ نماز اقصیٰ میں تھا یہی سر عیاں ہو معنی اوّل آخر!
ہیں دست بستہ وہ پیچھے حاضر جو سلطنت پہلے کر گئے تھے

پھر نماز روح مع الجسم ادا کی جاتی ہے۔

ثابت ہوا کہ معراج کی شب حضور کے پیچھے نماز ادا کرنے والے تمام انبیاء اکرام مسجد اقصیٰ میں روح مع الجسم تشریف لائے تھے۔

نماز کے بعد حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے جلسہ معراج النبی ﷺ کا اعلان فرما دیا۔

جلسہ معراج مصطفٰے ﷺ

حضرات انبیاء اکرام اب آپ کے سامنے جلسہ معراج مصطفٰے ہوگا۔ جس میں اولوالعزم انبیاء کرام علیہم السلام کا خطاب عام ہوگا۔ اس جلسہ کی صدارت امام الانبیاء محبوب خدا شب اسریٰ کے دولہا حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔

یہ جلسہ اپنی شان میں منفرد نوعیت کا جلسہ تھا نہ ایسا جلسہ اس سے پہلے ہوا نہ بعد میں ہو سکا۔

جلسہ کی باقاعدہ کارروائی شروع ہوئی اور اعلان ہوا اب آپ کے سامنے جدالانبیاء سیدنا حضرت آدم علیہ السلام تشریف لاتے ہیں اور اپنا روح پرور خطاب فرماتے ہیں۔

Marfat.com

سیدنا آدم علیہ السلام کا خطاب:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ بِیَدِہٖ وَاسْجَدْلِیْ مَلَآئِکَۃٌ وَجَعَلَ الْاَنْبِیَآءَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ."

تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے اپنے دست مبارک سے پیدا فرمایا اور مجھے فرشتوں سے سجدہ کروایا اور تمام انبیاء کرام کو میری اولاد سے بنایا۔

ان کی تقریر کا وقت ختم ہوگیا۔

حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے اعلان فرمایا: اب آپ حضرات کے سامنے حضرت سیدنا نوح علیہ السلام تشریف لاتے ہیں اور اپنا خطاب ذیشان فرماتے ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا کہ

سیدنا نوح علیہ السلام کا خطاب:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَجَابَ دَعْوَتِیْ فَنَجَانِیْ مِنَ الْغَرْقِ بِالسَّفِیْنَۃِ وَفَضَّلَنِیْ بِالنَّبُوَۃِ."

تمام حمد وثناء اس معبود حقیقی کے لیے ہے جس نے میری دعا کو شرف قبولیت عطا فرماتے ہوئے مجھے کشتی کے ساتھ غرق ہونے سے بچایا اور مجھے نبوت عطا فرما کر فضیلت بخشی۔

ان کا خطاب اختتام پذیر ہوا تو اعلان ہوا اب اللہ کے لاڈلے کلیم حضرت موسیٰ علیہ السلام خطاب مستطاب فرمائیں گے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوئے اور فرمایا:

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا خطاب:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَلَّمَنِیْ تَکْلِیْمًا وَاصْطَفَانِیْ وَاَنْزَلَ عَلَیَّ التَّوْرٰۃَ وَجَعَلَ هَلَاكَ فِرْعَوْنَ وَنَجَاۃَ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ عَلٰی یَدَیَّ."

Marfat.com

ہر قسم کی تعریف اس خدائے بزرگ و برتر کے لیے ہے جس نے بلاواسطہ مجھ سے کلام فرمایا اور مجھے نبوت کے لیے چن لیا اور مجھ پر تورات نازل فرمائی اور میرے ہاتھوں میں سے فرعون کو ہلاک کیا اور میری طفیل بنی اسرائیل کو نجات عطا فرمائی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خطاب کا وقت ختم ہوا تو روح الامین نے اعلان فرمایا۔

اب خطاب فرمانے کے لیے تشریف لاتے ہیں حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور آپ تشریف لا کر اپنے مواعظ حسنہ سے ہمیں مستفیض فرماتے ہیں۔

حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کھڑے ہوئے اور فرمایا:

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا خطاب:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اتَّخَذَنِیْ خَلِیْلًا وَّاَعْطَانِیْ مُلْکًا عَظِیْمًا وَّاصْطَفَانِیْ بِالرِّسَالَۃِ وَاَنْقَذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَجَعَلَھَا عَلَیَّ بَرْدًا وَّسَلَامًا۔"

اس خالق کائنات کے لیے ساری حمدیں اور ثنائیں جس نے مجھے اپنا خلیل بنایا اور مجھے ملک عظیم عطا فرمایا اور مجھے رسالت کے لیے منتخب فرمایا اور مجھے آگ سے نجات دی اور ٹھنڈی سلامتی والی کر دیا۔ مجھ پر آگ کو۔

جب یہ تمام مقررین اپنے اپنے خطبات اور تقاریر کر چکے تو جبرائیل امین علیہ السلام نے اعلان کیا۔

حضرات! اب انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور اس جلسہ کا آخری مقرر حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تشریف لاتے ہیں اور اپنے خطاب سے ہمیں نوازتے ہیں۔ بس ان کے بعد صدر جلسہ اپنا صدارتی خطبہ ارشاد فرمائیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوئے فرمایا:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خطاب:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَلَّمَنِیْ التَّوْرٰتَ وَالْاِنْجِیْلَ وَجَعَلَنِیْ اُبْرِئُ

Marfat.com

اَلْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِی الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ وَجَعَلَنِیْ مِثْلَ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنَ وَعَلَّمَنِیَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ."

تمام حمد و ثنا کا مالک وہ رب دوجہاں ہے جس نے مجھے توریت اور انجیل کا علم عطا فرمایا اور مجھے مادر زاد اندھوں اور کوڑھ کے مریضوں کے لیے شافی بنایا اور اس کے حکم سے میں نے مردے زندہ کئے اور مجھے آدم علیہ السلام کی مثل بنایا ان کو مٹی سے پیدا کیا پھر فرمایا ہو جا تو وہ ہو گئے اور مجھے کتاب و حکمت سکھائی۔

(المواہب اللدنیہ ص ۳۳۸۔ شفاً لقاضی عیاض جلد اوّل ص ۱۰۹۔
نزہت المجالس جلد ثانی ص ۱۳۱ بحوالہ المعراج ص ۱۱۲، ص ۱۱۱، ص ۱۱۰)

سید عالم کا خطبہ صدارت:

جب یہ خطبات مکمل ہو چکے۔ انبیاء کرام نے اپنا اپنا خطبہ ارشاد فرما لیا تو اب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے امام الانبیاء سرور کائنات، احمد مجتبیٰ، حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے خطبہ صدارت کا اعلان فرمایا کہ اب آقائے نامدار انبیاء کے تاجدار، شب اسریٰ کے دولہا صلی اللہ علیہ وسلم اپنا خطبہ صدارت ارشاد فرمائیں گے۔ چنانچہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ صدارت بایں الفاظ ارشاد فرمایا:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَرْسَلَنِیْ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَکَافَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَاَنْزَلَ عَلَیَّ الْفُرْقَانَ فِیْہِ تِبْیَانَ کُلِّ شَیْءٍ وَجَعَلَ اُمَّتِیْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَجَعَلَ اُمَّتِیْ اُمَّۃً وَّسَطًا وَجَعَلَ اُمَّتِیْ ھُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَھُمُ الْاٰخِرُوْنَ وَشَرَحَ لِیْ صَدْرِیْ وَوَضَعَ عَنِّیْ وِزْرِیْ وَرَفَعَ لِیْ ذِکْرِیْ وَجَعَلَنِیْ فَاتِحًا وَّ خَاتِمًا.

تمام تعریفوں کے لائق وہ خداوند قدوس ہے جس نے مجھے رحمتہ اللعالمین اور پوری نسل انسان کے لیے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا اور مجھ پر حق و باطل میں فرق کرنے

Marfat.com

والی اس کتاب کو نازل فرمایا۔ جس میں ہر چیز کا بیان موجود ہے اور میری امت کو تمام امتوں سے بہتر بنایا اور میری امت کو امت وسط بنایا اور میرے سینہ پاک کو کھول دیا اور جس خداوند قدوس نے مجھ پر سے غم امت کا بوجھ اتار دیا اور میرے ذکر کو بلند فرمایا اور مجھے فاتح اور خاتم نبوت بنا کر بھیجا۔

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ:

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا:

"بِهٰذَا فَضَلُكُمْ مُحَمَّدٌ."

اسی وجہ سے حضور تم سب میں سے افضل ہیں۔

بزرگ و برتر ہیں۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ، نے فرمایا:

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
سب سے بالا دو بالا ہمارا نبی ﷺ
سارے اونچوں سے اونچا سمجھئے جسے
ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی ﷺ

(نزہت المجالس، جلد دوئم ص ۱۳۱، زرقانی جلد ششم ص ۵۰)

تمام انبیاء کرام نے سرکار دو عالم علیہ السلام کی فضیلت کو تسلیم کیا اور تمام نے انہیں الفاظ سے سلام پڑھا جن الفاظ سے ملائکہ نے پڑھا تھا۔

گویا کہ جلسہ معراج کے آخر میں صلوٰۃ وسلام بھی پڑھا گیا۔

تمام انبیاء علیہم السلام نے کھڑے ہو کر حلقہ باندھ کر پڑھا۔

شب اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشہ بزم جنت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

خطیب کا تخیل:

خطیب کہتا ہے کہ گویا مثال کے طور پر تمام انبیاء کرام کا مجمع ہے۔ حضور علیہ السلام کے پاس ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی صلوٰۃ وسلام پڑھ رہے ہیں۔

حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے حضرت کلیم اللہ کی طرف دیکھا اور یوں گویا ہوئے۔

؎ کس کو دیکھا یہ موسیٰ علیہ السلام سے پوچھے کوئی

موسیٰ علیہ السلام نے سرکار کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

؎ آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

آپ نے فطرت کو پسند فرمایا:

جب جلسہ سے فارغ ہوئے تو سرکار علیہ السلام کو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دو برتن پیش کیے۔

سرکار ﷺ فرماتے ہیں:

"فَجَاءَنِیْ جِبْرَئِیْلُ بِاِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرَئِیْلُ اِخْتَرْتَ الْفِطْرَۃَ"

"پس حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودھ کا پیش کیا میں نے دودھ کو پسند فرمایا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ آپ نے فطرت کو پسند فرمایا۔"

اگر آپ شراب پسند فرماتے تو ساری امت گمراہ ہو جاتی۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۳۴۳)

Marfat.com

معراج آسمانی:

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"ثُمَّ عُرِجَ بِنَا اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا۔" (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۳۴۳)

پھر ہمیں آسمان دنیا کی طرف بلند کیا گیا۔

مولانا جامی علیہ الرحمتہ کہتے ہیں کہ

ہمہ پیغمبراں در جستجو اند!
خدا داند کہ تو درچہ مقامی

اور نبیوں کا یہ مرتبہ ہی نہیں عرش اعظم پہ کوئی گیا ہی نہیں
ایسا رتبہ کسی کو ملا ہی نہیں، جیسا رتبہ تیرا آج کی رات ہے

لفظ معراج:

حدیث پاک میں لفظ عرج کا ذکر موجود ہے اور یہ لفظ قرآن کریم میں نہیں ہے لیکن یہ سرکار دو عالم علیہ السلام کا معجزہ ہے کہ منکرین معراج کی زبانوں پر بھی لفظ معراج جاری ہے۔

وہ جب بھی ذکر معراج کریں گے تو لفظ معراج ہی بولیں گے۔

معراج عبرانی کا لفظ ہے جس کا معنی ہے سیڑھی۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک سیڑھی لائی گئی جو آسمانوں تک لمبی تھی اور جس کے دربازو تھے۔ ایک سرخ یاقوت کا اور ایک سبز زمرد کا یہ بازو مشرق سے مغرب تک پھیلے ہوئے تھے۔

اس سیڑھی کی پچاس منزلیں تھیں اور ہر منزل کے درمیان ستر (۷۰) ستر (۷۰) برس کا فاصلہ تھا اور ہر منزل پر ایک فرشتہ متعین تھا جس کے ماتحت پچاس (۵۰) پچاس (۵۰) ہزار ملائکہ تھے۔ اس سیڑھی کا ایک ڈنڈا سونے اور ایک چاندی کا تھا۔ میں اس پر چڑھا۔

Marfat.com

اور دوسری روایت کے مطابق آپ براق پر تشریف لے گئے۔

(ریاض الازھار ص ۲۱۱ بحوالہ درۃ التاج)

اب ان دونوں روایتوں میں تطبیق یوں ہوگی کہ معراج کے دولہا علیہ السلام براق پر سوار ہو کر اس سیڑھی پر تشریف لائے کیونکہ براق نے ان پچاس زینوں کو جن کی مسافت ستر (۷۰) ستر (۷۰) سال کی ہے۔ آن واحد میں طے فرمالیا۔ جہاں وہ قدم رکھتا تھا اس کی نظر پہلے وہاں پہنچ چکی ہوتی تھی۔

براق لفظ برق سے بنا ہے جو مبالغہ کا فائدہ دیتا ہے۔ یعنی بہت سی بجلیوں کی جمع یا ساری بجلیوں کا مرکب۔

ایک محتاط اندازہ کے مطابق عام برقی رو کی تیزی ایک لاکھ اسی ہزار میل فی سیکنڈ ہے تو جو کئی بجلیوں کی جمع براق ہے۔

اس کی رفتار کا کیا کہنا۔

؎ تھا براق نبی یا کہ نور نظر!
یہ گیا وہ گیا اور نہاں ہو گیا

ملاں کہتا ہے میں بھی نبی کی طرح ہوں۔

اگر وہ نبی کی طرح ہے تو اسے چاہئے کہ وہ براق نہیں، عام برق کو چھو کر دکھائے۔ انشاء اللہ مسئلہ سرے سے ختم ہی ہو جائے گا۔

؎ جیہڑا نبی ﷺ نوں سمجھے مثل اپنی، دھروں دھکیاں اوہ قہار دا اے
توبہ اسی نہیف کثیف بندے جسم نور ای نور سرکار دا اے
مکھی بیٹھے نہ بدن حضور ﷺ دے تے منکر منہ وچ مکھیاں ماردا اے
بے خبر نوں خبر حضور ﷺ دی کیہہ اینویں کوڑیاں لافاں پیا ماردا اے

بجلی ہیڈ رسول ﷺ سے آتی ہے:

حضرات گرامی!

Marfat.com

یہ ہمیں بجلی ہیڈ رسول ﷺ سے سپلائی ہوتی ہے۔

ملاں کہتا ہے کہ میں اللہ کے علاوہ کسی کو نہیں مانتا۔

جس چیز پر غیر اللہ کا نام آجائے میں اسے حرام سمجھتا ہوں۔ اب بجلی پر رسول اللہ ﷺ کا نام آ گیا کیونکہ یہ ہنیڈ رسول ﷺ سے آتی ہے۔ منکرین کو چاہئے کہ ساری بجلی سے چلنے والی اشیاء ہم بریلویوں کو بھیج دیں۔ یہ لاؤڈ سپیکر۔ ٹیوبیں، بلب وغیرہ وغیرہ سب کچھ اہلسنّت کی مساجد میں دے دیں اور خود ایک کھلے میدان میں چلے جائیں اور وہاں جا کر دعا مانگیں۔

یا اللہ! بجلی پر نام آ گیا ہے غیر اللہ کا۔ لہٰذا ہم یہ بجلی لینا نہیں چاہتے ہم پر اپنی ہی بجلی پھینک، تیری بجلی ہمیں چاہئے۔ بس۔

بہر کیف!

؎ برق سے تیز تھا یہ براق آپ کا
حق تعالیٰ کو تھا اشتیاق آپ کا
اب نہیں دیکھا جاتا فراق آپ کا
جلد چلنا روا آج کی رات ہے

پہلا آسمان:

آن واحد میں پہلا آسمان آ گیا تو

"فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ فَقِيْلَ مَنْ اَنْتَ قَالَ جِبْرَائِيْلُ وَقِيْلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ "مُحَمَّدٌ" قِيْلَ وَقَدْ بُعِثَتَ اِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثْتُ اِلَيْهِ فَفَتَحَ لَنَا۔"

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۳۴۳)

پس جبرائیل علیہ السلام نے آسمان کا دروازہ کھٹکھٹایا پوچھا گیا تم کون ہو۔ کہا جبرائیل علیہ السلام ہوں۔ پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے۔

کہا: میرے ساتھ محمد علیہ السلام ہیں۔

Marfat.com

پوچھا گیا کیا تمہیں ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔

کہا: ہاں مجھے ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔ پس، ہمارے لیے دروازہ کھل گیا۔

حضرت افتخار ملت:

سوال یہ ہے کہ جب تمام انتظام و انصرام کرائے گئے۔ ملائکہ کو جشن معراج النبی کا علم تھا تو پھر دربان آسمان نے یہ سب سوالات کیوں کئے؟ حضرت افتخار ملت رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''میرے خیال میں تو یہی ہوسکتا ہے کہ شاید ایوان رب العزت سے ہر آسمان کے دربان کو یہ حکم ملا ہو کہ جبرائیل علیہ السلام سے، میرے محبوب پاک کے آنے کے متعلق پوچھ لینا اگر وہ ساتھ ہو تو دروازہ کھول دینا نہیں تو اس کے بغیر آج جبرائیل علیہ السلام کو بھی اوپر آنے کی اجازت نہیں ہے۔'' (المعراج ص ۱۱۹ مصنفہ حضرت افتخار ملت)

میری ناقص رائے:

میری ناقص سمجھ میں یہ آتا ہے کہ جب کسی مہمان کی آمد ہو تو اس کے لیے اسپیشل دروازے بنائے جاتے ہیں ممکن ہے کہ یہ دروازے شب معراج کے لیے مخصوص ہوں تو مخصوص دروازوں سے وہی گزرتا ہے جس کے لیے بنائے گئے ہوں، باقی اس کے خادم اس کی معیت میں گزر جاتے ہیں اس کے بغیر وہ ان دروازوں سے نہیں گزر سکتے اسی لیے ہر آسمان پر حضور ﷺ کے متعلق پوچھا جاتا رہا اور جب یہ پتہ چلتا رہا کہ حضور ﷺ تشریف لے آئے ہیں تو دروازہ کھل جاتا رہا۔

پہلے آسمان پر سیدنا آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضور علیہ السلام نے آگے بڑھ کر سلام کیا۔ سیدنا ابوالبشر آدم علیہ السلام نے جواب میں کہا: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ مَرْحَبًا يَا ابْنَ الصَّالِحِ وَيَا نَبِيَّ الصَّالِحِ فرمایا: (المعراج ص ۱۲۰)

Marfat.com

نبوت کی رفتار:

حضور علیہ السلام تمام انبیاء کرام کو بیت المقدس میں چھوڑ آئے تھے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ حضور ﷺ سے پہلے آسمان پر کس طرح پہنچ گئے تو جواب یہ ہے کہ حضور علیہ السلام براق کی رفتار سے تشریف لائے اور یہ تمام انبیاء علیہم السلام نبوت کی رفتار سے تشریف لائے۔ براق کتنا بھی تیز ہو نبوت کی رفتار کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ حضور ﷺ سیر کے لیے جا رہے تھے اور انبیاء اپنی اپنی ڈیوٹیوں پر تو ڈیوٹی والے تیز چلا کرتے ہیں۔ بخلاف سیر کرنے والے کے، کہ وہ آہستہ آہستہ چلا کرتا ہے۔

آسمانوں کے دروازے:

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ آسمان کے دروازے نہیں ان کو اس حدیث پر غور کرنا چاہئے۔ جس میں بار بار یہ فرمایا گیا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

دیگر حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ

"اِذَا دَخَلَ الرَّمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ."

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۷۳)

"جب رمضان کا مہینہ شروع ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔"

اور ارشاد فرمایا:

"فِی الْجَنَّةِ ثَمَانِیَةُ اَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ یُسَمَّی الرَّیَّانُ لَا یَدْخُلُهُ اِلَّا الصَّآئِمُوْنَ." (مشکوٰۃ شریف ص ۱۷۳)

"جنت کے آٹھ دروازے ہیں، جن میں سے ایک دروازے کا نام باب ریان ہے اس سے صرف روزہ دار ہی گزریں گے اور پھر جبرائیل علیہ السلام نور تھا تو وہ مصطفیٰ علیہ السلام کے کمرہ میں ایک چھوٹے سے سوراخ

Marfat.com

سے داخل ہو گیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نور کے لیے کوئی شی درمیان میں حائل نہیں ہو سکتی۔''

مخالف لوگ کہتے ہیں کہ احمد ﷺ کیونکر افلاک پر پہنچے
فلک کے کون سے در تھے کہ عرش پاک پر پہنچے
مخالف کی عجب بے ڈھنگی سی گفتار ہوتی ہے
وہ کیا جانیں کہ نور حق کی کیا رفتار ہوتی ہے
انہیں کہہ دو کہ نور کو حائل نہیں دیوار ہوتی ہے
نظر شیشے پہ جب پڑتی ہے فوراً پار ہوتی ہے

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

سیدنا آدم علیہ السلام نے سرکار دو عالم علیہ السلام کا پہلے آسمان پر استقبال فرمایا۔

حضور علیہ السلام نے ملاحظہ فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام اپنے دائیں طرف دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور بائیں طرف دیکھ کر روتے ہیں۔ آپ کی دائیں طرف بھی اولاد آدم کی ارواح ہیں اور بائیں طرف بھی۔

پوچھا اے جبرائیل علیہ السلام یہ حضور آدم علیہ السلام کے دائیں بائیں کیا ہے۔ اور یہ بائیں طرف دیکھ کر روتے کیوں ہیں اور دائیں طرف دیکھ کر خوش کیوں ہوتے ہیں۔

عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کے دائیں طرف جنتیوں کی ارواح ہیں اور بائیں طرف جہنمیوں کی۔

جنتیوں کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور جہنمیوں کو دیکھ کر روتے ہیں۔ کیوں؟......
اس لیے کہ آج حضور بارگاہ رب العزت میں تشریف لے جا رہے ہیں۔ میرے رونے کے باعث آپ کو میری اولاد پر رحم آجائے گا تو یہ ان کی سفارش اور شفاعت اپنے رب العزت سے فرما دیں گے۔

Marfat.com

نماز کے قیام کی فرضیت:

پہلے آسمان پر سرکار دو عالم علیہ السلام نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک کثیر انبوہ ملائکہ کرام کا قیام میں اللہ تعالیٰ کی تسبیحات پڑھ رہا ہے۔

فرمایا: جبرائیل علیہ السلام یہ کون ہیں۔

عرض کیا: یہ ملائکہ نوری ہیں، جب سے پیدا ہوئے ہیں، اسی طرح قیام میں ہیں اور تا قیام قیامت اسی طرح قیام میں تسبیح پڑھتے رہیں گے۔ حضور ﷺ کو یہ قیام بہت پسند آیا۔ چنانچہ حضور ﷺ کی پسند دیکھتے ہوئے اللہ نے امت مصطفویہ ﷺ کی نماز کا قیام فرض کر دیا۔ (معارج النبوت جلد نمبر ۳ ص ۱۳۳)

رکوع سجود التحیات:

اسی طرح دوسرے تیسرے اور چوتھے آسمان پر رکوع، سجود اور التحیات فرض کی گئی جب سرکار دو عالم چوتھے آسمان پر تشریف لے گئے تو ملائکہ کو التحیات میں تسبیح پڑھتے ہوئے دیکھا تو پسند فرمایا۔ چنانچہ التحیات فرض ہوگئی۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام تمام ان انبیاء کو جن سے آسمانوں پر ملاقات ہوئی پہلے سلام کیوں فرما رہے تھے۔ جواب یہ ہے کہ سرکار سواری پر تشریف لا رہے تھے اور وہ اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے اور سرکار کا ارشاد ہے کہ

"يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ."

"سوار پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔"

اس لیے سرکار ﷺ نے اپنی حدیث مبارک پر خود عمل فرماتے ہوئے ہر مقام پر سلام کی ابتداء خود فرمائی۔

دوسرا آسمان:

سرکار دو عالم علیہ السلام فرماتے ہیں۔

Marfat.com

"ثُمَّ عُرِجَ بِیْ اِلَی السَّمَآءِ الثَّانِیَۃِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرَائِیْلُ."

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۳۴۳)

"پھر مجھے دوسرے آسمان پر لے جایا گیا اور جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھٹکھٹایا۔"

حسب سابق سوالات و جوابات کے بعد دوسرے آسمان کے دربان نے دروازہ کھولا......تو

"فَاِذَا اَنَا بِابْنَیِ الْخَالَۃِ عِیْسٰی ابْنِ مَرْیَمَ وَیَحْیٰ ابْنِ زَکَرِیَّا مَرْحَبَا بِیْ وَدَعَوَالِیْ بِخَیْرٍ."(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۳۴۳)

"پس، اچانک میں اپنے خالہ کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام بن مریم علیہا السلام اور یحییٰ بن زکریا کے ساتھ تھا۔ انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لیے دعائے خیر کی۔"

تیسرا آسمان:

اسی طرح تیسرے آسمان پر گئے تو وہاں حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضور ﷺ نے فرمایا وہ یوسف علیہ السلام جن کو نصف حسن عطا فرمایا گیا ہے۔ انہوں نے مجھے اَھْلاً وَّسَھْلاً مَرْحَبًا فرمایا اور دعائے خیر میرے لیے کی۔

چوتھا (۴)، پانچواں (۵) اور چھٹا (۶) آسمان:

چوتھے پر حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔

پانچویں پر حضرت ہارون علیہ السلام سے اور

چھٹے پر حضرت موسیٰ علیہ السلام ملے۔

ان سب نے مرحبا فرمایا اور دعائے خیر میرے لیے فرمائی۔

Marfat.com

ساتواں (۷) آسمان اور بیت المعمور اور فرضیت جمعہ:

فرمایا:

”ثُمَّ عُرِجَ بِیْ اِلَی السَّمَآءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرَائِیْلُ.“

پھر ہم نے عروج کیا۔ ساتویں آسمان کی طرف اور جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ جب دروازہ کھلا تو دیکھا۔

”فَاِذَا اَنَا بِاِبْرَاهِیْمَ مَسْنَدُ ظَهْرِهٖ اِلَی الْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ وَاِذَا هُوَ یَدْخُلُهٗ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ لَا یَعُوْدُوْنَ اِلَیْهِ.“

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۳۴۴)

حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت المعمور کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے وہ بیت المعمور جس میں روزانہ ستر (۷۰) ہزار فرشتہ زیارت کے لیے داخل ہوتا ہے اور جو ایک مرتبہ آتا ہے دوبارہ نہیں آتا۔

بیت اللہ شریف کے بالمقابل ساتویں آسمان پر ملائکہ کا قبلہ بیت المعمور شریف ہے۔ جہاں کے امام اور خطیب حضرت سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام ہیں۔

لاتعداد فرشتوں کا وہاں حضور ﷺ نے اجتماع ملاحظہ فرمایا تو آپ کو وہ بہت پسند آیا۔ اس پسندیدگی کی وجہ سے امت مصطفویہ ﷺ پر جمعہ فرض کر دیا گیا۔

وہاں پر سرکار دو عالم علیہ السلام نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی درخواست پر ملائکہ کو دو رکعت نماز پڑھائی۔

کہتے ہیں کہ جو فرشتے سرکار کی زیارت کے لیے جمع ہوئے تھے۔ انہوں نے سدرۃ المنتہیٰ کو ڈھانپ لیا تو

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

”اِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰی مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی“

(پ ۲۷ سورۃ النجم آیت نمبر ۱۷۔ ۱۶)

Marfat.com

''اور جب سدرہ کو ڈھانپ لیا اس چیز نے کہ جس نے ڈھانپ لیا اور نہ جھکی آنکھ نہ ٹیڑھی ہوئی۔''

سدرۃ المنتہیٰ:

''ثُمَّ ذَهَبَ بِیْ اِلٰی سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی'' (حجتہ اللہ علی العالمین ص ۳۴۴)

''پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ پر لے جایا گیا۔''

سدرہ عربی زبان میں بیری کے درخت کو کہتے ہیں۔

ساتویں آسمان پر ایک مقام ہے وہاں پر ایک درخت بیری کے درخت جیسا جس کا تنا سونے کا۔

ڈالیاں یاقوت کی، پتے ہاتھی کے کان کے برابر چوڑے اور پھل ہجر کے مٹکوں کی طرح بڑا بڑا ہے۔

اس درخت کی شاخ سے جڑ تک مسافت پچاس ہزار برس کی ہے اس پر بے شمار ملائکہ پروانہ وار آتے اور جاتے رہتے ہیں۔

نہر حیات اور دیگر چار نہریں:

اس درخت کے نیچے سے چار نہریں نکلتی ہیں۔

نہر کوثر۔ نہر رحمت۔ نہر فرات اور نہر نیل۔

نہر کوثر اور نہر رحمت دونوں جنت کی نہریں ہیں اور فرات و نیل دنیا کی۔

اس کے آگے ایک نہر حیات ہے جس میں روزانہ ملائکہ غسل فرماتے ہیں اور غسل فرما کر جب وہ اپنے پر جھاڑتے ہیں تو ہر قطرہ سے ایک فرشتہ پیدا کیا جاتا ہے جو اپنے رب کی تسبیح کرتا ہے اور قیامت تک کرتا رہے گا۔

سدرہ کا میزبان رسول ﷺ

حضور علیہ السلام نے اس درخت کی ایک شاخ کو ملاحظہ فرمایا کہ جس کی بلندی ایک لاکھ برس کا راستہ تھی اس کے اوپر ایک نورانی پتہ تھا جو سات زمین اور سات

Marfat.com

آسمان کے برابر تھا۔ جس پر نوری بچھونا بچھا ہوا تھا اس پر ایک کرسی موجود تھی کہ جو نبی اکرم علیہ السلام کے اسم گرامی سے منسوب و مقرر تھی۔

اس کے سامنے چالیس (۴۰) ہزار ملائکہ توریت کی تلاوت کر رہے تھے اور پیچھے چالیس (۴۰) ہزار ملائکہ انجیل کی تلاوت کر رہے تھے۔

اسی طرح دائیں طرف چالیس (۴۰) ہزار ملائکہ زبور اور بائیں طرف چالیس (۴۰) ہزار ملائکہ قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے۔

حضرت روح الامین جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یارسول اللہ یہ میری رہائش گاہ ہے۔ تشریف لائیے اور اپنے قدوم میمنت لزوم سے اس کو مشرف فرمائیے تاکہ اس مقام کو بھی برکت حاصل ہو جائے۔ (ریاض الاذھار ص۲۲۲)

اَلْمُنْتَھٰی:

اس مقام کو المنتہیٰ سے اس لیے موسوم کیا جاتا ہے کہ یہاں پہ ہر اہل علم کے علم کی ...... ہر بلند ہونے والے کی بلندی کی انتہا ہو جاتی ہے۔ اس مقام سے آگے سوائے سرور کائنات علیہ السلام کے کوئی نہ جاسکا اور نہ ہی جاسکے گا۔ کیونکہ یہ ہر جانے والے کی انتہا ہے۔ اس مقام پر پہنچ کر حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے سر جھکا دیا اور عرض کیا۔

ے محمد دے قدماں چہ سرنوں نوا کے
عرض کیتی جبرئیل علیہ السلام سدرہ تے جا کے
میں اک پیر اگے نہیں جاسکدا آقا ﷺ
میرا آخری ایہہ مقام آ گیا اے

عرش پہ جا کے مرغ عقل تھک کے گرا غش آ گیا:

نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا:

اے جبرائیل تم مجھے تنہا چھوڑ رہے ہو یہ اصول دوستی کے خلاف ہے۔

Marfat.com

؎ چوں در دوستی مخلصم یافتی — عنانم زصحبت چرا تافتی
بدو گفت سالار بیت الحرام — کہ اے حامل وحی برتر خرام

اے جبرائیل علیہ السلام تمہیں اپنی پرواز پر بڑا فخر ہے۔ تم بہت سبک رفتار اور بے پناہ طاقت کے مالک ہو مگر آج مزاتب ہے اگر محمد ﷺ کے ساتھ دوڑو تو۔

؎ کہ اے حامل وحی برتر خرام — کہ اے حامل وحی برتر خرام

اے جبرائیل تمہاری برق رفتاری اور پرواز کا یہ عالم ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو نارنمرود میں ڈالا گیا۔ اس وقت تمہیں حکم ملا کہ جاؤ اور آگ کو گلزار بنا دو اور ابراہیم سے پہلے تم وہاں پہنچو۔

تم سدرہ سے چلے اور ابراہیم علیہ السلام سے پہلے اس آگ میں پہنچ گئے اور اسے گلزار بنا دیا۔ چند لمحوں میں وہاں پہنچ گئے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کے گلوئے نازنین پر چھری رکھ دی گئی تو تمہیں حکم ہوا کہ جاؤ اور چھری چلنے سے پہلے جنت سے دنبہ لے کر حاضر ہو جاؤ۔

تم پہلے جنت میں گئے وہاں سے مینڈھا لے کر چند لمحوں میں وہاں بھی پہنچ گئے۔

یوسف علیہ السلام کو بھائیوں نے اندھیرے کنویں میں ڈالا اور رسی کاٹنے لگے تو تمہیں حکم ہوا کہ رسی کے کٹنے سے پہلے وہاں پہنچ جاؤ اور یوسف علیہ السلام کے نیچے اپنے پر بچھا دو۔ تم وہاں بھی پہنچ گئے۔

میرا دانت مبارک شہید ہوا۔

خون مبارک نکلا تو تمہیں حکم ہوا۔ خون کا قطرہ زمین پر گرنے سے قبل وہاں پہنچ جاؤ اور تم ایک آن میں وہاں بھی پہنچ گئے۔ تم بڑی تیز رفتاری کے مالک ہو مگر آج چلو نا میرے ساتھ۔

؎ کہ اے حامل وحی برتر خرام — کہ اے حامل وحی برتر خرام

Marfat.com

عرض کیا آقا ﷺ!

"لَوْ دَنَوْتُ اَنمِلَةً لَاحْتَرَقْتُ."

(تفسیر روح البیان جلد چہارم ص ۱۴۹ المواہب ص ۳۴۶،
نزہت المجالس جلد ثانی ص ۱۴۴)

اگر میں انگلی کے پورے برابر بھی آگے بڑھا تو جل جاؤں گا۔

؎ اگر یک سرموئے برتر پرم — فروغ تجلی بسوزد پرم!
جو آگے بڑھوں گا میں اک بال بھر — تجلی سے جل جائیں گے میرے پر

فرمایا، اے جبرائیل:

؎ نبی ﷺ آکھیا راہ وچہ چھڈ جاناں نہیں سی دوستاں وچہ دستور اگے
وحی آکھیا اوہ شعلے مار دا اے جس نور نے ساڑیا طور اگے

نبی اکرم علیہ السلام نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اپنی معیت میں ایک قدم آگے بڑھایا۔ اس ایک قدم میں پانچ سو برس کی مسافت تھی تو ستر (۷۰) ہزار پروں کا مالک جبرائیل چڑیا کی شکل میں تھر تھر کانپنے لگا۔

(معارج النبوت جلد نمبر ۳ ص ۱۵۱)

عرض کیا:

؎ آقا اگے دریا تجلیاں دا ٹھاٹھاں لہراں جلوے لگاتا رد سدا
ایتھو اگاں دا میرے کول ٹکٹ ہی نہیں سڑ بجھ مراں جبرائیل پکار دسدا
اگلے راہ دا سرکار ﷺ کوئی پتہ ناہیں سچو سچ غریب نثار دسدا
کئی سوہنیاں ڈبیاں کھا غوطے جھگی یار اپنی ندیوں پار دسدا
نالے ایہہ رستہ شارع عام وی نئیں لگا لن ترانی اشتہار دسدا
میں کہیہ چیز تے کیہہ اے مجال میری جتھے موسیٰ وی ہوش وسار دسدا
اگے جان دی سوہنیاں نہیں طاقت ہتھ جوڑ مڑ مڑ بار بار دسدا
پہنچے سدرہ مقام حضور اگوں جبرائیل علیہ السلام وی اپنی ھار دسدا

Marfat.com

جبرائیل علیہ السلام اپنی اصلی حالت میں:

فرمایا جبرائیل علیہ السلام جب کبھی میرے پاس آئے ہو شکل بدل بدل کر آتے رہے ہو آج ذرا مجھے اپنی اصلی شکل دکھاؤ۔ جبرئیل نے صرف ایک پر کھولا تو وہ پر مشرق و مغرب میں پھیل گیا۔

فرمایا میں نے ملاحظہ فرمالیا۔ اب پھر سابقہ حالت پر آجاؤ۔

مولانا رومیؒ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے تو جبرائیل علیہ السلام کو اس کی اصلی حالت میں ملاحظہ فرمالیا۔ مگر جبرائیل کے سامنے اگر حضور ﷺ اپنی اصلی ہیئت میں جلوہ گر ہوتے تو جبرائیل علیہ السلام نہ دیکھ سکتے بلکہ وہ بے ہوش ہو جاتے۔

یہ سات سو (۷۰۰) پروں کا مالک جن کا ایک پر مشرق اور مغرب کو ڈھانپ لیتا ہے۔ آج سرکار ﷺ کے سامنے عاجز ہو کر کھڑے ہیں۔

رومیؒ فرماتے ہیں:

؎ جبرائیلا تو شریفی و عزیز
تو نہی پروانہ آن شمع نیز!

هَلْ لَكَ حَاجَةٌ:

فرمایا: جبرائیل علیہ السلام یاد کرو۔

جب میرے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تم نے نار نمرود میں جاتے ہوئے کہا تھا کہ

"هَلْ لَكَ حَاجَةٌ"

آج میں تمہارا یہ ادھار اتار دوں۔

میں تم سے پوچھتا ہوں "هَلْ لَكَ حَاجَةٌ"

اگر کوئی حاجت ہے تو بیان کرو میں پوری کر دوں۔

Marfat.com

اگر اللہ ہی حاجت روا ہے؟

ملاں سے پوچھئے، اگر اللہ کے سوا کوئی حاجت روا نہیں تو جبرائیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اور حضور ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے کیوں فرمایا۔

"هَلْ لَّكَ حَاجَةٌ"

کیا انہیں معلوم نہ تھا کہ اللہ ہی حاجت روا ہے اور بس۔

جبرائیل امین علیہ السلام نے عرض کیا۔

یا رسول اللہ!

حاجت ہے پوری فرما دو:

"سَلِ اللّٰهَ اَنْ اَبْسُطَ جَنَاحِیْ عَلَی الصِّرَاطِ لِاُمَّتِكَ حَتّٰی یَجُوْزُ عَلَیْهِ." (روح البیان جلد دوئم ص)

اللہ تعالیٰ سے سوال کیجئے (اجازت لے دیجئے) کہ میں اپنے پروں کو پل صراط پر بچھا دوں آپ کی امت کے لیے اور وہ ان پروں کے اوپر سے گزر جائے۔

وجدان رضا بریلوی علیہ الرحمتہ:

اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمتہ بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ!

احمد رضا آپ کا غلام ہے اسے جبرائیل علیہ السلام کا ممنون احسان نہ فرمانا۔

غلام آپ کا ہو اور احسان لے جبرائیل علیہ السلام کا؟

آواز آئی پھر تم کیا چاہتے ہو تو عرض کیا۔

؎ پل سے اتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو!

جبرائیل علیہ السلام پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو!

یوں محسوس ہوتا ہے کہ عرض بارگاہ رسالت میں منظور ہوگئی جبھی تو فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

رضا پل سے اب وجد کرتے گزریئے
کہ ہے ربِّ سلم صدائے محمد ﷺ

حضرت جبرائیل امین علیہ السلام دیکھتے ہی رہ گئے اور معراج کے دولہا علیہ السلام اگلے سفر پر روانہ ہو گئے۔

اعلیٰ حضرتؒ فرماتے ہیں کہ

تھکے تھے روح الامین کے بازو کہاں یہ دامن کہاں وہ پہلو
رکاب چھوٹی امید ٹوٹی نگاہ حسرت کے ولولے تھے

خاکی۔ ناری اور نوری:

حضرات گرامی!

مخلوق کی تین قسمیں ہیں۔

خاکی۔ نوری اور ناری۔

ہم خاکی مخلوق ہیں، کیونکہ اللہ فرماتا ہے۔

"اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ." (پ۱۴ سورۃ الحجر آیت نمبر ۲۸)

"بے شک میں مٹی سے بشر کو پیدا کرنے والا ہوں۔"

ملائکہ نوری مخلوق ہیں ان کے نور ہونے میں کسی مکتب فکر کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ شیطان ناری مخلوق ہے جیسا کہ اس کا یہ اقرار قرآن میں موجود ہے کہ

" خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ."

(پ۸ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۲)

تو نے مجھے آگ سے اور اسے مٹی سے پیدا فرمایا۔

خاکی نے چھلانگ لگائی — آٹھ فٹ تک گیا۔

ناری نے چھلانگ لگائی — پہلے آسمان تک گیا۔

نوریوں کا سردار چلا — سدرہ تک گیا۔

Marfat.com

مولویو۔ اب مجھے بتاؤ کہ جو سدرہ سے بھی آگے گیا وہ کون سی مخلوق تھی۔ بَشَـرٌ مِّثْلُکُمْ کی رٹ لگانے والو یہاں پر تو ناری اور نوری عاجز ہیں تم کس کھیت کی مولیاں ہو؟

جبرائیل علیہ السلام محو حیرت ہو کر دیکھ رہے ہیں کہ

لاپریتاں دے دلا سے اوہ گئے
اوہ گئے دلاں دے جانی اوہ گئے

کہاں گئے۔

جتھوں تیک نہ کوئی ہور گیا
اک کالیاں زلفاں والا سی اوہ سدرہ دیاں حداں توڑ گیا۔
جتھے نہ جاندے نوری ڈردے۔
عقل دے خانے کم نہ کردے۔
جیہڑے سی راز نیاز دے پردے اوہ سوہنا محمد توڑ گیا۔
اوتھوں تیک نہ کوئی ہور گیا
اوتھوں تیک نہ کوئی ہور گیا!

رَفْرَفْ:

اب وہ منزل آ گئی کہ جہاں منزل کا تصور ختم۔
جبرائیل علیہ السلام سدرہ پر رہ گئے۔
براق بھی پیچھے رہ گیا اور اب ایک سبز رنگ کا بچھونا نمودار ہوا جسے رفرف کہتے ہیں۔ اس سے ید قدرت ظاہر ہوا اور اوپر لے گیا۔

(الیواقیت والجواہر جلد ثانی ص ۳۶)

مقام وحشت:

اب وہ مقام آیا کہ

Marfat.com

۔نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور نہ سنگ ساحل نہ مرحلے تھے۔

اس مقام پر تنہائی کی وجہ سے وحشت محسوس ہوئی تو آواز قدرت آئی کہ محبوب ﷺ اپنے آپ کو تنہا مت سمجھو۔

مت گھبراؤ کیونکہ میں نے تمہیں سیر کروائی ہے۔

"اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ."

تو میں تمہارے ساتھ ساتھ ہی ہوں، اب اگر تنہائی محسوس کرتے ہو اور کوئی راستہ نہیں پاتے تو میرا وعدہ ہے کہ

"یَھْدِیَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا." (پ۲۶ سورۃ الفتح آیت نمبر۲)

"میں خود تجھے سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔"

راہ کا تو نام ونشان نہ تھا۔

پھر مطلب یہ نکلا کہ اے محبوب جس شاہراہ محبت پر میں تمہیں چلا رہا ہوں۔ میں خود اس کی رہنمائی کروں گا۔

وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰی:

ہاں اب سمجھ میں آ گیا کہ امام اہلسنّت نے جو ترجمہ فرمایا بالکل صحیح ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ

وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰی (پ۳۰ سورۃ الضحیٰ آیت نمبر۷)

اور تمہیں اپنی محبت میں وارفتہ پایا اور اپنی طرف راہ دی۔

ضالاً کا معنی کرتے ہوئے بڑے بڑے نام نہاد مفسرین اور بزعم خود مترجمین نے اپنی مبینہ جہالت اور خبث باطن کا کھل کر اظہار کیا اور بغض رسول کی منہ بولتی تصویر لوگوں کے سامنے پیش کی ہے۔

ان کو ترجمہ کرتے وقت یہ بھی یاد نہ رہا کہ اس آیت میں لفظ ضال کی نسبت کس ذات والا صفات کی طرف ہے۔

Marfat.com

ضال کے مختلف معانی سے ناآشنا ان ماڈرن مترجمین نے ذات نبوت کا ذرا پاس نہ کیا اور معاذ اللہ ذات نبوت کو گمراہ ۔ گم گشتہ راہ۔ راہ بھولا ہوا لکھ دیا۔ یاللعجب

؎ چہ بے خبرز مقام محمد عربی ست

حالانکہ نبوت کے متعلق اس معنی کی صریح نفی اس آیت میں موجود کہ
"مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى" (پ۲۷ سورۃ النجم آیت نمبر۲)
"نہ بھٹکا تمہارا صاحب اور نہ بہکا۔"

اب یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ذات باری تعالیٰ کے کلام میں تعارض ہو وہ خود ہی فرمائے کہ میرا محبوب نہ گمراہ ہوا نہ بہکا اور خود ہی فرمائے کہ تجھے بھٹکا ہوا یا گمراہ پایا اور راہ دی۔

کلام باری میں تعارض نہیں ہوسکتا ہاں ان ملاؤں کی ذات نبوت سے دشمنی کے باعث ان کی عقل کا فتور ہوسکتا ہے۔

کیونکہ ضال کا معنی محبت یہ خود تسلیم کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو سورۂ یوسف ارشاد باری تعالیٰ کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: مجھے یوسف کی خوشبو آرہی ہے تو اولاد نے ان سے کہا۔

"اِنَّ اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ." (پ۱۲ سورۃ یوسف آیت نمبر۸)
"یقیناً ہمارے والد (ایسا کرتے ہوئے) کھلی محبت کا شکار ہیں۔"
"قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلِكَ الْقَدِیْمِ."
(پ۱۳ سورۃ یوسف آیت نمبر۹۵)
"گھر والوں نے کہا (باباجی) آپ اپنی اسی پرانی محبت میں مبتلا ہیں۔"

اب ان ماڈرن مفسرین نے ان مقامات پر مختلف ترجمے کئے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو پرانی محبت میں گرفتار ثابت کیا۔

Marfat.com

اس آیت کی تفسیر میں امام المفسرین حضرت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ

"اَلضَّلَالُ بِمَعْنَی الْمُحَبَّةِ" (تفسیر کبیر)

یعنی ضلال معنی محبت ہے۔

علاوہ ازیں عرب لوگ جنگل کے اس درخت کو جو راستہ کی نشاندہی کرتا ہے۔ ضال کہتے ہیں اور اہل علم نے یہ مثال بھی پیش کی ہے کہ

"ضَالَّ الْمَآءُ فِی اللَّبَنِ."

"پانی دودھ میں گم ہو گیا۔"

اس کا مطلب ہے کسی کی محبت میں گم ہو جانے کو ضال کہتے ہیں۔

لہٰذا ترجمہ کرتے وقت لفظ کی نسبت کا خیال رکھا جاتا ہے جیسا کہ صلوٰۃ کا معنی ہے نماز مگر جب اللہ کی طرف اس کی نسبت ہو تو معنی بدل جاتا ہے اور درود ہو جاتا ہے اور ملائکہ کی طرف ہو تو اسی کا معنی دعا ہے۔ جیسا کہ آیت "یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ" میں ہے اسی طرح ضال کا لفظ جب حضور کی طرف منسوب ہوگا تو معنی محبت ہوگا۔ گمراہی کا معنی مراد لینا گمراہوں کا کام ہے۔ تو معنی یہ ہوگا کہ آپ کو محبت میں وارفتہ پایا تو راہ دی۔ لہٰذا جب کوئی سنگی ساتھی نہ رہا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے محبوب ﷺ کا ہاتھ تھام لیا اور اپنی طرف راہ دی۔

نوری حجابات:

نبی اکرم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ پھر میں نے ستر ہزار نوری حجابات طے فرمائے ایک ایک حجاب کی مسافت ستر ستر ہزار برس تھی۔

مجھے آواز آتی تھی کہ

"اُدْنُ مِنِّیْ. اُدْنُ مِنِّیْ."

ستر ہزار مرتبہ آواز آتی رہی اور میں قدم اٹھاتا رہا۔ نوری حجاب طے فرماتا رہا۔

Marfat.com

بعض نے ہر حجاب کی موٹائی پانچ پانچ سو برس بھی لکھی ہے۔

(معارج النبوت جلد سوئم ص ۱۵۲)

اعلیٰ حضرت نے فرمایا: کہ آوازیں آتی رہیں۔

؎ بڑھ اے محمد ﷺ قریں ہو احمد قریب آ سرور مجد
نثار جاؤں یہ کیا ندا تھی یہ کیا سماں تھا یہ کیا مزے تھے
خرد سے کہدو کہ سر جھکا لے گماں سے گزرے گزرنے والے
پڑے ہیں یاں خود جہت کو لالے کسے بتائے کدھر گئے تھے
؎ حجاب اٹھنے میں لاکھوں پردے ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے
عجب گھڑی تھی کہ وصل و فرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے

ملاں نے غلط سمجھا:

اس شعر میں اعلیٰ حضرت نے مثالِ بے مثال دے کر مسئلہ سمجھایا مگر ملاں آں باشد کہ چپ نہ شود کے مصداق ملاں جن کو کلام اعلیٰ حضرت کی سمجھ نہیں آتی ہے۔ اعتراض گھڑ دیتے ہیں، یہاں مولویوں کو یہ مغالطہ لگا کہ جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے۔

(معاذ اللہ خدا اور مصطفےٰ ہیں)

حالانکہ ایسا نہیں آپ کے شعر کا مطلب یہ ہے کہ ملاپ اور جدائی کو جب سے اللہ نے پیدا کیا تھا کبھی ایک موقع پر جمع نہ ہو سکے مگر شب معراج یہ آپس میں اکٹھے ہو گئے۔

؎ عجب گھڑی تھی کہ وصل فرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے!

آواز آتی ہے۔

"اُدْنُ مِنِّی یَا خَیْرَ الْبَرِیَّۃ"

قدم اٹھایا جاتا ہے بڑے ناز و انداز سے ستر ہزار سال کی مسافت طے کر کے

Marfat.com

قدم رکھا جاتا ہے اور انتظار کیا جاتا ہے کہ دیکھوں پھر آواز آتی ہے یا نہیں۔

نازو انداز ادھر

اُدْنُ مِنِّیْ ادھر،

ہر ادا پر ادا آج کی رات ہے۔

اچانک آواز آئی۔

"قِفْ یَا مُحَمَّدُ بِاَنَّ رَبَّکَ یُصَلِّیْ۔" (مدارج النبوت اردو جلد اوّل ص ۳۰۵)

حضرت شیخ المحدثین، شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمتہ نے ترجمہ فرمایا کہ

"رب تو نمازمی گذارد"

ٹھہر جائیے اے محمد ﷺ آپ کا رب نماز پڑھ رہا ہے۔

میرے نزدیک یہ معنی اس لیے درست ہے کہ

"اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔"

نماز مومن کی معراج ہے۔

یعنی نماز میں مومن اللہ سے راز و نیاز کرتا ہے۔

اللہ بھی حضور ﷺ سے اس شب راز و نیاز فرما رہا تھا۔

اس لیے فرمایا کہ ٹھہر جائیے آپ کا رب نماز پڑھ رہا ہے۔

مگر محققین کے نزدیک اس مقام پر صلوٰۃ کا ترجمہ درود ہے۔

"عَلَی الْاِطْلَاق۔"

(ملاحظہ ہو الیواقیت والجواہر جلد نمبر ۲ ص ۳۵ شفا شریف جلد نمبر ۱ ص ۴۷)

اور یہ آواز لہجہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے ساتھ تھی۔

جوڑے نہ اتاریئے:

فرمایا: جب میں آگے بڑھا حتیٰ کہ عرش کے قریب ہوا تو نعلین پاک اتارنے کا ارادہ فرمایا تو عرش سے آواز آئی۔

Marfat.com

"فَسَمِعَ مِنْ اَنِیْنِ الْعَرْشِ اَنْ لَّا تَخْلَعْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ."

(جواہر البحار جلد نمبر۳ ص ۴۳۰ شرح خرپوتی ص ۱۷۰)

"اے اللہ کے حبیب ﷺ اپنے نعلین پاک نہ اتاریں۔"

عرض کیا مولیٰ تو نے کوہ طور پر موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا تھا۔

"فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ" اپنے جوڑے اتار دو۔

وہ کوہ طور تھا اور یہ تیرا عرش ہے۔

فرمایا: پیارے محبوب ﷺ یہ ٹھیک ہے کہ میں نے انہیں نعلین اتارنے کا حکم دیا تھا مگر

یہ ندا آئی ذرا اس بات پر بھی غور ہو
موسیٰ علیہ السلام کہاں اور تم کہاں وہ اور تھے تم اور ہو
وہ فقط طالب تھے تم طالب بھی ہو مطلوب بھی
وہ کلیم اللہ علیہ السلام اور تم میرے محبوب ﷺ بھی۔

پنجابی کے شاعر نے کہا:

آواز آئی پیارے توں سنے جوڑیاں آ
تیرا جوڑا محبوبا نہیں لاہن والا
تیرا جوڑا میرے ہے عرشاں دی زینت
ایہہ موسیٰؑ تے عیسیٰؑ دے نہیں پاؤن والا
محمد ﷺ پیارا بڑی شان والا
سنے جوڑے عرشاں تے چڑھ جان والا

قصر دنیٰ کے پردے:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی

(پ ۲۷ سورۃ النجم آیت نمبر ۱۴۔۱۵)

Marfat.com

پھر وہ قریب ہوا اور قریب ہوا۔ یہاں تک کہ دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی کم۔

؎ اٹھے جو قصر دنیٰ کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی نہ کہہ کہ وہ ہی نہ تھے ارے تھے

اور

قصر دنیٰ کے راز میں عقلیں تو گم ہیں جیسی ہیں
روح قدس سے پوچھئے تم نے بھی کچھ سنا کہ یوں
پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفیٰ ﷺ کہ یوں
کیف کے پر جہاں جلیں کوئی بتا کہ کیا کہ یوں!!

کس طرح گئے۔
سمت کیا تھی۔
سیر کہاں سے کہاں تک ہوئی۔
کچھ نہیں کہا جا سکتا کیونکہ اللہ لامکاں ہے اور جہت سے پاک۔
نبی ﷺ لامکاں گئے جہاں جہت نہیں۔
غور فرمائیے:
اعلیٰ حضرت ؒ فرماتے ہیں۔

؎ کمان امکاں کے چھوٹے نکتو تم اوّل آخر کے پھیر میں ہو
محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے کدھر گئے تھے

''قربت خاص میں راز و نیاز کی باتیں شروع ہو گئیں۔''

اللہ فرماتا ہے:

''فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی''(پ ۲۷ سورۃ النجم آیت نمبر ۱۲)
''پس وحی کی اپنے بندے کی طرف جو وحی کی۔''

Marfat.com

؎ درمیان طالب و مطلوب رمز یست
کراماً کاتبیں راہم خبر نیست

تحفہ محبوب:

فرمایا محبوب اتنے بڑے ملک سے آئے ہو تو میرے لیے کیا تحفہ لائے ہو۔

سر سجدے میں رکھ کر عرض کیا۔

"اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ."

تمام بدنی مالی تحائف (اللہ) تیرے لیے ہیں۔

اے میرے مولا!

ارشاد ہوا اے محبوب ﷺ میرا حکم یہ ہے کہ

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً." (پ ۱۸ سورۃ النور آیت نمبر ۶۱)

پھر جب تم داخل ہو گھروں میں تو سلامتی کی دعا دو اپنوں کو وہ دعا جو اللہ کی طرف سے مقرر ہے جو بڑی بابرکت اور پاکیزہ ہے۔

اس کی تفسیر میں مفسرین کرام نے فرمایا:

جب انسان کسی گھر میں داخل ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر پہلے سے وہاں کوئی مسلمان موجود ہے تو کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

اگر وہاں کوئی شخص موجود نہ ہو تو کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ."

(تفسیر ضیاء القرآن جلد سوئم ص ۳۴۵)

اے محبوب تم نے اس پر عمل پیرا ہو کر مجھے آتے ہی یہ کہا:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الخ

Marfat.com

اب میں اپنے اس قانون کے مطابق کے

"هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ" (پ ۲۷ سورۃ الرحمٰن آیت نمبر ۶۰)

نیکی کا بدلہ نیکی ہے۔

تحفہ کے بدلے تحفہ:

تمہیں تحفہ کے بدلہ یہ تحفہ پیش کرتا ہوں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهٗ

التحیات۔ صلوٰۃ۔ طیبات تیرا تحفہ میں نے قبول فرمایا۔

تسلیمات۔ برکات۔ ارحمات میرا تحفہ آپ قبول کیجئے۔

امت کی یاد:

آقائے دو جہاں نے اس مقام پر بھی امت کو یاد رکھتے ہوئے عرض کیا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِیْنَ."

ملاں کہتا ہے:

ملاں کہتا ہے:

نبی پر سلام نہ پڑھو یہ بدعت ہے۔ کفر ہے۔ شرک ہے۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں۔

مجھ پر بھی اور میری امت کے عباد صالحین پر بھی سلام۔

ملاں ایک سلام پر روتا ہے مگر یہاں

ولیوں پر سلام

غوثوں پر سلام

قطبوں پر سلام

اوتادوں پر سلام

Marfat.com

ابدالوں پر سلام

علماء پر سلام

صلحاء پر سلام

اولیاء پر سلام

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ، اسی لیے فرماتے ہیں۔

ان کے مولیٰ کے ان پر کروڑوں درود!
ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام
بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب!
تا ابد اہلسنّت پہ لاکھوں سلام

مانگو محبوب:

فرمایا: اے محبوب، سَلْ تُعْطَهْ
مانگو آج جو مانگو عطا کیا جائے گا۔

رب آکھیا محبوب پیارا۔
ایہہ جگ اوہ جگ تینڈا اے سارا۔
خاطر تینڈی کل پسارا۔
جھبدیاں آویں۔ دیر نہ لاویں۔ کجھ منوادیں۔

جو منوانا ایں اج منوا چا تینڈی رضا تے گل مک گئی
نور بشر دا مسئلہ کھلیا شب اسریٰ تے گل مک گئی

امت کی بخشش:

سائیں آکھیاں دل عرض کرینم۔
سوچ سمجھ کے ایہہ الینم۔
توں سے من سیں میں ھکا منوینم۔

Marfat.com

امت نا کاری۔ اوگنہاری۔ بخش دے ساری۔

گنہگاراں نوں توں گل لاویں
رسم وفا تے گل مک گئی!
نور بشر دا مسئلہ کھلیا!
شب اسریٰ تے گل مک گئی
وچہ پلکاں لنگھ پار سڈھایا
ہفت سماء تے گل مک گئی

عرض کیا مولا:

میری امت گنہگار ہے۔ اے باری تعالیٰ بخشش فرمادے۔

فرمایا محبوب ﷺ:

"وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى." (پ۳۰ سورۃ الضحیٰ آیت نمبر ۵)

اور عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

حضرت مولا علی المرتضیٰ شیر خدا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نبی محترم ﷺ نے فرمایا:

"اَشْفَعُ لِاُمَّتِيْ حَتّٰى يُنَادِيْ رَبِّيْ اَرَضِيْتَ يَا مُحَمَّدُ فَاَقُوْلُ نَعَمْ يَا رَبِّ رَضِيْتِ."

میں اپنی امت کی شفاعت کرتا رہوں گا۔ حتیٰ کہ میرا رب مجھے ندا کرے گا۔

اے محمد ﷺ کیا آپ راضی ہو گئے۔

پس میں کہوں گا ہاں میرے پروردگار میں راضی ہو گیا۔

(تفسیر ضیاء القرآن جلد پنجم ص ۵۸۷)

ایک اور روایت کے مطابق حضور فرماتے ہیں کہ جب تک میرا ایک امتی بھی جہنم میں رہ جائے گا۔ میں شفاعت کرتا رہوں گا۔ حتیٰ کہ اللہ فرمائے گا۔ اے محبوب

Marfat.com

ﷺ جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہے اسے جنت میں لے جائیے۔ (مسلم شریف جلد اوّل ص ۱۱۰، ۱۱۱)

حضرت اعلیٰ گولڑوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

یُعْطِیْکَ رَبُّکَ داس تسان
فَتَرْضٰی تھیں پوی آس اسان
لج پال کریسی پاس اساں!
فَشَفَعْتُ شَفْعًا سائیں پڑھیاں

پچاس (۵۰) نمازیں:

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"فَضُرِضَ عَلَیَّ خَمْسِیْنَ صَلٰوۃٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ"

(حجتہ اللہ علی العالمین ص ۳۴۴)

پس میری امت پر ہر دن اور رات میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔

"فَنَزَلْتُ حَتّٰی اِنْتَھَیْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّکَ عَلٰی اُمَّتِکَ قُلْتُ خَمْسِیْنَ صَلٰوۃً قَالَ اِرْجِعْ رَبُّکَ فَاسْئَلْہُ التَّخْفِیْفَ فَاِنَّ اُمَّتَکَ لَا تُطِیْقُ ذٰلِکَ." (حجتہ اللہ علی العالمین ص ۳۴۴)

"پھر میں آسمان سے اترا تو موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا۔ انہوں نے پوچھا اللہ نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا۔ میں نے فرمایا: پچاس نمازیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اپنے رب کی طرف لوٹ جائیے اور اس سے تخفیف کا سوال کیجئے آپ کی امت اس کی طاقت نہ رکھے گی۔"

حضور ﷺ فرماتے ہیں:

"فَلَمْ اَزَلْ اَرْجِعُ بَیْنَ رَبِّیْ وَبَیْنَ مُوْسٰی حَتّٰی قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّھُنَّ خَمْسُ صَلٰوتٍ بِکُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ عَشَرَ فَتِلْکَ

Marfat.com

اَلْخَمْسُوْنَ صَلاۃً"(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۳۴۴)

"پس میں لوٹتا رہا اپنے رب اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک وہ پانچ نمازیں دن اور رات میں ہوں گی۔ ہر نماز کا دس (۱۰) گنا ثواب ہوگا۔ پس یہ ثواب پچاس کا ہوگا۔"

اور یہ اس لئے کہ

"وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمِلْهَا كُتِبَتْ لَهَا حَسَنَةٌ فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمِلْهَا لَمْ تُكْتَبْ شَيْئًا فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ سَيِّئَةٌ وَاحِدَةٌ."(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۳۴۴)

"جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور نیکی بالفعل نہیں کی اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اگر عملاً کرے اس نیکی کو تو دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اگر برائی کا ارادہ کرے تو کوئی برائی نہیں لکھی جاتی۔ مگر جب برائی کرے تو ایک ہی لکھی جاتی ہے۔ اس لیے یہ آپ کی امت پانچ پڑھے گی تو میں ثواب پچاس کا ہی دوں گا۔"

میرا فیصلہ تبدیل نہیں ہوا کرتا۔

"فَنَزَلْتُ حَتّٰى اِنْتَهَيْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اِرْجِعْ فَاسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ."

"میں اترا حتیٰ کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں خبر دی تو انہوں نے کہا پھر لوٹ جائیے اور اللہ سے تخفیف کا سوال کیجئے۔"

(اب آپ بھی یہی چاہتے ہیں کہ کاش ایک چکر اور لگ جاتا۔)

حضور ﷺ فرماتے ہیں، میں نے کہا:

"قَدْ رَجَعْتُ اِلٰى رَبِّيْ حَتّٰى اِسْتَحَيْتُ مِنْهُ."

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۳۴۴)

Marfat.com

”تحقیق میں لوٹ جاتا اپنے رب کی طرف، حتیٰ کہ مجھے حیاء مانع ہوگئی اس سے۔“

اگر وہ زندہ نہ تھے:

ملاں سے پوچھئے کہ اگر قبروں والے زندہ نہیں اور نفع نقصان نہیں دے سکتے تو حضرت کلیم اللہ علیہ السلام نے پچاس کی پانچ کیسے کرالیں۔

ملاں جی پچاس ہی پڑھا کریں تاکہ ان کا یہ بڑھا ہوا پیٹ بھی کم ہو اور انہیں تنقید کا موقعہ بھی نہ ملے۔

اگر پانچ ہی پڑھنی ہیں تو مان لو کہ قبروں والے زندہ بھی ہیں اور نفع بھی دے سکتے ہیں۔

وہ نفع دیتے ہیں:

امام المحدثین، سند المفسرین، حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ

”ان والیاء اللہ اور صلحائے مومنین سے کہ دفن کئے جاچکے ہیں نفع اور فائدہ لینا جاری ہے اور مدد اور تائید بھی ان سے متصور ہے۔“

(تفسیر عزیزی پارہ نمبر ۳۰ ص ۷۹ مترجم اردو)

اگر علم ہوتا:

ملاں کہتا ہے کہ اگر نبی ﷺ کو علم ہوتا کہ پچاس کی پانچ رہ جائیں گی تو پہلے سے ہی پانچ کروالیتے۔ اتنے چکر لگانے کی کیا ضرورت تھی۔

میں کہتا ہوں۔ اگر اللہ کو علم تھا تو پچاس دیتا ہی نہ پہلے ہی پانچ دیتا اس نے پچاس کیوں دیں؟

”مَا هُوَ جَوَابُكُمْ فَهُوَ جَوَابُنَا.“

Marfat.com

''جو جواب تمہارا خدا کے لیے ہے وہی جواب ہمارا مصطفیٰ کے لیے ہے۔''

اصل بات:

اصل بات یہ تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام خداوند کریم جل جلالہ کی زیارت نہ کر سکے تھے اس لیے اللہ کریم نے فرمایا۔

میں بار بار مصطفیٰ علیہ السلام کو تمہاری طرف بھیجتا ہوں تم میرے دیکھنے والے کی زیارت بار بار کرو۔

اس لیے حضرت کلیم اللہ علیہ السلام سر راہ کھڑے رہے اور ہر بار حضور ﷺ کی زیارت کرتے اور گفتگو فرماتے رہے۔

جہاں اکھیاں نے دلبر ڈٹھا اوہ اکھیاں تک لییاں
توں ملیوں تے اللہ ملیا ھن آساں لگ گییاں

قصہ مختصر:

حضرات گرامی! خطبہ جمعہ کا وقت ہوگیا ہے۔ اس لیے موضوع کو سمیٹ کر مختصر عرض کرتا ہوں اور اسی واسطے میں نے موضوع کو پہلے بھی اختصار بلکہ بہت زیادہ اختصار کے ساتھ عرض کیا ہے۔

قصہ مختصر یہ ہے کہ شب اسریٰ کے دولہا علیہ السلام جس آن گئے اسی آن واپس جلوہ فرما ہوگئے۔

اور جب تشریف لائے تو بستر گرم تھا۔
پانی چل رہا تھا جس سے کہ وضو کیا تھا۔
کنڈا ہل رہا تھا۔
عاشق کہتا ہے کہ

Marfat.com

ے زنجیر رہی ہلتی بستر بھی رہا گرم
اک دم میں سر عرش گئے آئے محمد ﷺ

اور

صابر جڈاں تشریف لیائے۔
بستر گرم برابر پائے!
سال اٹھارہ گزر سڈھائے
کنڈا اہل دا۔
پانی چل دا۔
جھوٹا پل دا۔

ے من نہ من ہن تیری مرضی رات ھکاتے گل مک گئی!
نور بشر دا مسئلہ کھلیا شب اسریٰ تے گل مک گئی

رات رنگیلی چار رنگ لایم۔
کالیاں زلفاں بھی رنگ چایم۔
سب نبیاں دا بخت بڑھایم۔

ے مرسل سارے، کرن نظارے۔ جاون وارے
کون امام رسولاں دا مسجد اقصیٰ تے گل مک گئی
نور بشر دا مسئلہ کھلیا شب اسریٰ تے گل مک گئی۔

موسیٰ دی کوہ طور تیاری۔
حکم ہویا نعلین اتاری۔
ہن آ گئی محبوب دی واری۔

ے آ ہن ٹردا - لاہ چھڈ پردا - بھیس بشر دا!
ٹھم ٹھم ٹریا جوڑے پاکے او ادنیٰ تے گل مک گئی

Marfat.com

نور بشر دا مسئلہ کھلیا شب اسریٰ تے گل مک گئی
وچہ پلکاں لنگھ پار سڈھایا ہفت سماء تے گل مک گئی

علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ

سبق ملا ہے یہ معراج مصطفےٰ ﷺ سے ہمیں!
کہ عالم بشریت کی ہے زد میں گردوں

"وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ."

Marfat.com

اسرارِ خطابت

خطبات ماہ شعبان المعظم

پہلا (۱) خطبہ:.........حضرت محدث اعظمؒ

دوسرا (۲) خطبہ:...........شب برات کی برکات

تیسرا (۳) خطبہ:...........حضرت امام اعظم

چوتھا (۴) خطبہ:.........استقبال رمضان

Marfat.com

پہلا خطبہ

محدث اعظم پاکستان

رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

خطبہ:

اَلْحَمْدُ لِاَهْلِهٖ وَالصَّلٰوةُ لِاَهْلِهَا

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

"قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔"

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ۔

درود شریف:

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

حضرات گرامی!

گزشتہ ایام میں ملک بھر میں عرس حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ منایا گیا ہے اور اہلسنّت کی سب سے عظیم درس گاہ جامعہ رضویہ، مظہر اسلام، سنی رضوی، مسجد جھنگ بازار میں انتیس (۲۹) تیس (۳۰) رجب المرجب کو یہی عرس مبارک انعقاد پذیر ہوا اس لیے آج کے خطبہ میں حضور محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا مبارک تذکرہ کیا جائے گا۔

تلاوت کردہ آیت کریمہ کا ترجمہ سماعت فرمائیے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

"قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ."

(پ۳ سورۃ آل عمران آیت نمبر۳۱)

"اے محبوب فرما دیجئے! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تم سے محبت فرمانے لگے گا اور تمہارے گناہ تمہارے لیے بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔"

حضرات گرامی!

اس آیت کریمہ میں کھل کر بیان فرما دیا گیا کہ اتباع محبوب علیہ السلام کے بغیر محبت خدا کا دعویٰ محض دعویٰ بے دلیل ہے۔

اگر تم اپنے سینے میں عشق الٰہی رکھتے ہو تو تم ضرور اتباع حبیب خدا علیہ السلام کرو گے۔

اگر تم موحد ہو تو لازمی عاشق رسول ﷺ ہو گے کیونکہ توحید عین ایمان ہے اور ایمان عشق رسول ﷺ کے بغیر نامکمل ہے۔

سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لَا یُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ." (بخاری شریف جلد اوّل ص ۷)

"تم میں سے کوئی ایک اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جس وقت تک اپنے آباؤ اجداد اور اپنی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ مجھے محبوب نہ رکھے۔"

؎ محمد ﷺ کی محبت دین حق کی شرط اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

Marfat.com

اسی فلسفہ کو مدنظر رکھ کر درویش لاہوری علامہ اقبال مرحوم نے فرمایا:

نماز اچھی روزہ اچھا حج اچھا زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحا کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا!

معلوم ہوا اتباع محبوب اور عشق رسول علیہ السلام ایمان کی بنیاد ہے۔
عشق رسول ﷺ کی بدولت ہی اتباع محبوب ﷺ نصیب ہوتی ہے۔

جن کی ہر ہر ادا سنت مصطفےٰ ﷺ

حضرات گرامی!

حضور محدث اعظم علیہ الرحمتہ کی زیست مستعار انہی دو حقیقتوں سے عبارت ہے یعنی آپ کی زندگی کا سرمایہ عشق رسول ﷺ اور اتباع رسول ﷺ تھا۔

اٹھنا بیٹھنا — کھانا پینا۔
سونا جاگنا — آنا جانا۔
نشست و برخاست۔

چلنا پھرنا۔ بلکہ زندگی کا ہر لمحہ سنت نبوی ﷺ کے مطابق تھا اور یہ سب کچھ بتکلف یا تصنع اور بناوٹ کے ساتھ نہ تھا بلکہ آپ کی فطرت میں ودیعت کیا جا چکا تھا۔

اسی لیے تو آج پورے عالم اسلام میں یہ آواز فضا میں گونجتی ہے۔ کہ

جن کی ہر ہر ادا سنت مصطفےٰ ﷺ
ایسے پیر طریقت پہ لاکھوں سلام

محدث بے مثال:

حضرات محترم، غور کیجئے!

Marfat.com

حدیث مبارکہ پڑھانے والے ہزاروں محدثین اس وقت بھی موجود تھے اور آج بھی موجود ہیں مگر میرے حضور محدث اعظم علیہ الرحمتہ سے پہلے یا بعد کوئی محدث ایسا نہ گزرا جس پر حدیث پڑھاتے ہوئے وہی کیفیت طاری ہو۔ جس کا ذکر حدیث میں موجود ہو۔

مگر یہ بے مثال اور منفرد محدث حضور محدث اعظم ہی کی شخصیت تھی کہ اگر حدیث میں یہ ذکر آیا کہ

"فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ."

"رسول اللہ علیہ السلام مسکرائے۔"

تو آپ کے چہرۂ انور پر تبسم کی کیفیت ازخود نمودار ہو جاتی اور ہونٹوں پر مسکراہٹ کے جلوے نظر آتے اور آپ پوری کلاس کو حکم فرماتے۔

"تم بھی تبسم کرو اگر تبسم نہیں کر سکتے تو تبسم کرنے والوں جیسی صورت بنا لو اس سے بڑھ کر زندگی میں تبسم کا اور کون سا موقعہ آئے گا۔"

(محدث اعظم پاکستان جلد اوّل ص ۳۱۰)

حضرت امام خطابت سمندری والے علیہ الرحمتہ نے کئی مرتبہ یہ بیان فرمایا کہ آپ فرماتے۔

"ہنسو تم بھی ہنسو تا کہ محبوب علیہ السلام کی سنت پر عمل ہو جائے۔"

جن کی ہر ہر ادا سنت مصطفےٰ ﷺ!
ایسے پیر طریقت پہ لاکھوں سلام

اور اگر کہیں حدیث پاک میں یہ الفاظ آ جاتے کہ

"فَبَکٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ."

نبی اکرم علیہ السلام نے گریہ فرمایا:

تو میرے آقائے نعمت علیہ الرحمت کی چشمان مغبرہ میں آنسو تیرنے لگتے اور

Marfat.com

فرماتے۔

تم بھی روؤ۔ اگر رونا نہیں آتا تو رونے والا منہ بنالو تاکہ محبوب علیہ السلام کی سنت پر عمل ہو جائے۔"

جن کی ہر ہر ادا سنت مصطفیٰ ﷺ!
ایسے پیرِ طریقت پہ لاکھوں سلام

دردمحسوس کرنا:

حضرت علامہ سید حسین الدین شاہ صاحب (راولپنڈی) دامت برکاتہم العالیہ نے بیان فرمایا کہ ۱۹۵۵ء میں دورانِ تدریس ایک موقعہ پر سرکار دو عالم ﷺ کے ایام المرض کی احادیث پڑھی جارہی تھیں۔ تقریر کے دوان آپ نے وہ حدیث مبارکہ پڑھی جس میں یہ الفاظ موجود ہیں کہ

"عَاصِبًا رَاسُهٗ بِخِرْقَةٍ"

یعنی حضور علیہ السلام کے سرانور میں درد تھا اور آپ نے کپڑے سے سر مبارک کو باندھا ہوا تھا۔ آپ اس وقت منبر پر تشریف فرما تھے۔ جب ان الفاظ کو بیان فرمایا تو آنکھوں میں آنسو آگئے اور فرمایا:

"سرانور میں درد کی شدت کی بنا پر آپ کا کپڑے سے باندھنا جب یار غار حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے دیکھا ہوگا تو ان کا کیا حال ہوا ہوگا۔

جب سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے ملاحظہ کیا ہوگا تو ان پر کیا گزری ہوگی۔

سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے جب یہ منظر دیکھا ہوگا تو انہوں نے کیا محسوس کیا ہوگا؟......"

اسی طرح آپ شدت درد میں صحابہ کرام پر وارد ہونے والے احوال بیان فرما رہے تھے۔ محسوس ہوتا تھا کہ سرکار دو عالم علیہ السلام کے سرانور کے درد کی کلفت آپ

Marfat.com

بھی محسوس فرما رہے تھے۔

دوران بیان آپ پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ روتے روتے ہچکی بندھ گئی۔ اسی عالم میں آپ نے کتاب بند فرما دی، سبق ختم ہوگیا اور آپ حلقہ درس سے اٹھ کر اندر تشریف لے گئے اس کے بعد آپ پر نہ معلوم یہ کیفیت کتنی دیر طاری رہی؟

(محدث اعظم پاکستان جلد اوّل ص ۳۲۱، ۳۱۱)

جن کی ہر ہر ادا سنت مصطفیٰ ﷺ!
ایسے پیر طریقت پہ لاکھوں سلام

حال مصطفیٰ ﷺ پر عمل:

استاذ المحدثین و استاذی المکرّم علامہ غلام رسول رضوی شارح بخاری دامت برکاتہم العالیہ[1] بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نزول قرآن کی کیفیت کا بیان ہو رہا تھا۔ نزول قرآن کے وقت حامل وحی حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کی تلاوت کے ساتھ ہی حضور اکرم ﷺ کا قرآن مجید پڑھنے والی قرآنی حقیقت،

"لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ."

کا بیان ہو رہا تھا۔

اتباع نبوی میں درس حدیث کے وقت آپ کے لب مبارک بھی ہل رہے تھے گویا اس حال مصطفیٰ ﷺ پر عمل ہو رہا تھا۔

آپ کے ہونٹوں کی حرکت شریک درس طلباء نے دیکھی اور خوب محسوس کی۔

(محدث اعظم پاکستان جلد اوّل ص ۳۱۳، ۳۱۲)

جن کی ہر ہر ادا سنت مصطفیٰ ﷺ!
ایسے پیر طریقت پہ لاکھوں سلام

---

[1] اب کہیے رحمۃ اللہ علیہ کیونکہ آپ کا وصال ہو چکا ہے۔

Marfat.com

طلباء سے عمل کروانا:

استاد محترم نے ہی بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم رسول معظم ﷺ کی بعثت کے ابتدائی سالوں کا ذکر ہو رہا تھا کہ ابتداءً آپ کی تبلیغ خفیہ طور پر ہوتی۔

حکم خداوندی آیا کہ اپنے خاندان والوں کو جمع کر کے تبلیغ کریں۔ آپ نے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر قریش اپنے قبیلے کے افراد کو جمع کیا۔

جمع کرنے کے لیے آپ نے بلند آواز سے پکارا۔

چنانچہ

''وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ.''

کی تفسیر کرتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع میں شریک درس طلباء سے فرمایا:

''حدیث کا جملہ یا صباحاہ آپ ﷺ کے بلانے کی کیفیت کو بیان کرتا ہے۔''

یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قریش کو بلند آواز سے بلایا جیسے پنجابی محاورہ میں ''کوک مارنا'' کہتے ہیں۔ بھلا کوک کیسے مارتے ہیں آپ نے بھی آواز بلند فرمائی اور طلباء سے بھی ایسا کروایا۔ (محدث اعظم پاکستان جلد اوّل ص ۳۱۴)

جن کی ہر ہر ادا سنت مصطفےٰ ﷺ!
ایسے پیر طریقت پہ لاکھوں سلام

سنت پر عمل کامل:

حضرت علامہ مولانا الحاج ابو داؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی ایک تقریر میں بیان فرمایا کہ

حضور محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمتہ نے ایک مرتبہ بھولے سے پہلے بایاں پاؤں مسجد میں داخل فرمایا:

فوراً خیال آیا کہ یہ خلاف سنت ہے تو پاؤں مبارک باہر نکالا اور جلدی سے

Marfat.com

دایاں پاؤں داخل فرما کر فرمایا:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ."

دایاں پاؤں پہلے داخل کرنا اور مسجد سے بایاں پاؤں پہلے باہر نکالنا سنت ہے۔

"ہم نے خدا کے فضل سے سنت پر عمل کیا ہے۔"

جن کی ہر ہر ادا سنت مصطفےٰ ﷺ!
ایسے پیر طریقت پہ لاکھوں سلام

حضرات گرامی!

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر مجھ سے محبت کرتے ہو تو میرے محبوب ﷺ کی اتباع کرو اور یہی نتیجہ عشق رسول ﷺ ہے۔

حضرت محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمتہ نے محبوب علیہ السلام کی کامل اتباع کر کے اپنے اندر موجزن عشق رسول ﷺ کا اظہار فرمایا۔

محترم سامعین!

عشق ومحبت کی ایک علامت جسے بیان کیا گیا ہے۔

"مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا فَاَکْثَرَ مِنْ ذِکْرِہٖ"

جس کے ساتھ کسی کو محبت ہو وہ اس کا ذکر کثرت کے ساتھ کرتا ہے۔ حضور محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمتہ میں بدرجہ اتم موجود تھی۔

آپ ہر بات سے ذکر محبوب ﷺ اخذ فرماتے۔ حتیٰ کہ دورۂ حدیث شریف کے علاوہ دیگر فنون کی کتب پڑھاتے ہوئے بات بات سے عشق رسول ﷺ ٹپکتا اور ذکر مصطفےٰ علیہ السلام کا پہلو نکلتا۔ سینکڑوں طلباء کرام نے ملاحظہ فرمایا۔

گویا کہ مطمع نظر صرف اور صرف ذکر محبوب علیہ السلام تھا۔ جیسا کہ کسی عاشق نے فرمایا۔

منشا یہی ہے بس میرے اس قیل وقال کی
ہوتی رہے ثناء تیرے حسن و جمال کی!

Marfat.com

سبق کے دوران ذکر مصطفےٰ ﷺ

مجاہد ملت حضرت علامہ مولانا الحاج ابو داؤد محمد صادق صاحب ہی نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ حضور محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمتہ فن میراث کی مشہور کتاب سراجی کا درس ارشاد فرما رہے تھے کہ میراث کے ایک مسئلہ پر تقریر کے دوران سرور عالم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی آیا۔

اس پر آپ حضور علیہ السلام کے فضائل و محامد بیان فرمانے لگے اور جو مسئلہ میراث شروع تھا اس سے توجہ ہٹ گئی۔

تھوڑی دیر کے بعد جب احساس ہوا تو فرمایا۔

''مسئلہ تو میراث کا بیان ہو رہا تھا لیکن توجہ سرکار دو عالم ﷺ کی شان اقدس کی طرف ہوگئی۔''

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ!

یہ کہنا تھا کہ آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

رقت طاری ہوگئی اور حسب معمول طلباء کرام سے فرمایا پڑھو۔

؎ بود در جہاں ہر کسے را خیالے
مرا از ہمہ خوش خیال محمد ﷺ

آپ کی چشمان اقدس سے آنسو جاری تھے اور دارالحدیث عارف جامی علیہ الرحمتہ کے اس نعتیہ کلام سے گونج رہا تھا۔

(محدث اعظم پاکستان جلد اوّل ص ۳۱۴)

حدیث پر عمل:

حضور محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمتہ صرف حدیث پڑھانے میں ہی نہیں بلکہ اس پر عمل فرمانے میں بھی انفرادی حیثیت کے حامل تھے لہٰذا جس یقین کے ساتھ آپ حدیث پڑھاتے اسی یقین کے ساتھ اس پر عمل بھی فرماتے چنانچہ جلالتہ العلم

Marfat.com

حضرت مولانا حافظ عبدالعزیز مبارک پوری فرماتے ہیں کہ ترمذی شریف کی حدیث ہے کہ

"طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِى الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِى الثَّلَاثَةِ"

(جامع الترمذی جلد ثانی ص ۴)

"ایک شخص کا کھانا دو کے لیے اور دو شخصوں کا کھانا تین کے لیے کافی ہوسکتا ہے۔"

اس حدیث پر علامہ موصوف نے پورا عمل کیا۔

واقعہ یہ ہے کہ جب آپ دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف کے شیخ الحدیث تھے تو میں نے آپ کی خدمت میں ایک طالب علم حافظ محمد صدیق مرادآبادی کو تحصیل علم کے لیے روانہ کیا۔

حضرت موصوف نے اس طالب علم کو دارالعلوم مظہر اسلام میں داخل کرلیا مگر اس کے کھانے کا انتظام نہ ہوسکا۔ حضرت کا جو کھانا معمولاً آیا کرتا تھا اسی کھانے میں اپنے ساتھ کھلانا شروع کردیا۔

دو چار۔ دس بیس روز نہیں بلکہ جب تک حافظ محمد صدیق صاحب بریلی شریف رہے برابر ان کو اپنے ساتھ اسی کھانے میں شریک رکھا ان سے فرمایا کرتے تھے۔

"کھاؤ بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ انشاء اللہ دونوں کو کافی ہوگا۔"

حافظ محمد صدیق کا بیان ہے کہ میرا پیٹ تو بھر جاتا تھا۔ حضرت مولانا کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ حضرت موصوف کا یہ وہ عمل ہے جو فی زمانہ اپنی نظیر آپ ہے۔ (محدث اعظم پاکستان جلد اول ص ۳۱۶، ۳۱۵)

ایسے پیر طریقت پہ لاکھوں سلام
ایسے پیر طریقت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

حضرات گرامی!

جس مردِ قلندر کی غنا کا یہ عالم ہو۔

اتباعِ محبوب میں اس نہج تک پہنچ چکا ہو کہ فطرت ہی اطاعت رسول ﷺ میں ڈھل جائے۔

ہر لحظہ ذکرِ محبوب ﷺ سے جس کی زباں معطر رہتی ہو۔

عشقِ رسول ﷺ جس شخصیت کا اوڑھنا بچھونا ہو۔

اسے محدث اعظم پاکستان کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم میرے محبوب ﷺ کی اتباع کرو گے تو

"یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ"

میں تمہیں اپنا محبوب بنا لوں گا۔

اللہ کی اپنے محبوب علیہ السلام سے محبت کا یہ تقاضا ہے کہ جو محبوب ﷺ کی اداؤں کو اپنا لے وہ بھی محبوب ہو جائے۔

جیسا کہ رومی فرماتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ کے محبوب:

ایک مرتبہ مجنون نے ایک ہرن کو دیکھا تو اس کی آنکھوں کو بار بار بوسہ دینے لگے۔ کسی نے پوچھا کہ اس کی وجہ کیا ہے تو فرمایا:

غور کرو اس کی آنکھیں میری لیلیٰ جیسی ہیں۔

اسی طرح جو شخص محبوب کریم کی اداؤں کو اپنائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو اس پر پیار آئے گا۔

حضرت محدث اعظم پاکستان رحمتہ اللہ علیہ کی اتباع محبوب ﷺ شرف قبولیت پا چکی تھی اور وہ اللہ تعالیٰ کے محبوبین میں شامل ہو چکے تھے۔

Marfat.com

اہل زمین واہل آسمان کے محبوب:

حضرات محترم!

حدیث پاک میں یہ ذکر موجود ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی سے محبت فرماتا ہے تو

"نَادٰی جِبْرَائِیْلَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَیُحِبُّہٗ."

(بخاری شریف جلد ثانی ص ۸۹۲)

"حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ندا فرماتا ہے کہ اے جبرائیل علیہ السلام فلاں بندے سے میں محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر جبرائیل علیہ السلام اس سے محبت فرماتے ہیں۔"

اور اہل آسمان کو ندا فرما کر کہتے ہیں، اے آسمان والو!

"اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْہُ فَیُحِبُّہٗ اَھْلُ السَّمَآءِ"

(بخاری شریف جلد ثانی ص ۸۹۲)

"بے شک اللہ تعالیٰ فلاں آدمی سے محبت کرتا ہے پس تم بھی اسے محبوب رکھو۔"

اس کے بعد زمین والوں کو بھی اس کی محبت میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔

"ثُمَّ یُوْضَعُ لَہُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ."

(بخاری شریف جلد ثانی ص ۸۹۲)

"پھر زمین پر بھی اس شخص کو مقبولیت حاصل ہو جاتی ہے۔"

حضرت محدث اعظم پاکستان رحمتہ اللہ علیہ کے چاہنے والے زمین کے ہر خطہ میں موجود ہیں اور آپ کا شہرہ عالم اسلام میں موجود ہے۔

بحمد اللہ کیا شہرا ہوا سردار احمد کا
کہ اک عالم فدائی ہوگیا سردار احمد کا
نظر سے رات دن دولہا باراتوں کے گزرتے ہیں
مگر ضرب المثل سہرا سجا سردار احمد کا

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے اپنا۔ اہل آسمان و زمین کا محبوب ہی نہیں بنایا بلکہ حضور محدث اعظم پاکستان کو کرامات و تصرفات کا لامتناہی سلسلہ عطا فرما دیا۔

آپ کے فیض و کرم سے بہت سے بے ایمان صاحب ایمان ہو گئے۔ آپ کے در فیض وجود پر

گستاخان رسالت آئے عشاقان رسالت ﷺ بن گئے۔
جہلا آئے علماء بن گئے۔
راہزن آئے راہبر بن گئے۔
خالی آئے والی بن گئے۔
بیگانے آئے یگانے بن گئے۔
بے سروسامان آئے سردار بن گئے۔

حضرت ایوب رضوی نے فرمایا:

بکھر جاؤ جنہیں اے بے سرو سردار ہونا ہے!
کہ دریائے کرم ہے بہہ رہا سردار احمد کا
ارے ایوب دیکھا مظہر اسلام کا منظر!
کہ مرجع خلق کا ہے مدرسہ سردار احمد کا

حضرت امام خطابت:

حضرت امام خطابت علامہ غلام رسول سمندری والے رحمتہ اللہ علیہ اپنا واقعہ یوں بیان کرتے تھے کہ ۱۹۵۳ء میں جب تحریک ختم نبوت اپنے عروج پر تھی۔ میری عمر اس وقت تقریباً سترہ (۱۷) برس کے لگ بھگ تھی میرا اوائل دور تھا چونکہ ابتدائی تعلیم مدرسہ تعلیم القرآن ترکمان گیٹ دہلی میں دیوبندی اساتذہ سے حاصل کی تھی۔ اس بنا پر اس وقت میرا ذہن دیوبندیت کی طرف زیادہ مائل تھا اور میں اپنے علاقہ ڈجکوٹ کے گردونواح میں دیوبندیوں کے جلسوں میں مکتب فکر دیوبند کی طرف سے تقاریر کیا

Marfat.com

کرتا تھا اور تقاریر کا موضوع اکثر علماء حق بالخصوص حضرت محدث اعظم پاکستان رحمتہ اللہ علیہ کی تردید درود شریف کی ممانعت وغیرہ ہوا کرتا تھا۔ ابھی تک حضور محدث اعظم کی زیارت نہ کی تھی اور نہ ہی آپ کا کوئی خطاب سنا تھا۔ بس دیکھا دیکھی اپنے اس دیوبندی استاد کی طرح متشدد رویہ اپنا رکھا تھا۔

تحریک ختم نبوت:

سن ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی طرف سے چلنے والی عظیم تحریک، جس کی قیادت علامہ ابو الحسنات قادری رحمتہ اللہ علیہ فرما رہے تھے۔ میں تحریک کے ہراول دستہ میں شامل تھا۔

چنانچہ میں نے مجلس عمل کے طریقہ کار کے مطابق فیصل آباد (اس وقت لائلپور تھا۔) سے گرفتاری دی۔

مجھے یہاں سے گرفتار کر کے سکھر جیل میں منتقل کر دیا گیا جہاں دیگر قائدین تحریک ابوالکلام پاکستان حضرت علامہ سید فیض الحسن شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ۔ سید عطاء اللہ بخاری۔ مولوی تاج محمود وغیرہ پہلے ہی گرفتار ہو چکے تھے انہیں کے ساتھ مجھے بھی پابند سلاسل کر دیا گیا۔

سکھر جیل اور ملاقات محدث اعظم پاکستان:

مجھے بچپن ہی سے کھجور بہت پسند تھی اور سکھر کی کھجی بہت شہرت رکھتی ہے۔ چنانچہ میں سکھر جیل میں روزانہ دعا کیا کرتا تھا کہ مولائے کریم کسی ملاقاتی کے ہاتھ کھجی بھیج دے۔

دوسرے علماء کرام سے ایک دن ایک ملاقاتی ملاقات کرنے آیا تو اتفاق سے کھجی لے کر آیا۔

میں نے جب اس کے ہاتھ میں کھجوریں دیکھیں تو اس سے فوراً تقاضا کر دیا کہ مجھے بھی کھجور دی جائے۔ اس ملاقاتی نے بڑی درشت نظروں سے مجھ گھورتے ہوئے

Marfat.com

کہا۔

''مولوی رہناں جیلاں وچہ تے تقاضے کھجوراں دے۔ ایہہ جیل اے تیری سسرال دا گھر نہیں۔''

یعنی یہ جیل ہے اپنا گھر تو نہیں ہے کہ جہاں پر کھجوروں کا تقاضہ کرتے ہو۔ اسی ضمن میں ایک اور واقعہ سنیں!

ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد اور گیارہویں شریف کا ختم:

جس سے پتہ چلتا ہے کہ درویش جہاں بیٹھ جائے اللہ وہیں سب کچھ انتظام فرما دیتا ہے۔

مجھے بھٹو دور میں ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد کے اندر پابند سلاسل کیا گیا۔ اتفاق کی بات کہ میرے عزیز شاگردوں اور مریدوں نے بہت سا فروٹ مجھے جیل میں ہی بھیج دیا اور گیارہویں شریف بھی آ گئی۔

غوث پاک رضی اللہ عنہ، نے فرمایا: کہ میرا غلام گیارہویں کا ختم دلایا کرتا تھا اس کا ناغہ نہ ہو جائے۔ میرے ساتھ مولانا صفدر رضوی اور قاری عبدالرشید ارشد علیہا الرحمتہ بھی جیل میں تھے۔

میں نے مولانا رضوی سے کہا۔

آپ تقریر کریں۔

قاری صاحب۔ نعت پڑھیں۔

میں صلوٰۃ وسلام پڑھتا ہوں اور گیارہویں شریف کا ختم دلا لیتے ہیں۔ چنانچہ جیل میں سارے عملے کو بلا کر گیارہویں شریف کا ختم پڑھا۔ دعائے خیر کی اور تقسیم تبرک ہوئی۔ ابھی میں دعا سے فارغ ہوا تھا تو جیل کے سنتری نے کہا۔

''مولوی جی اگے تساں دعا کیتی اساں آمین آکھی اے ہن اساں دعا کرنی ایں تے تساں آمین آکھنی ایں۔''

Marfat.com

میں نے سوچا کہ اللہ ہی خیر کرے یہ کیا دعا کریں گے تو جب ان کے کہنے پر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو انہوں نے یہ دعا کی۔

''یا اللہ ایہہ تن مولوی سدا ای جیل وچہ رہن۔''

میں نے ان سے کہا۔

یہ دعا ہے کہ بددعا؟

انہوں نے کہا:

''مولوی جی تہاڈا کیہہ جاندا جے تسیں جیل وچ رہو۔ جیل تے تہاڈی وجہ توں فروٹ منڈی بن گئی اے۔''

میں نے کہا:

ے ہم منگتے ہیں احمد ﷺ کے وہ داتا ہے ہمارا
جو بھی مانگیں گے ہم اس سے ہمیں بخشے گا وہ پیارا
گر شور مچاتے ہیں یہ منکر تو مچائیں!
آواز سگاں کم نہ کند رزق گدارا!

حضور ﷺ کی آمد:

تو جب سکھر جیل میں مجھے یہ جواب ملا تو میرے دل پر زبردست چوٹ سی لگی اور میں درود ابراہیمی علیہ السلام پڑھتے ہوئے روتا روتا سو گیا۔

میں تو سو گیا مگر میرا مقدر جاگ اٹھا۔

ظاہر کی آنکھیں بند ہو گئیں مگر باطن کی کھل گئیں۔

میرے نصیب کا ستارہ جگمگا اٹھا۔

میں نے بہت ہی نورانی خواب دیکھا جو میری دنیا بدل گیا۔

میں نے دیکھا کہ ایک وسیع و عریض میدان ہے جس میں ایک بہت بڑا نورانی اسٹیج لگا ہوا ہے۔ حد نگاہ تک مخلوق خدا کے سر ہی سر نظر آ رہے ہیں۔ ایک بلند و نورانی

Marfat.com

منبر مبارک پر ایک شخصیت خطبہ ارشاد فرما رہی ہے کہ جس کے سر انور پر نسواری رنگ کا عمامہ شریف بندھا ہوا ہے اور اس کے اوپر سے سفید چادر شریف اوڑھے ہوئے نورانی چہرۂ مبارک، گھنی داڑھی، سرخ و سفید رنگ والی یہ شخصیت اس آیت مبارکہ کو تلاوت فرما رہی ہے۔

"یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا. وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا." [ل]

یہ میٹھی میٹھی صورت مبارکہ ابھی کانوں میں رس گھول ہی رہی تھی کہ اچانک اس اجتماع میں چیخ و پکار ہونے لگی اور یا رسول اللہ۔

یا حبیب اللہ ﷺ کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔

لوگ گریبان چاک کرنے لگے۔

وجد ہی وجد   کیف ہی کیف

مستی ہی مستی

کے اس عالم میں شور مچ گیا کہ وہ دیکھو حضور علیہ السلام کی آمد ہوگئی۔

سرکار دو عالم علیہ السلام جلوہ افروز ہوگئے۔

آقائے نامدار، امت کے غم خوار تشریف لے آئے۔

؎ رخ پہ زحمت کا جھومر سجائے کملی والے ﷺ کی محفل سجی ہے
مجھ کو محسوس یہ ہو رہا ہے ان کی محفل میں جلوہ گری ہے

یہ مولانا سردار احمد ہیں:

میں نے جب پیچھے مڑ کے دیکھا تو آنکھیں چندھیانے لگیں کیونکہ مجھے اس

ل حضرت امام خطابت رحمتہ اللہ علیہ جب یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے، حضرت محدث اعظم علیہ الرحمتہ کی آواز ولہجہ میں خود یہ آیت کریمہ تلاوت فرماتے اور پھر اسی لہجہ میں ترجمہ فرماتے تو عجیب سماں بندھ جاتا اور عشاقان محدث اعظم علیہ الرحمتہ کی نگاہوں کے سامنے حضور محدث اعظم علیہ الرحمتہ کی شبیہ گھومنے لگتی لوگ دیوانہ وار جھوم اٹھتے اور اشکبار ہو جاتے۔ (مصنف)

Marfat.com

طرح محسوس ہوا جیسے ایک سورج آگے بڑھتا چلا آ رہا ہے۔آگے بڑھا۔
سرکار دو عالم ﷺ کی سواری مبارک کے قدموں سے لپٹ گیا اور کیا دیکھتا ہوں کہ میرے آقا و مولیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چہرۂ انور پر نقاب ہے اور پیچھے پیچھے چار نقاب پوش اور بھی ہیں۔
دل میں آیا کہ یہ کون سے نفوس قدسیہ ہیں۔
غیب سے آواز آئی کہ یہ سرکار ﷺ کے چاروں خلفاء عظام ہیں۔ میں نے اپنے محبوب کریم علیہ السلام کے قدموں میں سر رکھ دیا اور عرض کیا۔
اے میرے آقا علیک السلام!

؎ تیرے قدموں میں آنا میرا کام تھا
میری بگڑی بنانا تیرا کام ہے
میری آنکھوں کو ہے دید کی آرزو
رخ سے پردہ ہٹانا تیرا کام ہے

(علامہ صائم چشتی)

کانپتے کانپتے۔
ڈرتے ڈرتے۔
تھرتھراتے، تھرتھراتے۔اور
روتے ہوئے عرض کیا۔
یارسول اللہ ﷺ ذرا چہرۂ انور سے نقاب تو اتاریں تاکہ یہ سگ بارگاہ زیارت روئے انور سے مشرف ہو سکے۔
تو فرمایا: اے غلام رسول۔
تمہارے دل پر جو حجاب ہے تم اسے اتار دو۔
ہم نقاب اتار دیتے ہیں۔

Marfat.com

میں نے عرض کی آقا ﷺ میں سمجھا نہیں۔

تو فرمایا!

انہیں پہچانتے ہو جو تقریر فرما رہے ہیں۔

عرض کیا۔ نہیں یا رسول اللہ ﷺ!

فرمایا: یہی لائل پور کے مولانا سردار احمد ہیں۔ جنہوں نے میری حدیث پڑھانے کا حق ادا کر دیا۔

بس پھر کیا تھا۔

نفرت کی جگہ محبت آ گئی۔

عداوت کی جگہ عقیدت آ گئی۔

ادھر میرے دل سے یہ حجاب اترا۔

ادھر رخ منورہ سے وہ نقاب اتر گیا۔

اور پھر یہی کیفیت تھی کہ

رخ سے سرکار دو عالم ﷺ نے نقاب الٹا ہے!
ہم نے مہتاب کے ماتھے پہ پسینہ دیکھا
اور مہ و انجم بھی مدہم پڑ رہے ہیں
نقاب رخ اٹھایا جا رہا ہے!

دیکھتے ہی دیکھتے محفل برخاست ہو گئی۔

آنکھ کھلی تو وہی سکھر کی جیل تھی۔

میں نے اپنے دل میں مصمم ارادہ کر لیا کہ یہاں سے رہا ہوتے ہی سیدھا جھنگ بازار حاضری دوں گا۔

اور حضرت قبلہ سیدی و سندی مولائی فرید الدھر، وحید العصر، صدر الافاضل بدر الاماثل، قطب الوقت، محدث اعظم حضرت علامہ مولانا ابوالفضل مفتی و پیر محمد سردار احمد صاحب کی زیارت کروں گا۔ جن کی

Marfat.com

برکت سے میرا باطنی نقاب وحجاب اٹھ گیا ہے اب انہیں کی برکت سے یہ ظاہری نقاب وحجاب بھی انشاء اللہ اٹھ جائیں گے۔

جھنگ بازار حاضری:

سکھر جیل سے رہا ہوتے ہی سیدھا جھنگ بازار لائل پور، سنی رضوی جامع مسجد میں حاضر ہوا۔

نماز عصر ادا کی اور صف پر ہی بیٹھ گیا۔

ادھر محدث اعظم رحمتہ اللہ علیہ دار الحدیث شریف کے نیچے عوام وخواص سے مصروف ملاقات،

ادھر مجھ پر مولویت کا غلبہ بدستور۔

شرمندگی کی وجہ سے آگے بھی نہ بڑھا۔ اور

شوق دیدار نے واپس پلٹنے بھی نہ دیا۔

اپنی جگہ پر ہی بیٹھا یہ منظر دیکھتا رہا۔

تھوڑا عرصہ گزرا کہ میری طرف ایک مولانا جلدی جلدی قدم اٹھاتے ہوئے تشریف لائے اور انہوں نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا:

''مولوی صاحب آپ کو حضرت صاحب یاد فرما رہے ہیں۔''

میں نے تجاہل عارفانہ سے کام لیتے ہوئے کہا:

''کون سے حضرت صاحب۔'' کہا:

''حضرت محدث اعظم'' وہ دیکھو سامنے۔

آپ لوگوں سے مصافحہ فرما رہے ہیں۔

پھر کیا تھا۔

جسم کانپنے لگا اور آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب اُمڈ آیا۔ اور یہ سوچنے لگا کہ عجیب منظر ہے؟

Marfat.com

کہاں سکھر جیل اور کہاں فیصل آباد (لائل پور)

یعنی سینکڑوں میل کا فاصل ہے اور میں اس سے قبل کبھی آپ سے ملا نہ کبھی آپ کو اور آپ نے مجھے دیکھا۔

آپ کو میرے آنے کا علم کیسے ہوا جو آپ مجھے بلا رہے ہیں۔ فوراً ذہن میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی یہ حدیث مبارکہ آ گئی۔

''اِتَّقُوْا بِفِرَاسَةِ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ''

(جامع الترمذی جلد ثانی ص ۱۴۰)

''مومن کی فراست سے ڈرو۔ پس بیشک وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔''

؎ کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی جانے تو کیا جانے
دو عالم کی خبر رکھتا ہے دیوانہ محمد ﷺ کا

؎ جدوں رب دل دیاں اکھیاں دیوے چانن ہووے نوروں!
محبوباں نوں نظریں آوے کیا نیڑے کیا دوروں

ان مولانا صاحب نے مجھے بازو سے پکڑا اور حضرت محدث اعظم پاکستان رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں لے آئے۔ اور سرکار نے مجھے حاضر ہوتے ہی یوں فرمایا:

''مولانا آ گئے ہو۔''

عرض کیا حضور آ گیا ہوں۔

فرمایا: ''جھوٹ بولتے ہو تم خود کب آئے ہو۔''

مولانا تم آئے نہیں لائے گئے ہو۔

تم ہمارے غازی ہو:

سرکار محدث اعظم پاکستان رحمتہ اللہ علیہ نے اس غلام بے دام کو اپنے سینہ بے کینہ سے لگا لیا۔ عجیب کیفیت ظہور پذیر ہوئی۔

میرے سینے میں علم کے سمندر سمو دیئے۔

Marfat.com

معرفت خداوندی اور عشق مصطفویٰ ﷺ کے انمول خزانے منتقل فرما دیئے۔

میرے سینے میں محبت حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا بحر بے کنار موجیں مارنے لگا اور پھر فرمایا۔

''مولانا آپ ہمارے غازی ہیں اور اہلسنّت و جماعت حنفی بریلوی مبلغ۔''

بس حضور کا یہ ارشاد فرمانا تھا کہ پھر پاکستان کے گوشے گوشے، قریہ قریہ۔ بستی بستی۔ نگر نگر میں حضرت کے فیض پروردہ غازی نے مسلک رضا کی بے دھڑک تبلیغ کی اور دنیا کو یہ بتایا کہ

؎ میرے آقائے نعمت حضرت سردار احمد نے
نکالا ظلمتوں سے اور نور حق ہے دکھلایا
خدا کو جس نے بھی پایا نبی ﷺ کی معرفت پایا
خدا اس پر ہے خود شاہد یہی قرآن میں آیا
؎ غلامان رسالت کی غلامی مل گئی مجھ کو!
غلامان رسالت کا رہے مجھ پر سدا سایہ

داتا صاحب حاضری:

حضور محدث اعظم پاکستان اکثر جمعرات کے روز حضور داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ کے دربار عالیہ میں حاضری دیا کرتے۔

حضرت امام خطابت علیہ الرحمتہ سمندری والوں نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ گرمی کی شدت میں ہم حضور محدث اعظم علیہ الرحمتہ کی معیت میں داتا صاحب حاضر ہوئے تو میرے دل میں خیال آیا کہ گرمی ہے لسی مل جائے تو کیا ہی اچھا ہو؟ ابھی یہ خیال آیا تو عرض کیا داتا صاحب آج لسی کا گلاس ملے تو مانوں۔ فاتحہ پڑھی۔

بیٹھے تو ایک آدمی لسی کے لمبے لمبے گلاس لے کر آیا اور مجھے دیتے ہوئے کہنے لگا۔

Marfat.com

''چودھری دا چودھری رہئیوں، بھلا اک لسی دے گلاس لئی، ولیاں نوں آزمائی دا ہندا اے۔''

''یعنی کہ تم جاٹ کے جاٹ ہی رہے کبھی لسی کے گلاس کے لیے اولیاء کرام کی آزمائش کیا کرتے ہیں؟''

ادھر حضرت محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمتہ کے قدموں پہ ایک آدمی نے سر رکھ کر رونا شروع کر دیا اور زار و قطار رونے لگا۔

آپ نے فرمایا:

''شاہ صاحب کیوں گنہگار کرتے ہو اچھا اٹھو ہو جائے گا۔ رکوا دیں گے۔''

ہم نے سوچا کہ یہ آدمی جب یہاں سے اٹھے گا تو اس سے پوچھیں گے یہ کیا مسئلہ ہے؟

جب وہ آدمی اٹھا تو ایسے تیز تیز چلنے لگا جیسے اس کو ہمارے ارادہ کا علم ہو گیا ہو۔ بڈھے دریا کے پاس جا کر ہم نے اسے پکڑ لیا اور پوچھا بتاؤ۔

مسئلہ کیا ہے؟

اس نے کہا بات دراصل یہ ہے کہ

میں اس علاقے کا ابدال ہوں۔

''میری ڈیوٹی داتا صاحب سرکار نے سندھ میں لگا دی ہے میں یہاں سے جانا نہیں چاہتا اور داتا صاحب اتنی اپنی اولاد کی نہیں مانتے۔ جتنی مولانا سردار احمد کی مانتے ہیں تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ حضور آپ سفارش کریں تاکہ میرا تبادلہ رک جائے اور یہ کام ہو جائے۔''

تب آپ نے فرمایا:

تیرا کام ہو جائے گا۔ تبادلہ رکوا دیں گے۔

قطب الوقت:

استاد محترم شیخ الحدیث علامہ الحاج محمد حنیف صاحب رحمتہ اللہ علیہ افغان آباد

Marfat.com

والوں نے اس فقیر سے بیان فرمایا کہ

ہم حضور محدث اعظم کی معیت میں ملتان جارہے تھے راستہ میں خانیوال سے پہلے ایک جنگل کے علاقہ میں گاڑی خراب ہوگئی۔ ادھر نماز کا وقت

ہم وضو کے لیے پانی کی تلاش میں نکلے تو کچھ فاصلہ پر ایک آدمی بزرگ لاٹھی کے سہارے آتا ہوا دکھائی دیا تو آپ نے مجھے فرمایا:

''مولانا جانتے ہو یہ بزرگ کون ہیں؟''

عرض کیا فرمائیے۔ تو فرمایا:

''یہ وقت کے قطب ہیں۔''

کچھ دیر کے بعد وہ ہمارے پاس پہنچ گئے اور آتے ہی فرمایا:

''مولوی صاحب کسے دا راز فاش نئیں کری دا۔''

یعنی کسی کا راز فاش نہیں کیا کرتے۔

یہ کہا اور غائب ہوگئے۔

ایک اور کرامت:

حضرت امام خطابت رحمتہ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ میں سمندری سے حضور محدث اعظم علیہ الرحمتہ کے دربار شریف حاضری کے لیے حاضر ہوا اس وقت آپ کا وصال ہوچکا تھا۔

اس وقت چودہ آنے سمندری تا لائل پور کا کرایہ تھا۔ میرے پاس ایک روپیہ تھا۔ حاضری سے فارغ ہو کر میں نے ایک جلسہ میں جانا تھا۔ جوالانگر اترا تو دو آنہ جو بقایا تھے وہ تانگہ کا کرایہ تھا۔

جو تانگے والا جوالانگر سے دربار شریف تک کا لیتا تھا۔

کرایہ بڑھ گیا دو آنہ کے بجائے چار آنہ ہوگیا۔

اب میں نے عالم تصور میں عرض کیا۔

Marfat.com

سرکار اگر بلانا ہے تو انتظام فرما دیجئے۔

جوالانگر پھاٹک کے قریب ایک چھوٹی سی مسجد میں بیٹھا تھا کہ ایک تانگے والا آیا۔

نیا تانگہ اور سفید رنگ کا خوبصورت گھوڑا۔

تانگے والے نے کہا:

''مولوی غلام رسول دربار شریف نہئیں جانا۔''

میں نے کہا: جانا تو ہے مگر میرے پاس...... ابھی بات ادھوری تھی کہ اس نے کہا:

مولوی صاحب بیٹھ جائیے۔

میں نے کرایہ آپ سے کب مانگا ہے؟

دربار شریف کے سامنے لا کر اتارا۔

جب میں نے اتر کر تانگا والے کی طرف دیکھا تو وہ بھی اور تانگہ بھی غائب تھا۔

اثبات حیات شہداء:

مجاہد ملت، حضرت علامہ مولانا محمد سلیم نقشبندی مرحوم نے بیان فرمایا کہ زمانہ طالب علمی کے دور میں میں نے آپ پر چند سوالات وارد کئے آپ نے ان سوالات کے جوابات دیئے۔

آپ کے جوابات کچھ اس نوعیت کے تھے کہ میرے جسم کے اجزاء کانپ گئے اور جسم میں حرکت نہ رہی۔ بالآخر میں نے عرض کیا: میں کروڑ مرتبہ توبہ کر کے یہ عرض کرتا ہوں کہ حیات شہداء پر ایمان ہونے کے باوجود یہ مسئلہ سمجھ میں نہیں آ رہا۔

صرف اطمینان قلب چاہتا ہوں۔

حضرت کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ قرآن و حدیث کے مقابل اگر کوئی شخص اپنا

Marfat.com

عندیہ پیش کرتا تو اکثر جلال کا اظہار فرماتے۔

لیکن آج خلاف عادت مسکرا دیئے اور فرمایا:

''انشاء اللہ تعالیٰ محبوب پاک ﷺ کے صدقہ اور اولیاء کاملین کے طفیل تمہیں اپنے وقت پر اس مسئلہ کی سمجھ آ جائے گی۔''

مولانا فرماتے ہیں:

کہ چونکہ آپ علم وفضل کے ساتھ ساتھ بیکراں روحانیت و ولایت سے بھی ممتاز تھے۔ خدام وتلانذہ کے علاوہ ملک کے طول وعرض سے مشائخ عظام بھی آپ کے ہاتھ تشریف لاتے تھے۔

مجھے یقین کامل تھا کہ آپ کی خصوصی توجہ سے اس مسئلے میں مجھے عین الیقین ہو جائے گا۔ اس کا باعث ایک اور بھی تھا کہ میں آپ کے ہمراہ تبلیغی جلسوں میں حاضر ہوتا تھا۔

اسی رات کو جب میں سویا تو قسمت بیدار ہوگئی۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ، العزیز کی زیارت سے مشرف فرمایا گیا۔

حسب عادت آپ نے فرمایا: مولانا سامان جلدی تیار کرلو۔ محفل پاک کا وقت قریب ہوگیا ہے۔ یہ نہ فرمایا: کہ یہ محفل کہاں ہوگی۔ تانگہ لیا گیا۔ آپ سوار ہو گئے۔

میں بھی خادمانہ حیثیت سے سوار ہوگیا۔

بڑی دیر تک تانگہ چلتا رہا۔

اچانک ہم اس جگہ پہنچ گئے جو دو مسجدوں (سنی رضوی جامع مسجد اور شاہی مسجد) کے درمیان ہے۔

کیا دیکھتا ہوں کہ کثیر مجمع ہے۔

سینکڑوں اکابر ملت موجود ہیں۔

حضرت نے میری طرف توجہ فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اس محفل مبارک میں

Marfat.com

حضور سیدنا غوث پاک اور سیدنا شہاب الدین سہروردی اور دیگر سلاسل کے عظیم المرتبت حضرات موجود ہیں۔ ادب ملحوظ رہے۔ حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ نے حسب عادت اولیاء کاملین کے اسماء گرامی بڑے ادب واحترام سے بیان فرمائے۔ یہ آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔

اولیاء کاملین سے میرا تعارف کرایا اور آپ خود اسٹیج پر بیٹھ گئے۔ اولیاء کاملین نے آپ کو وعظ کے لیے ارشاد فرمایا:

آپ نے کھڑے ہو کر وعظ کرنا چاہا مگر حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے فرمایا: آپ کرسی پہ تشریف رکھیئے۔

آپ نے عرض کیا:

میرے لیے یہ کیسے روا ہے؟

ارشاد ہوا۔ جس طرح حضور نبی اکرم ﷺ کے حضور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نعت خوانی ے لیے عرض کرتے تو ان کے لیے منبر بچھا دیا جاتا۔

چنانچہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ، کرسی پر جلوہ افروز ہوئے اور آپ نے یہ آیت کریمہ۔

"وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ."

تلاوت فرمائی: ترجمہ کے بعد بخاری شریف کی موید احادیث بھی پڑھیں اور حیات شہداء کا ثبوت نص قطعی سے ثابت ہے جو اس کا منکر ہو۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

ہے تم میں کوئی ایسا جو اللہ کی راہ میں اپنی گردن کٹوا کر اس کا مشاہدہ کرنا چاہے۔ اس پر ایک نوجوان لڑکا کھڑا ہوا۔ اور عرض کی کہ میں اپنی گردن اللہ تعالیٰ کی راہ میں کٹواتا ہوں آپ کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا چاقو تھا آپ نے وہ مجھے عنایت فرماتے ہوئے فرمایا کہ اس کی گردن قلم کردو۔

Marfat.com

یہ چاقو کیا تھا گویا ایک مقناطیس تھا۔ ذرا سے اشارے سے اس نوعمر کی گردن جدا ہوگئی۔ لیکن وہ خود کھڑے کا کھڑا رہا۔ بلکہ کہہ رہا تھا کہ میں زندہ ہوں میری حیات میں شک کرنے والا بے ایمان ہے۔

اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمتہ نے دوسری مرتبہ اعلان کیا ہے کوئی جو اپنی گردن اللہ تعالیٰ کی راہ میں کٹوا کر حیات حاصل کر لے۔

مولانا محمد سلیم نے عرض کیا:

کہ حضور میں بھی شوق رکھتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے اسی چاقو سے اشارہ فرمایا کہ میری گردن سینے سے جدا ہوگئی۔ لیکن اس کے باوجود میں زندہ ہوں۔ بلکہ تمام کائنات کا مشاہدہ کر رہا ہوں۔

میں احباب سے کہہ رہا ہوں کہ میری طرف دیکھو کہ میں زندہ ہوں۔

اختتام محفل پر آپ واپس تشریف لائے۔

اچانک میری آنکھ کھل گئی۔

سردی کا موسم تھا۔

رات کے کوئی دو بجے کا عمل تھا۔

مشائخ کرام کی جلوہ گری اور حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ، کے وعظ اور میری شہادت اور حیات کے منظر سے دل میں سرور اور لذت کی کیفیت بیان سے باہر تھی کئی دن تک وہ سرور اور لذت کی کیفیت رہی۔

صبح کو حسب معمول آپ نے حدیث کا سبق شروع کرایا تو اسی حدیث سے جس میں حیات شہداء کا بیان تھا۔ آپ نے نہایت مسرت بھرے لہجے میں فرمایا:

”لَاشَكَّ فِيهِ صَدَقَ اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهُ وَصَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.“

ترچھی نگاہوں سے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

Marfat.com

کیوں مولوی سلیم آیت کریمہ برحق ہے نا کوئی شبہ تو نہیں؟

میں نے والہانہ انداز میں عرض کیا کوئی شبہ نہیں۔

مولانا محمد سلیم نقشبندی بیان کرتے ہیں کہ مجھ جیسے کتنے حضرات ہیں جو آپ کے فیضان سے عین الیقین اور حق الیقین پا چکے ہیں، جب میں نے رات کے خواب کا واقعہ مولانا مفتی نواب الدین صاحب مدرس ومفتی جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائل پور سے بیان کیا۔

تو آپ نے فرمایا:

ایسی باتیں تو حضرت کے لیے معمولی ہیں۔

(محدث اعظم پاکستان جلد دوئم ص ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴)

حضرت ایوب رضوی نے فرمایا:

زبان خلق سے حق نے کیا اعلان سرداری!
جبھی تو آج ڈنکا بج رہا سردار احمد کا
بحمد اللہ کیا شہرہ ہوا سردار احمد کا
کہ اک عالم فدائی ہوگیا سردار احمد کا

مردِ قلندر کا جنازہ:

آپ کے جسد خاکی پر نور کی بارش کو ہر خاص و عام نے ملاحظہ کیا اور مولوی تاج محمود جیسے متعصب ملان نے جنازہ میں یہ کہہ کر شمولیت کی کہ یہ ایک مردِ قلند کا جنازہ ہے۔

"وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ."

Marfat.com

دوسرا خطبہ

اَلشَّعْبَانُ شَھْرِی (الحدیث)

شب برأت کی برکات

Marfat.com

خطبہ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

"قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّعْبَانُ شَهْرِیْ"

صَدَقَ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

سب حضرات مل کر درود شریف پڑھیے!

درود شریف:-

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

حضرات گرامی!

سال کے بارہ مہینوں میں سے کچھ ماہ اور ان مہینوں میں سے کچھ دن اور کچھ راتیں متبرک ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان مہینوں' دنوں اور راتوں کو فضیلت و مرتبت سے ہمکنار فرمایا ہے۔

ان کا بیان خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یا اس کے حبیب پاک' صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث پاک میں فرمایا ہے۔ کچھ مہینے اور دن اپنا علیحدہ درجہ رکھتے ہیں۔

Marfat.com

جیسا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

شعبان کی فضیلت

شعبان کو باقی مہینوں پر اس طرح فضیلت حاصل ہے جیسے مجھے تمام انبیاء میں۔
(اسلامی تقریبات ص ۳۴)

اور رمضان المبارک کے متعلق فرمایا کہ:

رمضان کی فضیلت

جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے بارہ بیٹوں میں سب سے زیادہ پیار حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ اسی طرح رمضان کے ساتھ بارہ مہینوں میں سے اللہ کو زیادہ پیار ہے۔

عَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس: اگر آپ قرآن مجید کا مطالعہ فرمائیں تو اللہ نے قرآن مجید میں بعض مہینوں کا مرتبہ بیان فرمایا ہے جیسے کہ:

"شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْآنُ"

(پ۲ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۸۵)

"رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل فرمایا گیا"

دوسرے مقام پر حج کے مہینوں کا ذکر فرمایا کہ:

حج کے مہینے

"اَلْحَجُّ اَشْھُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ" (پ۲ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۹۷)

"حج کے یہ مہینے مقرر ہیں۔

اب آپ خود اندازہ فرمائیں کہ جن مبارک مہینوں میں حج کرنے کا حکم دیا گیا۔ ان مہینوں کی کیا فضیلت و مرتبت ہوگی۔ ایسے ہی کچھ ایام اور کچھ راتیں متبرک ہیں۔

شب قدر

جیسے کہ شب قدر کے متعلق فرمایا:

Marfat.com

"اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ" (پ۳۰ سورۃ القدر آیت نمبر۱)
"بے شک ہم نے قرآن مجید کو لیلۃ القدر میں نازل فرمایا"
اس نزول قرآن کی رات کا مرتبہ اور مقام کیا ہے؟......فرمایا:
"لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ" (پ۳۰ سورۃ القدر آیت نمبر۳)
"لیلۃ القدر ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔"

اللہ کے دن

ایسے ہی بعض دن متبرک ہیں فرمایا:
"وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ" (پ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت نمبر۵)
"اور ان (صحابہ کرام علیہم الرضوان) کو اللہ کے دن یاد دلایئے۔"
تفاسیر میں یہ موجود ہے کہ یہ دن.وہ دن ہیں کہ جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر انعامات فرمائے ہیں۔ ملاحظہ ہو
(تفسیر ابن جریر اور تفسیر خازن اسی آیت کے تحت)
عَلٰی هٰذَا لْقِيَاسِ
مثالیں دینے کا مطلب یہ ہے کہ کچھ مہینے' کچھ دن اور کچھ راتیں اللہ کے نزدیک متبرک ہیں تو شعبان کی یہ خصوصیت ہے کہ اس کے متعلق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ میرا مہینہ ہے۔

شعبان میرا مہینہ ہے

"اَلشَّعْبَانُ شَهْرِیْ" (فضائل ایام ص ۲۹۷)
اس لئے اس کو شہر حبیب الرحمان کہا جاتا ہے کیونکہ یہ بالخصوص حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہے۔
فرمایا: رجب اللہ کا مہینہ۔
رمضان میری امت کا مہینہ۔ اور

Marfat.com

شعبان میرا مہینہ ہے۔

ارشاد نبویؐ ہے کہ:

"رَجَبُ شَهْرُ اللهِ وَشَعْبَانُ شَهْرِیْ وَرَمَضَانُ شَهْرُ اُمَّتِیْ"

(ما ثبت من السنۃ ص ۱۲۶)

"رجب اللہ کا شعبان میرا اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے"

جس نے شعبان کا احترام کیا گویا کہ اس نے میرا احترام کیا۔

اب آپ اندازہ کیجئے کہ جس چیز کی نسبت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو جائے وہ چیز ساری کائنات کی اشیاء سے ممتاز ہو جاتی ہے۔

عظمت وشان والی اور نرالی ہو جاتی ہے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں اس مثالیں موجود ہیں کہ جو چیز سرکارؐ سے منسوب ہوگئی وہ نرالی ہوگئی۔

شہر مکہ کی قسم

سرکار دو عالم علیہ السلام سے شہر مکہ کی نسبت ہوئی تو

اللہ نے فرمایا:

"لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ"

(پ ۳۰ سورۃ البلد آیت نمبر ۲-۱)

"میں قسم کھاتا ہوں اس شہر (مکہ) کی درآنحالیکہ آپ بس رہے ہیں اس میں۔"

اس آیت کریمہ میں جو لفظ و ہے یہ عاشقوں کی جان ہے یہ واوٗ حالیہ ہے۔

مطلب یہ ہوا کہ میں شہر مکہ کی قسم نہیں اٹھاتا۔ مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ:

اے محبوبؐ تو اس شہر میں موجود ہو اور میں قسم نہ اٹھاؤں؟

آہا کیا بات ہے۔ فرمایا: اعلیٰ حضرت نے کہ:

Marfat.com

ے کہ کلام مجید نے کھائی شہا تیرے شہر و کلام و بقا کی قسم

واوٗ حالیہ ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اگر صرف اس شہر میں تیری آمد نہ ہوتی تو میں قسم نہ اٹھاتا

حالانکہ یہاں میری نشانیاں صفا اور مروہ موجود ہیں۔

چاہ زمزم موجود ہے۔

حطیم — رکن یمانی

حجر اسود — مقام ابراہیم

میزاب رحمت

یہ سب کچھ موجود ہے مگر

قسم کی وجہ — صفا مروہ نہیں

قسم کی وجہ — چاہ زمزم نہیں

قسم کی وجہ — حطیم نہیں۔

قسم کی وجہ — رکن یمانی نہیں

قسم کی وجہ — حجر اسود

قسم کی وجہ — مقام ابراہیم نہیں

قسم کی وجہ — میزاب رحمت نہیں

بلکہ قسم کی وجہ تیرے قدموں کی نسبت ہے۔

تیرے قدم سرزمین مکہ پر لگے۔

اے محبوب! ہم نے قسم اٹھالی ہے۔

ے کہ کلام مجید نے کھائی شہا تیرے شہر و کلام و بقا کی قسم!

کہ کلام مجید نے کھائی شہا تیرے شہر و کلام و بقا کی قسم

اگرچہ میرا گھر

Marfat.com

بیت اللہ!

کعبۃ اللہ بھی' مکہ میں ہی ہے مگر مجھے غرض تجھ سے ہے۔

"وَاَنۡتَ حِلٌّ بِهٰذَا الۡبَلَدِ"

اگر تو نہ ہوتا تو میں کعبہ بھی نہ بناتا۔

سب کچھ تیری وجہ سے ہے۔

؎ کہ کلام مجید نے کھائی شہا تیرے شہر و کلام و بقا کی قسم

انجیر و زیتون کی قسم

صرف شہر ہی کی قسم نہیں...... فرمایا:

"وَالتِّیۡنِ وَالزَّیۡتُوۡنِ وَطُوۡرِ سِیۡنِیۡنَ وَهٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِیۡنِ"

(پ۳۰ سورۃ التین آیت نمبر ۳-۲-۱)

"قسم ہے انجیر اور زیتون کی قسم ہے۔ طور سینا کی اور اس امن والے شہر کی"

مجھے انجیر کی قسم اور زیتون کے تیل کی قسم۔

یا اللہ: کیا انجیر کی بیل لمبی ہے؟

کیا اس کا ذائقہ بہت اچھا ہے۔

حالانکہ ہم نے سنا ہے کہ آم پھلوں کا بادشاہ ہے تو اے مولا' تو نے آم کی قسم کیوں نہ اٹھائی۔

اسی طرح بڑے بڑے خوشبودار تیل موجود ہیں تو نے ان کی قسم کیوں نہ اٹھائی؟

فرمایا: میں خوشبو کو نہیں دیکھتا۔ میں محبوب ﷺ کی زلفوں کو دیکھتا ہوں۔ میں بیل اور ذائقہ نہیں دیکھتا۔ میں محبوب ﷺ کی لبوں کو دیکھتا ہوں۔ انجیر یار کے لبوں کو اور تیل محبوب ﷺ کی زلفوں کو لگ گیا۔

میں نے قسم اٹھالی۔

Marfat.com

؎ کہ کلام مجید نے کھائی شہا تیرے شہر و کلام و بقا کی قسم

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا تیرے شہر و کلام و بقا کی قسم

کہیں فرمایا: ''لعمرك'' تیری عمر کی قسم۔

اور کہیں فرمایا: ''وقیله'' تیری گفتگو کی قسم۔

کہیں فرمایا:

''نٓ وَالْقَلَمِ''

نون والے ہونٹوں کی قسم اور قلم والی زبان کی قسم۔

؎ کہ کلام مجید نے کھائی شہا تیرے شہر و بقا و بقا کی قسم

تو عرض کر رہا تھا کہ

جو چیز حضور آقائے نامدار مدینے کے تاجدار علیہ السلام کے ساتھ منسوب ہوگئی۔ نرالی اور عظمت والی ہوگی۔

بے مثل عورتیں

ملاحظہ ہو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:

''یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ''

(پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۳۲)

''اے نبی کی ازواج (مطہرات) تم نہیں ہو۔ دوسری عورتوں میں سے کسی عورت کی طرح۔

یہ بے مثال بیبیاں ہیں کیونکہ میرے محبوبؐ سے منسوب ہیں۔ کائنات کی کوئی عورت کسی قبیلہ' کسی شہر کی۔

ان محبوبؐ سے منسوب عورتوں کی مثل نہیں۔

؎ کہ کلام مجید نے کھائی شہا تیرے شہر و کلام و بقا کی قسم

Marfat.com

نسبت والے جانور جنتی

بے نسبتے ملوانے نامعلوم کس جہنم میں جائیں'
نسبت والے جانور بھی جنت میں جائیں گے

وہ مچھلی جس کے پیٹ میں یونس علیہ السلام کچھ عرصہ رہے وہ جنت میں جائے گی۔

وہ گدھا جس پر پیغمبر علیہ السلام نے سواری کی جنت میں جائے گا۔

وہ دلدل جس میں حضرت علی علیہ السلام سوار ہوئے جنت میں جائے گا۔

وہ چیونٹی جو سلیمان علیہ السلام سے منسوب ہے وہ جنتی ہے۔

وہ ہدہد جو ملکہ بلقیس سے منسوب ہے جنتی ہے۔

وہ مینڈھا جسے حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے ذبح فرمایا جنتی ہے۔

وہ کتا جو اصحاب کہف کے پیچھے پیچھے چلا آیا' جنت جائے گا' پڑھیئے۔

احسن القصص امام غزالی ص ۵۰ اور نزہت المجالس' علامہ صفوی' جلد اول ص ۵۸

یہ سب جانور اچھی نسبت کے باعث جنتی ہیں۔ اسی نسبت کی وجہ سے ماہ شعبان معظم وموقر ہے۔

فرمایا: شعبان میرا مہینہ ہے۔

محمدؐ سے نسبت بڑی چیز ہے
خدا دے یہ دولت بڑی چیز ہے

شعبان کے پڑوسی

شعبان اس لئے بھی معظم ہے کہ اس کے پڑوسی بڑے عظیم ہیں۔ رجب جس میں حضور علیہ السلام کو معراج ہوا۔ اس کا پڑوسی اور رمضان جس میں قرآن نازل ہوا۔ اس کا پڑوسی ہے۔

اس لئے شعبان میرا مہینہ ہے۔

Marfat.com

تم بہترین امت ہو

تم سب سے بہتر امت ہو۔

اللہ فرماتا ہے:

"کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ" (پ۴ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۱۰)

تم بہترین امت ہو۔

کیونکہ تم میری امت ہو۔

اسی طرح شعبان سب مہینوں سے معظم ہیں کیونکہ وہ میرا مہینہ ہے۔

محمدؐ سے نسبت بڑی چیز ہے

خدا دے یہ دولت بڑی چیز ہے

تم بہترین امت ہو	کیونکہ میری امت ہو
قرآن بہترین کتاب ہے	کیونکہ میری کتاب ہے
میری کتاب کتابوں سے	بہتر
میری امت امتوں سے	بہتر
میرا مہینہ مہینوں سے	بہتر

حضورؐ کا پسینہ

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

حضور علیہ السلام دوپہر کو میرے غریب خانہ پر تشریف لائے اور قیلولہ فرمایا: سرکار ابد قرار علیہ السلام کو سوتے ہوئے پسینہ آیا۔ میں نے وہ پسینہ ایک شیشی میں جمع کیا۔

حضور علیہ السلام نے بیدار ہو کر پوچھا اسے کیا کرو گی

عرض کیا: اسے عطر میں ملا کر اچھی خوشبو تیار کروں گی۔

(مسلم شریف جلد ثانی ص ۲۵۷)

Marfat.com

میرا پسینہ تمام عطروں سے　　بہتر

میرا مہینہ تمام مہینوں سے　　بہتر

؎ محمدؐ سے نسبت بڑی چیز ہے

خدا دے یہ دولت بڑی چیز ہے

مہینہ تیرا بخشش میری

روایات میں موجود ہے کہ جو آدمی شعبان کی پہلی رات چار رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے۔ ستر برس کی عبادت کا ثواب پائے گا۔ (ماثبت من السنۃ ص ۱۲۶ فضائل ایام ص ۳۹۷)

اور جو شخص بارہ نوافل بایں طور پڑھے کہ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ اور پانچ مرتبہ سورۃ اخلاص تو بارہ ہزار شہداء کے بالمقابل ثواب پائے۔

(اسلامی تقریبات' علامہ محمود احمد رضوی ص ۳۳)

؎ محمدؐ سے نسبت بڑی چیز ہے

خدا دے یہ دولت بڑی چیز ہے!

صرف یہی نہیں کہ بارہ ہزار شہید کا ثواب بلکہ بارہ سال تک اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جاتی رہیں گی اور وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا۔

''کَوَلَدَتْ اُمُّہٗ'' جیسے ابھی کی ماں نے جنا ہے (اسلامی تقریبات ص ۳۳)

اس کی وجہ صرف یہ نوافل نہیں۔

نفل تو ادا کرنے والے روز ادا کرتے ہیں۔ وجہ صرف محبوبؐ کی نسبت ہے کہ شعبان میرا مہینہ ہے۔

فرمایا: محبوبؐ

مہینہ　　تیرا ہے

بخشش　　میری ہے

Marfat.com

محمدؐ سے نسبت بڑی چیز ہے

خدا دے یہ دولت بڑی چیز ہے

پندرھویں شعبان کی شب نفل پڑھو اگلے دن روزہ رکھو۔

حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے اور حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر کے بالمقابل ثواب ملے گا۔

اندازہ فرمائیے یہ کیوں؟

اس لئے کہ شعبان حضورؐ کا مہینہ ہے۔

رب گناہ نہیں دیکھتا رنگ ونسل نہیں دیکھا۔

قبیلہ نہیں دیکھتا۔

زبان نہیں دیکھتا۔

علاقہ نہیں دیکھتا۔ وہ صرف نسبت دیکھتا ہے۔

فرمایا: محبوبؐ

یہ مہینہ بھی — تیرا

یہ امت بھی — تیری

تیرے مہینے میں تیری امت کو اتنا عطا کروں گا کہ سوال کی ضرورت نہ پڑے۔

لیلہ مبارکہ

اسی مہینہ میں وہ رات ہے جسے فرمایا:

"اِنَّـا اَنْـزَلْـنَاهُ فِی لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ" (پ ۲۵ سورۃ الدخان آیت نمبر ۳،۴)

بے شک ہم نے اتارا ہے اسے (قرآن کریم کو) ایک بابرکت رات میں ہماری یہ شان ہے کہ ہم بروقت خبردار کر دیا کرتے ہیں۔ اسی رات میں فیصلہ کیا جاتا ہے۔ ہر اہم کام کا۔

Marfat.com

شب برأت

یہی رات ہے جسے شب برات کہتے ہیں کیونکہ اس میں ہر کسی کی برات کا فیصلہ ہوتا ہے۔

لیلہ مبارکہ جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے وہ شب قدر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:

"اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ" (پ۳۰ سورۃ القدر آیت نمبر۱)

"بے شک ہم نے اسے نازل کیا لیلۃ القدر ہیں۔"

اور ہر حکمت والے فیصلہ کی یہی رات ہے۔

حضور نبی اکرم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"اِذَا کَانَتْ لَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَنْزِلُ فِیْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلٰی سَمَآءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ اَلَا مُسْتَغْفِرٌ فَاَغْفِرُلَهٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقُهٗ اَلَا مُبْتَلِیٌ فَاُعَافِیْهِ اَلَا کَذَا اَلَا کَذَا حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرَ"

(تفسیر ضیاء القرآن جلد چہارم ص ۴۳۳)

جب شعبان کی پندرھویں ہو تو جاگا کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھا کرو۔ جب سورج غروب ہوتا ہے اس وقت سے اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے۔

اور اعلان فرماتا ہے۔

ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا تا کہ میں اس کو بخش دوں؟

ہے کوئی رزق طلب کرنے والا تا کہ میں اس کو رزق دے دوں؟

ہے کوئی مصیبت زدہ تا کہ میں اس کو اس سے نجات دے دوں؟

اور یہ اعلان طلوع فجر تک ہوتا رہتا ہے۔

Marfat.com

خدا خود
اپنی رحمتوں سے
اپنے انوار سے
اپنی برکات سے پہلے آسمان پر طلوع اجلال فرماتا ہے۔
اور آواز دیتا ہے۔
ہے کوئی مجھ سے مانگنے والا میں اسے عطا کروں
تو مانگ تو سہی عطا نہ کروں اور تیرا دامن بھر نہ دوں
تو مجھے خدا نہ کہنا

ہم تو مائل بکرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے رہرو منزل ہی نہیں

مانگ
مجھ سے رزق مانگ اولاد مانگ
کاروبار مانگ' اور مانگ
مدینہ کی ہوا مانگ کعبہ کی فضا مانگ
آج اپنے دامن کو نہ دیکھ اس کی عطا کو دیکھ۔

اب تنگی داماں پہ نہ جا مانگ ارے مانگ
ہیں آج وہ مائل بعطا مانگ ارے مانگ

مانگ ملک کو ملت کی عافیت و ترقی مانگ۔
مانگ گناہوں کی بخشش مانگ
مانگ درد دل اور حسن نظر مانگ
حضرت صائم چشتی صاحب۔ فرماتے ہیں۔

مانگ لو مانگ لو چشم تر مانگ لو
درد دل اور حسن نظر مانگ لو!

Marfat.com

؎ کملیؑ والے کی نگری میں گھر مانگ لو
مانگنے کا مزہ آج کی رات ہے

آؤ آؤ!

بارگاہ لایزال میں ہاتھ پھیلاؤ اور عرض کرو تو نے صحت تندرستی عطا فرمائی۔ ہر نعمت عطا فرمائی۔

اب ہمیں اپنے خزانوں سے مزید عطا فرما۔

؎ تیرے کرم سے بے نیاز کون سی شئے ملی نہیں
جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

آج دریائے رحمت جوش میں ہے۔

دست سخی کشادہ ہے۔

پہلے آسمان سے بار بار ندائیں اور صدائیں آ رہی ہیں۔

مانگو میرے بندو۔

مجھ سے مانگو اور ساری رات ندائیں ہوتی رہیں گی۔

ساری رات بخشش ہوتی رہے گی۔

کتنے بدبخت ہیں وہ لوگ جو آج بھی سو جائیں۔ محروم رہ جائیں۔

شرلیاں' پٹاخے چلائیں اور اس کے غضب کو آوازیں دیں۔ وہ رحمت کی بارش فرما رہا ہے اور ہم اس کے غضب کو دعوت دے رہے ہیں۔

مگر وہ پھر بھی کریم ہے۔

؎ میرا اللہ بھی کریم اس کا محمدؐ بھی کریم
دو کریموں میں گنہگار کی بن آئی ہے!

آؤ شب برات اور پھر نصف رات کے وقت۔

جس کے متعلق میاں صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

Marfat.com

؎ پچھلی راتیں رحمت ربدی کرے بلند آوازا
بخشش منگن والیو آؤ کھلا اے دروازہ

رحمت ہر شئی سے وسیع ہے

وہ کیسا کریم ہے کہ جو فرماتا ہے

"وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ" (پ۹ الاعراب آیت نمبر ۱۵۶)

میری رحمت ہر شئی سے وسیع ہے

حضرات گرامی!

کل شئی کا حدود اربعہ کیا ہے؟

شئی کسے کہتے ہیں؟

معلوم کیجئے تا کہ پھر اس کی وسعت کو سامنے رکھ کر وسعت رحمت کا مشاہدہ کیا جاسکے۔

شیء کا مفہوم

شیء کے مفہوم میں ہر وہ چیز شامل ہے جسے اللہ نے کن کہہ کر پیدا فرمایا۔

وہ فرماتا ہے۔

"اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنَ" (پ۲۳ سورۃ یٰسین آیت نمبر ۸۲)

"جب وہ کسی شئی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے کن فرماتا ہے وہ ہو جاتی ہے۔"

یہ ساری کائنات...... اور اس کی تمام چیزیں اس کے امر کن کا ظہور ہیں۔ پتہ چلا ساری چودہ طبق کی کائنات اپنی وسعت میں اس کی رحمت سے کم ہیں اور اس کی رحمت اس سے وسیع۔

ساری مخلوق کے گناہ ایک طرف، اس کی رحمت کا ایک قطرہ ایک طرف۔

؎ رحمت دا دریا الٰہی ہر دم و گدا تیرا
جے اک قطرہ مینوں بخشیں کم بن جاندا ای میرا

Marfat.com

حضرات گرامی!

وہ ایسے کریم کی بارگاہ ہے جس کے خزانے ختم نہیں ہوتے۔ کبھی ختم نہ ہو سکیں گے اس کی بخشش روزِ ازل سے جاری ہے اور روزِ ابد تک جاری رہے گی۔

کائنات ختم ہو جائے گی اس کی رحمت پھر بھی جاری رہے گی۔

؎ جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں
اور تجھ سے تجھی کو مانگ کر مانگ لی ساری کائنات
مجھ سا کوئی گدا نہیں تجھ سا کوئی سخی نہیں!

سب گداؤں سے بڑا گدا میں ہوں۔

سب سخیوں سے بڑا سخی تو ہے۔

میں بڑا گنہگار تو بڑا بخشنہار

؎ مجھ سا کوئی گدا نہیں، تجھ سا کوئی سخی نہیں!
مجھ سا کوئی گدا نہیں، تجھ سا کوئی سخی نہیں

گنہگار ہوں سیہ کار ہوں

بدکردار ہوں بدافعال ہوں

کبھی نیکی کا کام نہ کیا۔

آنکھ نے کبھی نیکی نہ دیکھی۔

کان نے کبھی نیکی نہ سنی۔

زبان نے کبھی نیکی نہ بولی۔

ہاتھ نے کبھی نیکی نہ کی۔

پاؤں نے کبھی نیکی نہ کی۔ مگر تو لجپال ہے مولا۔

اگر میں سب سے بڑا سیاہ کار ہوں۔

تو سب سے بڑا ستار ہے۔

Marfat.com

اک گناہ میرا ماں پیو دیکھے' دیوے دیس نکالا
لکھ گناہ میرا اللہ دیکھے پردے کجن والا!
بس مجھ سا کوئی گدا نہیں' تجھ سا کوئی سخی نہیں!

اے میرے کریم خدا' اے میرے رحیم اللہ اگر مجھ میں گناہ نہ ہوتا تو تیری بخشش کس کیلئے ہوتی۔

مجھ سا کوئی گدا نہیں' تجھ سا کوئی سخی نہیں!
مجھ سا کوئی گدا نہیں' تجھ سا کوئی سخی نہیں

میں نے پیچھے تاریخ پڑھ کر دیکھا ہے کہ ننگے پاؤں پھرنے والا آدمی جو پہلے شراب خانے کا مالک تھا۔ بعد میں ولیوں کا سردار بن گیا۔

حضرت بشر حافی

ہر وقت شراب کے نشہ سے مست رہنے والا۔

چوبیس گھنٹے شراب خانے میں گزارنے والا۔ بس اس کی رحمت ہوگئی تو اپنے وقت کے اولیاء کا سردار بن گیا۔

''رحمت حق بہانہ می جوید۔''

''اللہ کی رحمت بہانہ تلاش کرتی ہے۔''

بشر جارہے تھے کہ راستہ میں دیکھا ایک کاغذ پر ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' لکھا ہوا ہے مگر وہ کاغذ گندگی میں پڑا ہوا ہے۔

دیکھتے ہی ضمیر جاگا ایمان میں جوش آیا

کاغذ اٹھایا اور صاف کیا۔

اسے چوم کر بڑی خوشبوؤں سے بسا کر اوپر کسی جگہ رکھا اور کہا:

اے اللہ کے نام' تیرا مقام یہ ہے۔

بس رنگ لگ گیا۔

Marfat.com

ولیوں کا سردار بن گیا۔

؎ مجھ سا کوئی گدا نہیں تجھ سا کوئی سخی نہیں

ہاں ہاں تیری شان یہ ہے کہ:

"فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ" (پ۱۳' سورۃ ابراھیم آیت نمبر ۳۶)

تو غفور بھی ہے رحیم بھی ہے

ستار العیوب بھی ہے۔

ساری عمر شراب خانے میں گزارنے والے کو ولیوں کا سرتاج بنانے والے' نظر رحمت فرما۔

؎ مجھ سا کوئی گدا نہیں تجھ سا کوئی سخی نہیں!

سب مل کر کہیں۔

ہوسکتا ہے قبولیت کی گھڑیاں ہوں۔

ذرا گڑگڑاؤ اس کے سامنے۔

اپنے گناہ' اپنے روبرو کرو اور اسے کہو۔

؎ مجھ سا کوئی گدا نہیں' تجھ سا کوئی سخی نہیں!

بشر حافی اپنے شراب خانے گئے تو

اللہ نے فرشتے کو بھیجا۔

بتاؤ! صبح و شام...... شب و روز شراب پینے والا بڑا گنہگار ہے کہ پانچوں ٹائم مسجد میں آنے والا؟

گناہ بڑا ہے یا اس کی رحمت؟

اگر وہ بخشا جاسکتا ہے تو آپ کیوں نہیں بخشے جاسکتے۔

شرط یہ ہے کہ ذرا دل سے کہو۔

؎ مجھ سا کوئی گدا نہیں' تجھ سا کوئی سخی نہیں!

Marfat.com

فرمایا: اے فرشتے جا شراب خانے۔

یا اللہ: سمجھ نہیں آتی؟

ایک نوری کو شراب خانے بھیج رہا ہے؟

فرمایا: میں نوری کی نورانیت کو دیکھوں یا اپنی رحمت کو۔

یاد کرو۔ ایک بت پرست جو ساری ساری شب اپنے بت کے سامنے کھڑے ہو کر یَا صَنَمِیْ یَا صَنَمِیْ پکارا کرتا ہے۔

ایک دن رات کے پچھلے پہر اسے اونگھ آئی اور نیند میں منہ سے یَا صَنَمِیْ کی بجائے یَا صَمَدِیْ نکل گیا۔

فرمایا: فرشتے چل اور بت خانے' ایک میرا بندہ مجھے پکار رہا ہے۔ اسے میری طرف سے جواب دے۔

"لَبَّیْکَ یَا عَبْدِیْ"

میں حاضر ہوں' اے میرے بندے

یا اللہ وہ تو صنم کا پجاری ساری عمر یَا صَنَمِیْ کہتا رہا۔

آج مغالطہ سے یَا صَمَدِیْ کہہ دیا ہے۔

فرمایا! یہی تو بات ہے کہ اس نے مجھے مغالطہ سے پکارا ہے۔ اگر میں نے اسے جواب نہ دیا تو وہ مجھے بھی اپنے بتوں کی طرح سمجھنے لگے گا۔

؎ حق پرستوں کی اگر تو نے کی دلجوئی نہیں!
طعنہ دیں گے بت کہ مسلم کا خدا کوئی نہیں

جاؤ اور اس یَا صَنَمِیْ کہنے والے کو میری طرف سے کہہ دو۔ تو نے مجھے پکارا ہے تو میں حاضر ہوں۔ اللہ اللہ!

؎ مجھ سا کوئی گدا نہیں' تجھ سا کوئی سخی نہیں
مجھ سا کوئی گدا نہیں' تجھ سا کوئی سخی نہیں

Marfat.com

حضرات گرامی!

شراب خانے کا دروازہ کھٹکا

اندر سے آواز آئی کون؟

فرمایا: میں اللہ کا قاصد ہوں' بشر سے ملنا ہے۔

دربان حیران کہ بشر کہاں اور اللہ کا قاصد کہاں؟

جسے میں دیکھاں عملاں دلے کجھ نہیں میرے پلے
جسے میں دیکھاں رحمت تیری بلے بلے بلے

دروازہ کھلا۔

بشر نے دیکھا تو پوچھا کیا پیغام ہے میرے خدا کا۔

فرشتے نے کہا۔ بشر تو نے خدا کے نام کی تعظیم کی ہے۔ خدا نے تجھے اپنا دوست بنا لیا ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء ص ۸۸'۸۷)

مجھ سا کوئی گدا نہیں' تجھ سا کوئی سخی نہیں!
مجھ سا کوئی گدا نہیں' تجھ سا کوئی سخی نہیں

حضرات گرامی!

آیئے! آج عہد کریں کہ شب برات کی رات عبادت کریں گے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں گے۔ آیئے! میں آپ کو عرض کروں۔

صلوٰۃ الخیر

کہ صالحین کرام اولیاء عظام نے اس شب کس طرح عبادت فرمائی ہے۔ یہ نماز جو میں آپ کو عرض کرنے لگا ہوں اسے صلوٰۃ الخیر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک سو رکعت اس طرح ادا کی جاتیں کہ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ اور دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی جائے۔ یا دس رکعات اس طرح کہ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور ایک سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی جائے۔ اس

Marfat.com

نماز کی بڑی فضیلت اور اس کا ثواب کثیر ہے۔

حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ مجھ سے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بیان کیا کہ اس رات کو جو شخص یہ نماز پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف ستر بار دیکھتا ہے اور ہر بار دیکھنے میں اس کی ستر حاجتیں پوری فرماتا ہے۔ جن میں سے سب سے ادنیٰ حاجت اس کے گناہوں کی مغفرت ہے۔ (مجموعہ وظائف فخری ص)

قبرستان کی حاضری

تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ اس رات قبرستان حاضری دیں۔ خصوصاً شہداء کرام اور اولیاء عظام کے مزارات پر کیونکہ یہ سنت نبی کریم علیہ السلام ہے۔

حضرات ابو نصرؒ نے بالا سناد حضرت عروہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

ایک رات میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پر نہیں پایا۔ میں آپ کی تلاش میں گھر سے نکلی۔

میں نے دیکھا کہ آپ بقیع کے قبرستان میں موجود ہیں اور آپ کا سر آسمان کی طرف اٹھا ہوا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھ کر فرمایا:

کیا تمہیں اس بات کا اندیشہ ہے کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری حق تلفی کریں گے۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا تو گمان یہی تھا کہ آپ کسی بی بی کے ہاں تشریف لے گئے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات میں دنیا کے آسمان پر جلوہ فرماتا ہے اور بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کی بخشش

Marfat.com

فرما دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (مجموعہ وظائف فخری ص ۶۱۹)

دو رکعت نفل

روض الافکار میں لکھا ہے کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ایک پہاڑ سے گزرے اور ایک سفید پتھر کو دیکھا تو بہت متعجب ہوئے۔

آواز قدرت آئی!

اے عیسیٰ علیہ السلام کیا اس سے بھی عجیب تر چیز دیکھنا چاہتے ہو؟ عرض کی ہاں تو پتھر پھٹا اور اس سے ایک بزرگ برآمد ہوئے جن کے ہاتھ میں سبز چھڑی اور قریب ہی انگور کا ایک درخت لگا ہوا تھا۔

کہنے لگے یہ میری روزانہ کی غذا ہے۔

فرمایا کتنے دن سے یہاں عبادت کر رہے ہو؟

بزرگ نے کہا چار سو سال سے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں عرض کی۔ مولا اس سے افضل بھی کوئی مخلوق ہے؟

آواز آئی ہاں میرے محبوب علیہ السلام کی امت کا جو شخص شعبان کی پندرھویں شب (شب برات) میں دو رکعت پڑھے گا اس کی یہ دو ہی رکعات ان چار سو سال سے افضل ہے۔ (اسلامی تقریبات ص ۳۶، ۳۵)

مردہ دعا کا منتظر رہتا ہے

اس شب میں امت کے لئے ایصال ثواب و دعائے استغفار مسنون ہے۔ بکثرت احادیث اس بارے میں وارد ہیں۔

خصوصاً ماں باپ بھائی دوست کی دعا کا تو مردہ منتظر رہتا ہے۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

مَاالْمَیِّتُ فِی الْقَبْرِ اِلَّا کَالْغَرِیْقِ الْمُتَغَوِّثِ یَنْتَظِرُ دَعْوَۃً تَلْحَقُہٗ مِنْ

Marfat.com

اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِیْقٍ (مشکوٰۃ شریف ص ۲۰۶)

''میت قبر میں غرق ہونے والے کی طرح اور غوطے کھانے والے کی طرح ہوتی ہے۔ میت کو ہر وقت دعا کی انتظار رہتی ہے۔ دعا قبر میں میت کو پہنچتی ہے۔ اس کا باپ کرے یا اس کی ماں کرے یا اس کا بھائی کرے یا اس کا کوئی دوست عزیز کرے۔''

''فَاِذَا الْحِقَتْهُ کَانَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا'' (مشکوٰۃ شریف ص ۲۰۶)

''پھر جب میت کو قبر میں دعا پہنچتی ہے تو وہ دعا میت کو تمام دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب کچھ سے زیادہ پیاری ہوتی ہے۔''

یعنی کہ میت ساری دنیا اور اس کی تمام نعمتیں لینے سے اتنی خوش نہیں ہوتی جتنی دعا سے خوش ہوتی ہے۔

دعا قبر میں پہنچتی ہے

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ صَدَقَةٍ جَارِیَةٍ اَوْعِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْلَهٗ''

(شرح صدور ص ۱۲۷' مشکوٰۃ شریف ص)

''جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔ مگر تین چیزیں ایسی ہیں جن کا ثواب مرنے کے بعد قبر میں پہنچتا رہتا ہے۔'' نمبر ایک صدقہ جاریہ نمبر دو علم جس کا نفع لوگوں کو پہنچے۔ نمبر تین نیک اولاد جو اس کیلئے دعا کرتی رہے۔

جو کچھ میت کے وارث' اس کی موت کے بعد صدقہ کرتے ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام اسے سونے کے طباق میں لے کر میت کی قبر کے کنارے کھڑے ہو جاتے ہیں اور فرماتے ہیں۔

Marfat.com

"یَا صَاحِبَ الْقَبْرِ الْعَمِیْقِ هٰذِهٖ هَدِیَّةٌ اَهْدَاهَا اِلَیْكَ اَهْلُكَ فَاقْبَلْهَا فَتَدْخُلُ عَلَیْهِ فَیَضْرَحُ بِهَا وَیَسْتَبْشِرُ وَیَحْزُنُ جِیْرَانُهُ الَّذِیْنَ لَا یُهْدٰی اِلَیْهِمْ شَیْءٌ" (شرح الصدور (۱۲۹)

"اے گہری قبر والے یہ ہدیہ ہے اسے تیرے گھر والوں نے تیری طرف بھیجا ہے۔ اس ہدیہ (ایصال ثواب) کو قبول کر۔ تو پھر وہ ہدیہ (ثواب) قبر میں داخل ہوتا ہے تو میت وہ ہدیہ لے کر فرحان وشادمان ہوتی ہے۔ جب میت کو اس کے گھر والوں نے ایصال ثواب کیا اور اس کے پڑوسی جن کو کوئی ہدیہ (ایصال ثواب) نہیں بخشا گیا وہ غمگین ہو جاتے ہیں۔"

کچھ محروم لوگ

حضرات گرامی!

اس شب برات کی نورانی ساعات میں اس گنہگار امت کی مغفرت ہوتی ہے۔

سائیلوں کو عطا کیا جاتا ہے۔

گناہ معاف ہوتے ہیں۔

توبہ قبول ہوتی ہے۔

خالق کائنات جل جلالہ اپنی تمام مخلوق کو بخش دیتا ہے اور درجے بلند فرما کر سب کو اپنی آغوش رحمت میں لے لیتا ہے۔ مگر کچھ آدمی ایسے بھی ہیں جو اس رات بھی اس کی رحمت عامہ سے محروم رہتے ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل لوگ ہیں۔

"اِلَّا الْمُشْرِكَ اَوْ مَشَاحِنَ وَلَا اِلٰی قَاطِعِ رِحْمٍ وَلَا اِلٰی مُسْبِلِ الْاِزَارِ وَلَا اِلٰی عَاقٍ بِوَالِدَیْهِ وَلَا اِلٰی مُدْمِنِ خَمْرٍ"

(ابن ماجہ شریف ص ۹۹، بیہقی شریف ص)

مشرک، کینہ پرور، رشتہ داری سے تعلق توڑنے والے۔ تکبر سے کپڑا لٹکانے والا۔ والدین کا نافرمان اور ہمیشہ شراب پینے والا۔

Marfat.com

حضرات محترم!

یہ چھ آدمی شب برات میں اگرچہ ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر عبادت کریں۔ ان کی توبہ قبول نہیں اس لئے پہلے ان گناہوں سے توبہ کر کے جو جو رشتہ دار ناراض ہیں ان کو راضی کر کے والدین کو راضی کر کے عبادت کرنی چاہئے۔

اگر والدین وصال کر چکے ہیں تو ان کی مزارات پر جا کر معافی مانگنی چاہئے۔ اگر مزارات معلوم نہ ہوں یا کسی دور دراز علاقہ میں ہوں تو ان کو ایصال ثواب کر کے عبادت کرنی چاہئے۔

آتش بازی موجب لعنت

آتش بازی کی نذر اس رات کو کرنا کتنی بڑی بدنصیبی ہے۔ وہ خداوند کریم اپنی رحمت کے ساتھ آسمان دنیا پر جلوہ فرما ہو رہا ہے اور ہم اس کا استقبال آتش بازی سے کرتے ہیں۔ اس کے غضب کو دعوت دیتے ہیں۔

ہمیں چاہئے کہ اس خدائی رات کا استقبال اطاعت و عبادت' استغفار واذکار کے ساتھ کریں۔ رات کو تلاوت قرآن مجید' نوافل میں مشغول رہیں اور پندرھویں دن کا روزہ رکھیں۔

صدقہ و خیرات کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔

نہایت خضوع و خشوع سے تضرع وزاری سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔

اپنے دینی و دنیاوی نیک مقاصد۔

پاکستان کی حیات و بقا۔ نفاذ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

خصوصاً مسلمان کشمیر' بوسنیا' چیچنیا وغیرہ کے لئے فتح و نصرت اور کفار کیلئے ہدایت ورنہ ان کی ہلاکت کی دعا کریں اور اس رات کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوں۔

اللہ تعالیٰ بحرمت حبیبہ الاعلیٰ ہمیں اس کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

"وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ"

Marfat.com

تیسرا خطبہ

بوحنیفہ بد امام باصفا
آں سراج امتان مصطفیٰ
حضرات امام اعظمؒ

Marfat.com

خطبہ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَّقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ۔

درود شریف:۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

؎ سراج تو ہے بغیر تیرے سمجھتا ہے جو حدیث و قرآں
پھرے بھٹکتا نہ پائے رستہ امام اعظم ابو حنیفہ

حضرات گرامی!

آج میں آپ کے سامنے اس عظیم المرتبت' رفیع الدرجت ہستی کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جسے تمام عالم اسلام نے امام اعظم تسلیم کیا ہے۔

جو فرمان رسالت کا مصداق اور سیدنا علی المرتضیٰؓ کی دعا کا ثمر ہے جو ہستی تابعین کی سردار اور تمام اولیاء کرام کی فقہی امام ہے۔

میری مراد امام الائمہ کاشف الغمہ سراج الامہ امام ہمام عالی مقام حضرت سیدنا

Marfat.com

نعمان ابن ثابتؓ المعروف امام اعظم ابو حنیفہ ہیں جن کے متعلق مست بادۂ قیوم حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

بوحنیفہ بد امام باصفا
آں سراج اُمتانِ مصطفیٰ

اکثر اولیاء اللہ حنفی ہیں

مولانا روم نے بالکل صحیح فرمایا ہے۔

آپ نگاہ دوڑا کر دیکھیں کہ امت محمدیہ کے بڑے بڑے اولیاء اللہ غوث' قطب' ابدال' اوتاد' حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے دامن اقدس سے وابستہ ہیں اور آپ ہی کے مقلد ہیں۔

اور یہ سب مقلدین اولیاء اللہ ہیں۔ کوئی ولی غیر مقلد نہیں اور جس قدر اولیائے کرام مذہب حنفیہ میں ہیں۔ دوسرے مذاہب یعنی شافعی حنبلی' مالکی وغیرہ میں نہیں۔

آپ غور کیجئے اور کتابوں میں ملاحظہ فرمائیے کہ

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کون؟	حنفی
حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ کون؟	حنفی
حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کون؟	حنفی
حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کون؟	حنفی
حضرت فضیل بن عیاض خراسانی رحمۃ اللہ علیہ کون؟	حنفی
حضرت داؤد ابن نصر رحمۃ اللہ علیہ کون؟	حنفی
حضرت عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ عنہ' کون؟	حنفی
حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کون؟	حنفی
حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کون؟	حنفی
حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کون؟	حنفی

Marfat.com

سیدنا داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کون؟ حنفی

یہ تمام کے تمام دامن امام اعظم رضی اللہ عنہ سے وابستہ ہیں۔ ان ہی کے خوان فقہ سے خوشہ چین ہیں۔

بوحنیفہ بد امام باصفا
آں سراج اُمتانِ مصطفےٰ

یہ تمہارے امام ہیں

حضرت سیدنا داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا۔ حضور سیدنا الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس گود میں ایک بزرگ کا سر انور ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگشت منورہ سے اس بزرگ کے سر میں کنگھی فرما رہے ہیں۔

میں نے سوچا کہ امام حسنؓ ہوں گے یا امام حسینؓ ہوں گے۔ مگر جب میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''علی یہ تیرے امام ابوحنیفہ نعمان ابن ثابت ہیں جن کا تو مقلد ہے''

(کشف المحجوب ص ۲۱۶)

بوحنیفہ بد امام باصفا
آں سراج اُمتانِ مصطفےٰ

امام المسلمین

میرے اور تمام حنفیوں کے امام۔ حضور امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ جب دربار رسالت میں حاضر ہوئے تو بڑے مودب ہو کر عرض کیا۔

''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْمُرْسَلِیْنَ''

''اے رسولوں کے امام آپ پر سلام ہو''

تو روضہ انور سے جواب آیا۔

Marfat.com

"وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اِمَامُ الْمُسْلِمِيْنَ"

''اور اے مسلمانوں کے امام آپ پر بھی سلام ہو''

؎ بوحنیفہ بد امام باصفا
آں سراج اُمتانِ مصطفےٰ

حکیم الامت مفسر قرآن' حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان صاحب گجراتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

؎ سراج تو ہے بغیر تیرے سمجھتا ہے جو حدیث وقرآں!
پھرے بھٹکتا نہ پائے راستہ امام اعظم ابوحنیفہ

حضرات گرامی! میں نے جو آیت کریمہ تلاوت کی ہے اس میں اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے۔

"اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ" (پ۱۱ سورۃ التوبہ آیت ۱۰۰)

''سب سے آگے آگے' سب سے پہلے ایمان لانے والے مہاجرین اور انصار سے اور جنہوں نے ان کی پیروی کی عمدگی سے' ان سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوگئے۔''

شان صحابہؓ وتابعین

حضرات گرامی! اس آیت کریمہ میں خداوند قدوس نے درجہ بدرجہ مراتب صحابہ کرام وتابعین عظام علیہم الرضوان کی عظمت بیان فرمائی۔

یعنی سب سے زیادہ عظمت والے وہ جو سب سے پہلے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے مہاجرین وانصار سے۔

ان کے بعد عام صحابہؓ...... پھر تابعین۔

سابقون الاولون کے سردار — صدیق اکبرؓ

Marfat.com

فقہاء عظام کے سردار　　　　امام اعظمؒ

امام اعظم تابعی ہیں

"وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ"

"جنہوں نے ان (صحابہ کرامؓ) کی اتباع کی عمدگی سے۔"

حضرت امام اعظمؒ نے سب سے پہلے قرآن وحدیث کی فقہ ان صحابہ کرامؓ کی پیروی میں پیش فرمائی۔ اسی لئے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کا اقرار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"اَلْفُقَهَاءُ كُلُّهُمْ عِيَالُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ فِی الْفِقْهِ"

(تذکرۃ المحدثین ص ۵۸)

"تمام فقہاء کرام حضرت ابوحنیفہ کی اولاد ہیں فقہ میں"

بوحنیفہ بد امام باصفا
آں سراج اُمتانِ مصطفےٰ

تابعی کسے کہتے ہیں

گرامی حضرات! تابعی کسے کہتے ہیں۔ اصول حدیث کی کتاب شرح "نخبۃ الفکر" میں موجود ہے کہ

"اَلتَّابِعِیُّ وَهُوَ مَنْ يَعِیَ الصَّحَابِیَّ" (نخبۃ الفکر ص ۸۴)

"تابعی وہ ہوتا ہے جس نے صحابیؓ سے ملاقات کی ہو۔"

حافظ ابن حجر مکی خیرات الحسان میں لکھتے ہیں کہ

"هٰذَا هُوَا الْمُخْتَارُ" (نزہت النظر ص ۸۴)

"یہی بہترین تعریف ہے۔"

فرمان نبویؐ

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

"طُوْبٰی لِمَنْ رَاٰنِیْ وَاٰمَنَ بِیْ وَطُوْبٰی لِمَنْ رَاٰ مَنْ رَّاٰنِیْ"

"خوشخبری ہے اس کیلئے جس نے مجھے دیکھا اور اس کیلئے جس نے مجھے دیکھنے والے کو دیکھا۔"

حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ

"اَدْرَکَ الْاِمَامُ اَبُوْحَنِیْفَۃَ جَمَاعَۃً مِّنَ الصَّحَابَۃِ" (تنسیق النظام ص ۱۰)

"امام ابوحنیفہ نے صحابہؓ کی ایک (پوری) جماعت سے ملاقات کی ہے۔"

مزید لکھتے ہیں:

"فَھُوَ بِھٰذَا الْاِعْتِبَارِ مِنَ التَّابِعِیْنَ" (تنسیق النظام ص ۱۰)

"اس وجہ سے وہ (امام اعظم علیہ الرحمۃ) تابعین میں سے ہیں۔"

حضرت انسؓ کی زیارت

حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ:

"اِنَّہٗ رَاٰی اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ مِرَارًا" (خیرات الحسان ص)

"بے شک آپ (امام اعظم علیہ الرحمۃ) نے حضرت انس بن مالکؓ کو چند مرتبہ دیکھا ہے۔"

دیگر ائمہ فن مثلاً:

خطیب بغدادی' ابن جوزی' مزی' یافعی' عراقی' ذہبی' ابن حجر' سیوطی وغیرہ تمام کے تمام ائمہ حضرت امام اعظمؓ کی تابعیت پر متفق ہیں۔ (اوشحۃ الجید ص ۴۵)

آٹھ صحابہؓ کی زیارت

علامہ ابن حجر مکی نے شرح مشکوٰۃ میں لکھا

"اَدْرَکَ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ ثَمَانِیَۃً مِّنَ الصَّحَابَۃِ" (تنسیق النظام ص ۱۰)

حضرت امام اعظمؓ نے آٹھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے ملاقات فرمائی ہے۔

Marfat.com

گرامی حضرات! حضرت عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عائشہ بنت مجرد سے آپ کو روایت شرف بھی حاصل ہے۔

یہ خصوصیت کسی دوسرے امام کو حاصل نہیں ہے اس لئے آپ ان تمام ائمہ کے امام ہیں۔ باقی تمام امام آپ کے بعد اس عالم رنگ و بو میں تشریف لائے۔

امام مالک ۹۰ ہجری، امام شافعی ۱۵۰ھ، امام احمد بن حنبل ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے اور امام اعظم کی ولادت ۸۰ھ میں ہوئی۔ ۱۵۰ھ میں آپ کا انتقال ہوا اور عین آپ کے انتقال کے دن حضرت امام شافعی پیدا ہوئے۔ (جاء الحق حصہ دوم ص ۲۵۰)

خیر القرون سے متصل

اس اعتبار سے امام اعظم نے خیر القرون کے بعد متصل زمانہ پایا جبکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ:

"خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ"

"سب زمانوں سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر اس سے ملنے والا۔"

سب سے بڑے متقی

سرکار دوعالم علیہ السلام نے فرمایا:

"اَوْلٰی بِیَ الْمُتَّقُوْنَ مِنْ کَانُوْا وَحَیْثُ کَانُوْا"

"مجھ سے نزدیک تر متقی ہیں جو بھی ہیں جہاں بھی ہیں۔"

ثابت ہوا زمانہ اور تقویٰ کے اعتبار سے بھی امام اعظم ابوحنیفہ تمام ائمہ پر فوقیت رکھتے ہیں کیونکہ وہ تمام سے قریب تر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور اسی قرب کی وجہ سے وہ زیادہ متقی بھی ٹھہرے۔ اللہ اللہ!

؎ بوحنیفہ بد امام باصفا
آں سراج اُمتانِ مصطفےٰ

Marfat.com

اے سنی، حنفی، بریلوی مسلمانو! تمہیں مبارک ہو کہ

تمہارا نبیؐ	نبی اعظم
تمہارا صدیقؓ	صدیق اعظم
تمہارا فاروقؓ	فاروق اعظم
تمہارے حسینؓ	شہید اعظم
تمہارے امام	امام اعظم
تمہارے غوث	غوث اعظم

اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو کچھ عطا فرمایا وہ اعظم عطا فرمایا۔ بے مثال عطا فرمایا۔ لاثانی عطا فرمایا اور میرے تو مرشد گرامی بھی سرکار لاثانی علیہ الرحمۃ علی پوری ہیں۔

"فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ"

بشارت مصطفےٰؐ

طبرانی نے کہا کہ حضرت قیس بن عبادہؓ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِنْ اَبْنَآءِ فَارِسٍ"

(طبرانی)

"اگر ایمان ثریا کے تارے کے پاس ہوگا تو فارسی اولاد میں سے بعض لوگ وہاں سے لے آئیں گے۔"

امام مسلم و بخاری نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا کہ سرور عالم علیہ السلام نے فرمایا:

"وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهٗ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسٍ" (بخاری مسلم جلد دوم ص ۲۷)

"اور اس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں جان ہے اگر دین ثریا تارے

Marfat.com

میں لٹکا ہوگا تو فارس کا ایک آدمی اسے حاصل کرلے گا۔"

علامہ ابن حجر ہیتمی مکی نے حضرت علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کے بعض شاگردوں کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ہمارے استاد (یعنی سیوطی) یقین کے ساتھ کہتے تھے کہ اس حدیث کے اولین مصداق صرف امام اعظم ہیں کیونکہ امام اعظم کے زمانہ میں اہل فارس سے کوئی شخص بھی آپ کے علمی مقام کو نہ پاسکا۔ بلکہ آپ کا مقام تو الگ رہا۔ آپ کے تلامذہ کے مقام کو بھی آپ کے معاصرین میں سے کوئی شخص حاصل نہ کرسکا۔ (مناقب امام اعظم جلد اول ص ۵۹۰ امام موفق بن احمد مکی)

مجدد الوہابیہ نواب صدیق الحسن بھوپالوی کو بھی حنفیت سے بسیار تعصب کے باوجود کہنا پڑا۔ (اتحاف النبلاء ص ۴۲۴)

"ہم امام درآن داخل است"

مفتی دیوبند عزیز الرحمان مفتی نے اپنی کتاب "امام اعظم ابوحنیفہ" میں لکھا۔ بالاتفاق اس حدیث کا مصداق ابوحنیفہ نعمان بن ثابت ہیں۔ (امام اعظم ابوحنیفہ ص ۲۴)

بوحنیفہ بد امام باصفا
آں سراج اُمتانِ مصطفیٰ

داتا ہجویریؒ کی تائید

حضرت داتا گنج بخش، سیدنا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ "حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ میں نے عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو کہاں تلاش کروں۔ فرمایا:

"عِنْدَ عِلْمِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ"

"علم ابوحنیفہ کے نزدیک" (کشف المحجوب ص ۲۱۶)

بوحنیفہ بد امام باصفا
آں سراج اُمتانِ مصطفیٰ

Marfat.com

دعائے مرتضیٰؓ

اسماعیل بن حماد سے روایت ہے کہ حضرت امام اعظمؒ کے جد امجد حضرت نعمان بن مرزبان علیہ الرضوان کے حضرت مولا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم سے بڑے گہرے مراسم تھے۔

ایک مرتبہ نعمان بن مرزبان حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لئے فالودہ لے کر گئے جس کو انہوں نے بے حد پسند فرمایا۔

جب ثابت پیدا ہوئے تو نعمان ان کو حضرت علی کی خدمت میں لے کر گئے۔ حضرت علیؓ نے ثابت اور ان کی اولاد کے حق میں دعا فرمائی تھی۔ اسماعیل بن حماد کہتے ہیں ہمیں اللہ کے فضل سے توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے حق میں یہ دعا قبول فرمائی ہے۔ (تاریخ بغداد جلد نمبر ۱۳' ص ۳۲۶)

حضرات گرامی! توجہ فرمایئے۔

بشارت مصطفیٰ ﷺ	امام اعظمؒ
دعائے مرتضیٰؓ	امام اعظمؒ
مقتداء اولیاء	امام اعظمؒ

بوحنیفہ بد امام باصفا
آں سراج اُمتانِ مصطفیٰ ﷺ

تلمیذ جعفر صادقؓ

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ'' حضرت امام باقر اور جعفر الصادق علیہما السلام کے شاگرد رشید تھے جس پر آپ کو بہت فخر تھا بلکہ آپ کے فرمان عالیشان کے مطابق اگر وہ دو سال جو ان کی شاگردی میں گزرے نہ ہوتے تو وہ ہلاک ہو جاتے۔ فرمایا:

''لَوْلَا السِّنَتَانِ لَهَلَكَ النُّعْمَانُ''

Marfat.com

(جاء الحق حصہ دوم ص ۲۵۰، حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار گجراتی مرحوم)
''اگر یہ دو سال نہ ہوتے تو نعمان (امام اعظم) ہلاک ہو جاتے''

ہم حنفی ہیں

الحمدللہ! اصل حنفی ہم ہیں کیونکہ ہم ائمہ اہل بیت اطہار علیہم السلام کو اپنے مقتداء وپیشوا سمجھتے ہیں۔ یہی عصر حاضر میں صحیح حنفیوں کی پہچان ہے۔

جو حنفی کہلانے کے باوجود اہل بیت اطہار کے ان ائمہ کرام کی توہین کرتے ہیں وہ حنفی نہیں بلکہ حنفی منفی ہیں۔

لباس حنفیوں والا ہے دراصل یہ خارجی ہیں۔

؎ لباس خضر میں ہزاروں رہزن بھی پھرتے ہیں
اگر رہنا ہے دنیا میں تو کچھ پہچان پیدا کر!

ہم رافضی نہیں ہیں

بعض بزعم خود اہلسنّت وجماعت کے ٹھیکدار، ہمیں شیعہ ہونے کا فتویٰ دیتے ہیں اور اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ ہم اہلسنّت کی انتہائی محبت اپنے سینے میں رکھتے اور حضرت علیؓ سے بے پناہ محبت کرتے ہیں مگر ان مسلک کے ٹھیکداروں کو یہ معلوم ہی نہیں کہ ہم شیعہ یعنی رافضی نہیں بلکہ حنفی ہیں اور تم جو بزعم خود حنفی ہو۔ حنفی نہیں بلکہ خارجی ہو۔ ہمارے عقائد وہی ہیں جو حضرت امام اعظمؒ کے عقائد ہیں۔

امام اعظمؓ کا عقیدہ

ملاحظہ ہو مفتی عزیز الرحمٰن دیوبندی لکھتے ہیں کہ:
''ذاتی طور پر امام صاحب اگرچہ حضرت عثمانؓ کے مقابلہ میں حضرت علی کی طرف میلان رکھتے تھے کیونکہ خاندان نبوت سے ان کا رشتہ بھی ہے''
(امام اعظم ابوحنیفہ ص ۲۴۹)

Marfat.com

دوسری جگہ پر یہی مفتی دیو بند (حنفی منفی) لکھتے ہیں کہ امام اعظمؒ نے فرمایا:
اہل شام نے میرے ساتھ اس وجہ سے بغض رکھا کہ میں حضرت علیؑ کو حق پر سمجھتا تھا اور اہلحدیث میرے اس وجہ سے دشمن ہو گئے کہ میں آل رسول حضرت زید بن علی جعفر صادق کی حمایت کرتا تھا۔ (امام اعظم ابو حنیفہ ص ۳۹۴' بحوالہ موفق جلد ثانی ص ۹)

کیا امام اعظمؒ شیعہ تھے؟

بتاؤ! اے اہلسنّت و جماعت کے ٹھیکیدارو اور ہمیں شیعہ کہنے والو کیا حضرت امام اعظمؒ شیعہ تھے؟ اگر وہ شیعہ نہ تھے تو ہم شیعہ کیوں؟
ہم تو بقول امام شافعی صرف اتنا ہی کہیں گے کہ:

؎ "اِنْ کَانَ رِفْضًا حُبُّ اٰلِ مُحَمَّدٍ
فَلْیَشْهَدِ الثَّقَلَانِ اِنِّیْ رَافِضٌ"

(الصواعق المحرقہ ص ۱۳۳)

اس شعر کا ترجمہ بھی ہم خود نہیں کرتے بلکہ علامہ اختر فتح پوری کی زبانی کرتے ہیں وہ برق سوزاں میں اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں کہ:
"اگر آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے کا نام رفض ہے تو جن وانس اس بات کے گواہ رہیں کہ میں رافضی ہوں۔" (برق سوزاں ص ۴۵۰)

مزید سنیئے ابوزہرہ مصری کی عربی کتاب کا ترجمہ کرتے ہوئے سید رئیس احمد جعفری۔

اور اس کی تعلیمات وحواشی لکھتے ہوئے عطا اللہ حنیف بھوجیانی وہابی لکھتے ہیں۔
"ایک روایت صحیح کے مطابق امام ابوحنیفہ عثمانؓ پر علیؑ کو فضیلت دیتے ہیں۔"

(امام احمد بن حنبل ص ۲۵۷)

؎ تفضیل علی ہم نے سنی ان کی زبانی

مگر ہم آپ کے اس عقیدہ ذاتی میں دخل نہیں دیتے کیونکہ تقلید اعمال میں ہوتی

Marfat.com

ہے عقائد میں نہیں۔

ہمارا عقیدہ وہی ہے جو تمام اہلسنت کا ہے مگر ہم ان حنفی منفی لوگوں سے پوچھتے ہیں اور ان سنیت بریلویت کے ٹھیکیداروں سے سوال کرتے ہیں کہ کیا فتویٰ ہے جناب کا۔

حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ کے متعلق۔ یا تو فتویٰ دو۔ یا حنفی ہونے سے انکار کرو یا پھر ہمیں کم از کم معاف رکھو اور ہم پر فتوؤں کی بوچھاڑ نہ کرو۔

؎ یوں نہ نکلیں آپ برچھی تان کر
اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر

ہم ایک نمبر اہلسنّت ہیں۔

اس وقت سے ہیں جب سے ارشاد ہوا تھا کہ

”عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ خُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ“

”تم پر میری اور خلفاء راشدین کی سنت لازم ہے“

اس لئے ہمارے عقائد بھی وہی ہیں جو چودہ سو سال پرانے ہیں۔ ایک یہ بعد میں بھی دو نمبر مال آیا ہے جس کا عقیدہ بھی دو نمبر ہے۔

جناب علامہ صائم چشتی نے ایسے لوگوں کیلئے کہا ہے۔

؎ وہ وقت آ گیا ہے کہ ہم نوچ ڈالیں فریب سراپا نقا میں تمہاری
یا پھر خود تمہیں اہلسنت کا پردہ رخ نجدیت سے ہٹانا پڑے گا

میزان الکتب

حضرات گرامی! اسی دو نمبر سنی یعنی حنفی منفی عقیدہ رکھنے والے ایک لاہور کے ملاں نے ایک کتاب لکھی ہے جس پر لاہوری کے ایک بزعم خویش مناظر اسلام کی تقریظ بھی موجود ہے۔

اس کتاب میں اس ملاں منفی خارجی نے اپنے علاوہ سب کو شیعہ قرار دے دیا

Marfat.com

ہے حتیٰ کہ اس شتر بے مہار کے حملوں سے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم علامہ جامی، ملاں معین کاشفی اور ابونعیم وصدر الافاضل مراد آبادی جیسے اکابر بھی نہیں بچ سکے اور ان سب کو شیعہ قرار دے دیا گیا ہے۔

بدیں عقل ودانش بباید گریست
خرد کو جنوں کہدیا جنوں کو خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کے

حضرات محترم!

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام کی شاگردی کو باعث فخر تصور فرماتے ہوئے فرمایا کہ اگر یہ دو سال (جن میں حضرت جعفر کی خدمت میں حاضر تھا) نہ ہوتے تو میں ہلاک ہو جاتا۔ بارگاہ اہل بیت سے علم حاصل کرنے کا یہ نتیجہ تھا کہ جو مسئلہ کہیں حل نہ ہوتا وہ امام اعظم ایک سیکنڈ میں حل فرماتے۔

سراج تو ہے بغیر تیرے سمجھتا ہے جو حدیث وقرآں
پھرے بھٹکتا نہ پائے رستہ امام اعظم ابوحنیفہ

امام اعظمؓ کی فقاہت

حضرت امام اعظم اپنا واقعہ خود بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن امام اعظم اپنی دکان پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عورت آپ کے پاس طلاق وحیض کے متعلق ایک مسئلہ دریافت کرنے آئی۔ آپ نے لاعلمی کا اظہار فرمایا اور امام حماد کے حلقہ درس کی طرف اشارہ کر دیا جو آپ کے مکان کے قریب ہی تھا اور ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا کہ وہ جو کچھ جواب دیں مجھے بھی بتلا دینا۔

چنانچہ اس عورت نے واپسی پر جواب سنا دیا۔ اس سے امام صاحب کو افسوس ہوا اور اسی وقت سے فقہ سیکھنے کا ارادہ کر لیا۔ امام حماد کے حلقہ درس میں پابندی کے

Marfat.com

ساتھ شریک ہونے لگے۔

یہ روایت مختلف الفاظ کے ساتھ منقول ہے لیکن قدر مشترک واقعہ ایک ہی بیان کیا گیا ہے۔

اس بارے میں امام اعظم کے الفاظ یہ ہیں۔

"خَدَعَتْنِی اِمْرَأَۃٌ وَزَھَّدَتْنِی اُخْرٰی وَفَقَّھَتْنِی اُخْرٰی"

(الموافق جلد اول ص ۶۱)

"ایک عورت نے مجھے دھوکہ دیا۔ دوسری نے مجھے زاہد بنا دیا۔ ایک اور نے مجھے فقیہ بنا دیا۔" (امام اعظم ابوحنیفہ ص ۵۳)

بعض کتب میں یہ واقعہ بھی منقول ہے کہ آپ فرماتے ہیں میں نے ایک کنویں پر ایک لڑکی کو پانی کا مٹکا بھرتے ہوئے دیکھا تو اسے کہا کہ:

"اے لڑکی! سنبھل کر قدم رکھنا کہیں پاؤں پھسل کر مٹکا ہی نہ ٹوٹ جائے۔"

تو لڑکی نے مجھے یہ جواب دیا کہ:

لڑکی کہیا میں ڈگی آں تے ایناں خطرہ ناہیں!
توں ڈگیوں تے خلقت ڈگ سی سوچ کے قدم ٹکاویں

نا معلوم یہ لڑکی کی صورت میں مجھے کوئی فرشتہ ملا۔ میں نے اس کے بعد ہر قدم سوچ سمجھ کر اور سنبھال کر اٹھایا۔

بوحنیفہ بد امام باصفا
آں سراج اُمتانِ مصطفےٰؐ

امام باقرؒ سے ملاقات

شیعہ کتب میں یہ ملاقات بہت غلط طریقہ سے بیان کی گئی ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ امام باقر علیہ السلام حضرت امام اعظم کو اچھا نہ جانتے تھے مگر اس ملاقات کی حقیقت ہم امام موفق سے نقل کرتے ہیں۔ سنیئے اور غور سے سنیئے!

Marfat.com

امام موفق بن احمد نے اپنی کتاب ''الموفق'' میں تحریر فرمایا کہ:

ایک دفعہ امام اعظمؒ مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو وہاں امام باقر سے ملاقات ہوئی۔

انہوں نے فرمایا:

''آپ وہی ابوحنیفہ ہیں جنہوں نے میرے نانا جان کے دین کو بدل دیا ہے۔''

امام اعظم نے فرمایا:

''آپ کو یہ غلط خبر پہنچی ہے' مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ تشریف رکھیں اور میں انکشاف حقیقت کروں۔''

امام باقر بیٹھ گئے اور امام اعظم ان کے سامنے دو زانو ہوکر بیٹھ گئے اور فرمایا بتلایئے۔

''عورت کمزور ہے یا مرد''

انہوں نے کہا: ''عورت''

فرمایا: ''اچھا بتلایئے عورت کا حصہ کتنا ہے اور مرد کا کتنا؟''

امام باقر نے فرمایا: ''مرد کے دو اور عورت کا ایک''

تب امام اعظم نے فرمایا:

''دیکھئے اگر میں قیاس سے کام لیتا تو عورت (جو کہ ضعیف ہے) کے دو حصے مقرر کرتا۔''

پھر پوچھا: ''نماز افضل ہے یا روزہ''

فرمایا: ''نماز''

امام اعظم نے فرمایا:

''اگر میں قیاس سے کام لیتا تو عورت سے ایام حیض کی نمازوں کی قضا کرواتا اور روزے کی نہ کرواتا کیونکہ نماز افضل ہے۔''

Marfat.com

پھر پوچھا: نطفہ زیادہ نجس ہے یا پیشاب"

فرمایا: "پیشاب"

امام اعظم نے فرمایا:

"اگر میں قیاس سے کام لیتا تو پیشاب سے غسل کو واجب قرار دیتا اور نطفہ سے وضو کو فرض قرار دیتا مگر میں ایسا نہیں کرتا ہوں۔"

تب امام باقر علیہ السلام نے امام اعظمؒ کی تحسین فرمائی اور ان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ (الموافق جلد اول ص ۱۴۵)

حضرات گرامی! یہ ہیں امام اعظمؒ کہ:

جن کی فقاہت کو امام باقر پسند کریں

جن کی فقاہت کو عرب وعجم پسند کریں

جن کی فقاہت کو اولیاء تسلیم کریں

جن کی فقاہت کو آئمہ فقہ تسلیم کریں

وہی امام اعظمؒ

بوحنیفہ بد امام باصفا

آں سراج اُمتانِ مصطفٰےؐ

چور بھی پکڑا گیا بیوی بھی بچ گئی

ایک آدمی کے گھر رات کو چوری ہوگئی۔ اس نے چوروں کو دیکھ کر پہچان لیا اور لگا بولنے۔ چوروں نے اس کے گلے پر چھری رکھ کر کہا کہ قسم اٹھاؤ۔

قرآن پر ہاتھ رکھ کر کہہ کہ اگر تو کسی کو بتائے کہ فلاں تیرے چور ہیں تو تیری بیوی کو تین طلاق۔

اس نے حلف دیا کہ اگر میں کسی کو بتاؤں کہ یہ میرے چور ہیں تو میری بیوی کو تین طلاق۔

Marfat.com

اب صبح ہوئی تو بحالت پریشانی بہت سے علماء کے پاس گیا اور مسئلہ کا حل دریافت کیا۔ سب نے کہا مال تو چلا گیا اب بیوی بچاؤ۔

مطمئن نہ ہوا۔ آخر کسی نے کہا کہ اگر مسئلہ کا صحیح حل چاہتے ہو تو امام اعظم کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ۔

چنانچہ وہ حاضر بارگاہ امام اعظم ہوا اور مسئلہ دریافت کیا۔

آپ نے فرمایا: تم جمعہ کی نماز میرے پاس ادا کرنا اور میں یہ اعلان کروں گا کہ مجھ سے پہلے کوئی شخص مسجد سے نہ نکلے۔

میں اور تو دونوں مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جائیں گے۔ میں ہر آدمی کو گزارتے ہوئے تجھ سے سوال کروں گا۔ کیا یہ تیرا چور ہے۔

جب تک چور نہ آئے تم بتاتے رہنا کہ نہیں یہ میرا چور نہیں ہے اور جب چور واقعتہً آ جائیں تو تم خاموش ہو جانا۔

اس طرح مال بھی مل جائے گا' بیوی بھی بچ جائے گی۔

بوحنیفہ بد امام باصفا
آں سراج اُمتانِ مصطفیٰؐ

سراج تو ہے بغیر تیرے سمجھتا ہے جو حدیث وقرآں
پھرے بھٹکتا نہ پائے رستہ امام اعظم ابو حنیفہ

منکرِ توحید سے مناظرہ

بغداد میں ایک رومی آیا اور اس نے آکر خلیفہ سے عرض کیا کہ میرے یہ تین سوال ہیں اگر ان سوالات کا جواب دینے والا آپ کی سلطنت میں کوئی ہے تو بلائیے۔

خلیفہ نے اعلان کرا دیا۔ سب علماء جمع ہوئے۔ امام اعظمؓ بھی تشریف لائے۔

رومی منبر پر چڑھا اور اس نے سوال کیا۔

Marfat.com

۱- بتاؤ خدا سے پہلے کون تھا؟

۲- بتاؤ خدا کا رخ کدھر ہے؟

۳- بتاؤ اس وقت خدا کیا کر رہا ہے؟

یہ سن کر سب علماء خاموش ہو گئے۔

امام اعظمؒ آگے بڑھے اور فرمایا۔

میں جواب دوں گا لیکن شرط یہ ہے کہ آپ منبر سے نیچے اتر آئیں۔ رومی منبر سے نیچے آ گیا۔ آپ منبر پر تشریف لے آئے اور فرمایا:

اپنے سوالات دہرایئے۔ رومی نے کہا:

بتایئے: ''خدا سے پہلے کون تھا؟''

فرمایا: ''گنتی شمار کرو۔'' رومی نے گنتی شروع کی ایک- دو- تین۔

آپ نے روک کر فرمایا۔ ایک سے پہلے گنیے۔

رومی نے کہا: ایک سے پہلے کوئی گنتی نہیں۔

فرمایا:

''جس طرح ایک سے پہلے گنتی نہیں اسی طرح خدا سے پہلے بھی کوئی نہیں۔

دوسرا سوال دہرایئے:

رومی نے کہا: بتایئے خدا کا رخ کدھر ہے؟

امام اعظم علیہ الرحمۃ نے ایک شمع روشن فرمائی اور فرمایا:

''بتایئے اس کا رخ کدھر ہے؟''

رومی نے کہا: سب طرف کو۔

فرمایا: ''جس طرح اس کا رخ سب طرح کو ہے اسی طرح خدا کا رخ بھی سب طرف کو ہے۔''

فرمایا: تیسرا سوال دہرایئے۔

Marfat.com

رومی نے کہا: بتایئے خدا اس وقت کیا کر رہا ہے؟

فرمایا:

"خدا نے تجھے منبر سے نیچے اتار دیا اور مجھے اوپر چڑھا دیا۔"

رومی یہ سن کر شرمند ہوا اور واپس چلا گیا۔ (الموفق جلد اول ص ۱۷۸)

سراج تو ہے بغیر تیرے سمجھتا ہے جو حدیث وقرآں
پھرے سے بھٹکتا نہ پائے رستہ امام اعظم ابوحنیفہ

امام اوزاعی سے مناظرہ

۱۴۰ ہجری میں جب آپ مکہ پہنچے تو یہاں امکام اوزاعی سے رفع الیدین کے متعلق مناظرہ پیش آ گیا۔

امام اوزاعی پہلے ہی امام اعظم کے متعلق اچھا خیال نہیں رکھتے تھے چنانچہ حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ اوزاعی کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ:

"اے خراسانی کوفہ میں یہ کون بدعتی شخص پیدا ہوا ہے جس کی کنیت ابوحنیفہ ہے۔"

یہ سن کر میں واپس آیا اور تین دن مسلسل امام صاحب کے عمدہ عمدہ مسائل منتخب کیئے۔ تیسرے دن اپنے ہمراہ کتاب لے کر آیا اور امام اوزاعی کی خدمت میں پیش کی۔

امام اوزاعی نے پوچھا یہ مسائل کس نے بیان کیئے ہیں۔

میں نے کہا: عراق میں ایک شخص سے ملاقات ہوئی تھی جس کا نام نعمان ہے۔
امام اوزاعی نے کہا یہ تو بڑے پایہ کے شیخ معلوم ہوتے ہیں جاؤ ان سے علم حاصل کرو۔

میں نے کہا جی ہاں یہ وہی نعمان ہیں جن کی کنیت ابوحنیفہ ہے اور جن کے پاس جانے سے آپ مجھے روکتے ہیں۔ (امام اعظم ابوحنیفہ ص ۸۷، ص ۸۶)

Marfat.com

؎ سراج تو ہے بغیر تیرے سمجھتا ہے جو حدیث وقرآں
پھر سے بھٹکتا نہ پائے رستہ امام اعظم ابوحنیفہ

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ اور امام اوزاعی مکہ میں دار حناطین میں جمع ہوئے تو امام اوزاعی نے امام اعظم سے پوچھا۔ آپ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کیوں نہیں کرتے؟

امام اوزاعی نے فرمایا: عجیب بات ہے۔

مجھ سے زہری نے بروایت سالم۔

"عَنْ اَبِیْہِ عَنْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"

یہی نقل کیا ہے کہ آپ رفع الیدین کرتے تھے۔

امام اعظم رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔

مجھ سے امام حماد نے بروایت ابراہیم نخعی

"عَنْ عَلْقَمَۃَ وَاَسْوَدَ عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"

حدیث بیان کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم افتتاح صلوٰۃ کے علاوہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

امام اوزاعی نے کہا کہ میں تو زہری عن سالم عن ابیہ سے روایت بیان کر رہا ہوں اور آپ کہتے ہیں کہ

"حَدَّثَنِیْ حَمَّادٌ الخ"

''بھلا کوئی جوڑ بھی ہے''

حضرت امام اعظمؒ نے فرمایا:

حماد زہری سے زیادہ فقیہ تھے اور ابراہیم سالم سے افقہ تھے اور علقمہ ابن عمر سے فقہ میں کم نہیں تھے۔

Marfat.com

اگر چہ ابن عمر کو صحبت کی فضیلت حاصل ہے اور عبداللہ بن مسعود بہر حال عبداللہ بن مسعود ہیں۔

پس یہ جواب سن کر امام اوزاعی خاموش ہو گئے۔ (مسند امام اعظم باب رفع الیدین)

؎ سراج تو ہے بغیر تیرے سمجھتا ہے جو حدیث و قرآں
پھر سے بھٹکتا نہ پائے رستہ امام اعظم ابوحنیفہ

امام شافعی کی عقیدت

حضرت امام شافعی جب امام اعظم قدس سرہ العزیز کی قبر انور پر حاضری دیتے تو حنفی نماز پڑھتے تھے۔

قنوت نازلہ نہ پڑھا کرتے تھے۔

کسی نے پوچھا حضور! آپ تو خود امام ہیں اپنی فقہ چھوڑ کر یہاں پر فقہ حنفی کے مطابق نماز پڑھنے کی وجہ کیا ہے؟

فرماتے کہ اس قبر والے کا احترام کرتا ہوں۔ (جاء الحق حصہ دوم ص ۲۴۸)

امام شافعی فرماتے ہیں کہ جب مجھے کوئی حاجت پیش آتی ہے تو میں بغداد شریف، امام اعظم کے مزار پر حاضر ہوتا ہوں۔ دو رکعت نفل پڑھ کر امام اعظم کی قبر شریف کی برکت سے دعا کرتا ہوں بہت ہی جلد حاجت پوری ہو جاتی ہے۔

(جاء الحق حصہ دوم ص ۲۴۸)

حضرات گرامی!

حیات ظاہری ہی میں نہیں بلکہ بعد از وصال بھی امام اعظم کی قبر مبارکہ کی برکت سے حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔ ظاہر ہے امام شافعی کسی دنیاوی حاجت کیلئے نہ جایا کرتے تھے بلکہ کسی فقہی ضرورت کیلئے ہی حاضر ہوا کرتے تھے۔

؎ سراج تو ہے بغیر تیرے سمجھتا ہے جو حدیث و قرآں
پھر سے بھٹکتا نہ پائے رستہ امام اعظم ابو حنیفہ

Marfat.com

وفات

حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جس دن وفات ہوئی جمعہ کا دن، مہینہ شوال، بروایت دیگر رجب یا شعبان کا تھا۔ ۱۵۰ھ تھا۔ وقت کے خلیفہ کو آپ کی طرف سے اندیشہ تھا کیونکہ آپ کی مقبولیت قید کی حالت میں اور بھی زیادہ ہوگئی تھی۔

خلیفہ نے آپ کو قید کر رکھا تھا اس لئے دھوکہ میں آپ کو زہر دے دیا گیا جس وقت آپ کو علم ہوا تو سجدہ شکر ادا کیا اور جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔

"اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ"

آپ کی مقبولیت کا اندازہ اس سے کیجئے کہ دفن کے بعد چالیس دن تک آپ کی قبر پر لوگ نماز جنازہ پڑھتے رہے۔ آپ کی وصیت کے مطابق قبر شریف خیرزان کے مقبرے میں بنائی گئی۔ (امام اعظم ابو حنیفہ ص ۱۱۶، ص ۱۱۵)

"وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ"

Marfat.com

چوتھا خطبہ

فضائل ماہ رمضان

Marfat.com

خطبہ

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَقَائِدِ الْاَنْبِیَآءِ وَعَلٰی اٰلِہٖ التُّقٰی وَاَصْحَابِہِ الْکِرَامُ الْعُلٰی"

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانُ

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمِ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ۔

درود شریف:۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

حضرات گرامی!

یہ ماہ مبارک رمضان سے قبل شعبان المعظم کا آخری جمعۃ المبارک ہے۔ اس لئے اس جمعۃ المبارک کے خطبہ میں استقبال رمضان کے سلسلہ میں اس ماہ رمضان کے فضائل قرآن وحدیث سے بیان کئے جائیں گے۔

سب سے پہلے آپ حضرات توجہ سے یہ چند اشعار جو کہ اسی سلسلہ میں فقیر نے لکھے ہیں سماع فرمایئے۔

Marfat.com

یہ کئی احادیث کا ترجمہ ہیں اور فضائل رمضان کا خلاصہ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ

ماہ رمضان تیری عظمت واہ واہ کیا بات ہے
لحہ لحہ تیرا رحمت واہ واہ کیا بات ہے
پہلا عشرہ رحمتیں پھر مغفرت پھر تیسرا
باغ جنت کی بشارت واہ واہ کیا بات ہے
روزہ وقرآں کریں گے حشر کے میدان میں
اپنے صاحب کی شفاعت واہ واہ کیا بات ہے
بڑھ کے ہے جو شب عبادت میں ہزاروں ماہ سے
تیرے دامن کی ہے زینت واہ واہ کیا بات ہے
دامن سرور کو بھر دے گوہر مقصود سے!
ہو سکے کیا تیری مدحت واہ واہ کیا بات ہے

عظمت رمضان کی وجوہات

حضرات گرامی! رمضان المبارک صرف اسی لئے معظم وموقر نہیں ہے کہ اس میں روزے فرض کئے گئے بلکہ اس کی تعظیم وتوقیر کی اور بھی بہت سی وجوہات ہیں۔ مثلاً

تین رمضان المبارک کو مخدومہ کونین سیدۃ النساء اہل الجنۃ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرہ سلام اللہ علیہا کا یوم وصال۔

دس رمضان المبارک کو فتح مکہ اور ام المومنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کا یوم وصال۔

سترہ رمضان المبارک کو فتح جنگ بدر۔ سیدہ عتیقہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق سلام اللہ علیہا کا یوم وصال۔

اٹھارہ رمضان کو حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور نازل ہوئی۔

Marfat.com

انیس رمضان کو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل ہوئی۔
بیس رمضان کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل ہوئی
اکیس رمضان کو حضرت شیر خدا علی المرتضیٰ علیہ السلام کا یوم شہادت۔
چھبیس رمضان المبارک کو قرآن کریم نازل ہوا۔

استقبال ماہ رمضان

محترم سامعین حضرات!

جب شعبان المعظم کا آخری دن آیا تو سرکار دو عالم علیہ السلام نے فضائل رمضان المبارک پر مشتمل ایک طویل خطبہ ارشاد فرمایا۔

اسی لئے علماء کرام وخطباء عظام رمضان المبارک کی آمد سے قبل ہی استقبال رمضان کا خطبہ دیتے ہوئے فضائل رمضان المبارک بیان کرتے ہیں۔

حضرت سلیمان فارسیؓ نے ارشاد فرمایا کہ:

"خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ يَاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ"

(مشکوۃ شریف ص ۱۷۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! تحقیق تم پر ایک عظیم ومبارک مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے۔ نبی کریم علیہ السلام نے عظیم اور مبارک مہینہ فرمایا:

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ" (پ ۲ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۸۵)

"رمضان المبارک کا وہ مہینہ جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا"

رمضان کی وجہ تسمیہ

مفسر قرآن کریم الامت حضرت مفتی احمد یار خان گجراتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

Marfat.com

ہیں کہ یا یہ رمضاء سے مشتق ہے۔

رمضا موسم خریف کی بارش کو کہتے ہیں جس سے کہ زمین دھل جاتی ہے اور ربیع کی فصل خوب ہوتی ہے۔

چونکہ یہ مہینہ بھی دل کی گرد و غبار دھو دیتا ہے اور اس سے اعمال کی کھیتی ہری بھری رہتی ہے۔ اس لئے اسے رمضان کہتے ہیں۔

یا یہ رمض سے بنا جس کے معنی ہیں گرمی یا جلنا۔

چونکہ اس زمانہ میں مسلمان بھوک پیاس کی تپش برداشت کرتے ہیں یا یہ گناہوں کو جلا ڈالتا ہے اس لئے اسے رمضان کہا جاتا ہے۔

(تفسیر نعیمی پارہ ثانی ص ۱۶۱' مطبوعہ گجرات)

رمضان اللہ کا نام ہے

"قَالَ مُجَاهِدٌ"

حضرت مجاہد نے فرمایا

"اَلرَّمَضَانُ اِسْمُ اللّٰهِ"

رمضان اللہ کا نام ہے

اس لئے یہ نہ کہا کرو کہ:

"جَاءَ رَمَضَانُ وَذَهَبَ رَمَضَانُ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا جَاءَ شَهْرُ رَمَضَانَ وَذَهَبَ شَهْرَ رَمَضَانَ" (الحدیث)

"رمضان آیا اور رمضان گیا بلکہ کہا کرو رمضان کا مہینہ آیا اور رمضان کا مہینہ گیا۔"

اس لئے کہ اللہ تو آنے جانے سے پاک ہے اور رمضان اللہ کا نام ہے اگر تم کہو گے کہ رمضان آیا تو مطلب یہ ہو گا کہ اللہ آیا۔ اور یہ کہنا درست نہیں ہے۔ اس کو شہر رمضان یعنی اللہ کا مہینہ اس لئے کہا گیا ہے کہ اس مہینہ میں شب و روز اللہ کی عبادت

Marfat.com

ہوتی ہے۔

ماہ رمضان تیری عظمت واہ واہ کیا بات ہے
لمحہ تیرا رحمت واہ واہ کیا بات ہے

اللہ کو رمضان سے پیار ہے

حضرات محترم!

مفسرین کرام نے فرمایا کہ سال کے بارہ مہینوں کی مثال ایسے ہے جیسے یوسف علیہ السلام کے بارہ بھائی۔

جس طرح ان بارہ میں سے حضرت یوسف علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کو زیادہ محبوب تھے۔

اسی طرح ان بارہ ماہ میں سے رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سوائے رمضان المبارک کے مہینہ کا نام لے کر ذکر نہ فرمایا اور جب رمضان المبارک کی باری آئی تو فرمایا:

"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ" (پ۲ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۸۵)

حضرات گرامی!

اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کی عظمت بیان کرتے ہوئے اس کا پہلا سبب نزول قرآن بیان فرمایا اور جب نبی کریم علیہ السلام نے استقبال رمضان کا خطبہ ارشاد فرمایا تو اسی نزول قرآن کی شب کا سب سے پہلے ذکر فرمایا۔

ملاحظہ ہو! حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

شب قدر

اے لوگو! تم پر عظیم اور مبارک مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے وہ مہینہ کہ
"فِیْهِ لَیْلَةٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ" (مشکوٰۃ شریف ص ۱۷۳)

Marfat.com

''جس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار ماہ (کی عبادت) سے بہتر ہے۔''

یہ رات نزول قرآن ہی کی شب مبارکہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:

''لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ'' (پ۳۰ سورۃ القدر آیت نمبر۳)

''شب قدر ہزار ماہ (کی عبادت) سے بہتر ہے۔''

فقیر نے عرض کیا کہ

بڑھ کے ہے جو شب عبادت میں ہزاروں رات سے
تیرے دامن کی ہے زینت واہ واہ کیا بات ہے!

لیلۃ المیلاد

صاحب مواہب اللدنیہ امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''اگر تم یہ کہو گے کہ جس وقت ہم نے یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں پیدا ہوئے تو کون سی رات افضل ہے؟ لیلۃ القدر افضل ہے یا آپ کی ولادت کی رات؟ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت کی رات' لیلۃ القدر سے تین وجوہات کی بنا پر افضل ہے۔''

(سیرت محمدیہ ترجمۃ المواہب اللدنیہ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور' ص ۱۵٦)

حضرات گرامی پتہ چلا:

لیلۃ القدر میں	قرآن آیا
لیلۃ المیلاد میں	صاحب قرآن آیا
لیلۃ القدر	ہزار ماہ سے افضل
لیلۃ المیلاد	لیلۃ القدر سے افضل

جو لوگ لیلۃ القدر کے جشن کو جائز کہتے ہیں

لیلۃ المیلاد کے جشن کو کیوں ناجائز بتاتے ہیں۔

Marfat.com

یہ فلسفہ میری سمجھ میں آج تک نہیں آسکا کہ:

جشن قرآن تو جائز

اور جشن صاحب قرآن ناجائز

آخر کیوں؟

صرف صاحب قرآن سے محبت نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔

یاد رکھو! اگر صاحب قرآن سے محبت نہ کرو گے تو محبت قرآن کا تمہیں کوئی فائدہ نہ ہوگا کیونکہ قرآن تو۔ کئی غیر مسلم سکھوں، ہندوؤں اور انگریزوں کو بھی یاد ہے مگر وہ بے ایمان کے بے ایمان ہی ہیں۔

درویش لاہوری علامہ اقبالؒ نے صحیح فرمایا ہے کہ:

؎ نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحا کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

فضائل شب قدر

حضرات گرامی! نبی کریم علیہ السلام سے حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت فرمائی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ"

(بخاری شریف، جلد اوّل ص ۲۷۰)

"جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (عبادت کیلئے) کھڑا ہوا۔ اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔"

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا اِلَّا مَحْرُوْمٌ"

(ابن ماجہ شریف ص ۱۱۹)

Marfat.com

"بے شک تمہارے اوپر ایسا مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا گویا ساری ہی خیر سے محروم رہ گیا۔ اس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقتاً محروم ہی ہو۔"

فرشتے اور روح القدس اس میں اترتے ہیں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:

"تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ" (پ۳۰ سورۃ القدر آیت نمبر ۵-۴)

"اترتے ہیں فرشتے اور روح القدس اس (رات) میں اپنے رب کے حکم سے ہر امر خیر کیلئے یہ سراسر امن وسلامتی ہے یہ رہتی ہے طلوع فجر تک۔"

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرَائِيْلُ فِيْ كَكَبَةٍ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ اَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُوْ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ" (مشکوٰۃ شریف ص ۱۸۶)

"جب لیلۃ القدر کی رات ہو تو (اس میں) جبرائیل علیہ السلام نازل ہوتے ہیں۔ ملائکہ کی ایک جماعت کے ساتھ اور ہر اس آدمی کیلئے دعائے رحمت فرماتے ہیں جو کھڑا ہو کر یا بیٹھ کر اللہ کا ذکر کر رہا ہو یعنی کہ عبادت میں مصروف ہو۔"

آخری عشرہ میں تلاش کرو

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ شب اسریٰ کے دولہا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

"تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ"

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۸۱)

"لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔"

لیلۃ القدر کی علامات

حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وَمِنْ اَمَارَاتِهَا اَنَّهَا لَيْلَةٌ بَلْجَةٌ صَافِيَةٌ سَاكِنَةٌ سَاجِيَةٌ لَا حَارَّةٌ وَلَا بَارِدَةٌ كَانَ فِيْهَا قَمَرًا سَاطِعًا وَلَا يَحِلُّ لِنَجْمٍ اَنْ يُّرْمٰى بِهٖ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى الصَّبَاحَ"

"اور اس کی علامات میں سے یہ ہیں کہ وہ رات کھلی ہوئی چمکدار ہوتی ہے۔ صاف شفاف نہ زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈی گویا اس رات میں چاند کھلا ہوا ہے اس رات میں آسمان کے تارے شیاطین کو نہیں مارے جاتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔"

"وَمِنْ اَمَارَاتِهَا اَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ صَبِيْحَتَهَا لَا شُعَاعَ لَهَا مُسْتَوِيَةٌ كَاَنَّهَا الْقَمَرُ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ الشَّيٰطِيْنَ اَنْ يَّخْرُجَ مَعَهَا يَوْمَئِذٍ" (تفسیر درمنثور زیر آیت مذکورہ سورۃ القدر)

"نیز اس کی علامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے بعد صبح کو سورج بغیر کسی شعاع کے طلوع ہوتا ہے۔ بالکل ہموار ٹکیہ کی طرح جیسے چودھویں شب کا چاند۔ اللہ تعالیٰ نے اس دن طلوع آفتاب تک شیطان کو اس کے ساتھ نکلنے سے روک دیا۔"

یہ ستائیسویں شب ہے

حکیم الامت علامہ مفتی احمد یار خان گجراتیؒ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

معلوم ہوا کہ وہ ستائیسویں شب ہے (روح البیان) کیونکہ لیلۃ القدر میں نو حروف ہیں اور یہ لفظ اس سورۃ (القدر) میں تین مرتبہ آیا ہے جس سے ستائیس حاصل ہوئے۔ معلوم ہوا کہ وہ ستائیسویں شب ہے۔ (تفسیر نعیمی پارہ ثانی ص ۱۲۴)

شب قدر کا سبب

حضرات گرامی!

اس رات کی برکت وفضیلت کیوں بڑھائی گئی اور یہ ہمیں کیوں عطا کی گئی۔ اس سلسلہ میں حضرت ضیاء الامت پیر کرم شاہ الازہری اپنی تفسیر میں حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی کا ایک پیراگراف نقل کرتے ہیں کہ:

''نبی کریم علیہ السلام نے اپنی امت کی عمروں کو مختصر پایا اور خیال ہوا کہ وہ مختصر عمروں میں اتنے صالحہ نہ کرسکیں گے۔ جتنے پہلی امتوں نے اپنی طویل عمروں میں کئے ہیں۔

''فَاَعْطَاهُ اللّٰهُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ''

''تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر عطا فرمائی جو ہزار مہینہ سے بہتر ہے۔'' (تفسیر ضیاء القرآن جلد پنجم ص ۶۱۹)

فضائل ماہ رمضان

نبی کریم علیہ السلام نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے اس سے آگے فرمایا:

''شَهْرٌ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَّقِيَامَ لَيْلَتِهٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْ مَاسِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ'' (مشکوٰۃ ص ۱۷۳)

''ایسا مہینہ جس کے روزہ کو اللہ تعالیٰ نے فرض فرمایا اور رات کے قیام (تراویح) کو نفل بنایا۔ جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی سے اللہ کا قرب حاصل کرے۔ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ایک فرض ادا کیا اور جو

Marfat.com

شخص اس مہینہ میں ایک فرض ادا کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کیے۔

ایک نیکی کا ثواب سات سو گنا تک

ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِأَتِه ضِعْفٍ" (مشکوٰۃ شریف ص ۱۷۳)

"ابن آدم کا ہر عمل دس گناہ سے سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے۔"

حضرات محترم! یہ ثواب عام مہینوں میں ہے کہ ایک نیکی کا ثواب اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ دس گناہ سے سات سو گناہ تک بڑھایا تو ماہ رمضان میں ایک نفل فرض جیسا اور اس ایک نفل کے بدلہ سات سو فرض تک ثواب بڑھ جاتا ہے اور ایک فرض ستر فرضوں جیسا اور ستر کو پھر سات سو گنا بڑھایا دیا جاتا ہے۔

ماہ رمضان تیری عظمت واہ واہ کیا بات ہے
لحہ لحہ تیرا رحمت واہ واہ کیا بات ہے
دامن سرور کو بھر دے گوہر مقصود سے!
ہو سکے کیا تیری مدحت واہ واہ کیا بات ہے

ابواب جنت وابواب رحمت

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ حضور صادق ومصدوق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ:

"اِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَفِىْ رِوَايَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ الْجَهَنَّمِ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَفِىْ رِوَايَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ" (مشکوٰۃ ص ۱۷۳)

Marfat.com

"جب رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوتا ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک روایت میں کہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ شیاطین کو قید کر لیا جاتا ہے اور ایک روایت کے مطابق (آسمان کے علاوہ) رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

باب ریان

حضرت سہل ابن سعدؓ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"فِی الْجَنَّةِ ثَمَانِیَةُ اَبْوَابٍ مِّنْهَا بَابٌ یُسَمَّی الرَّیَّانَ لَایَدْخُلُهٗ اِلَّاالصَّائِمُوْنَ" (مشکوٰۃ شریف ص ۱۷۳)

"جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے ایک دروازہ کا نام ریان ہے اس میں صرف روزے دار ہی داخل ہوں گے۔"

نمازی — باقی دروازوں سے

زکوٰۃ — باقی دروازوں سے

حاجی — باقی دروازوں سے

درودی — باقی دروازوں سے

باقی سب — باقی دروازوں سے

مگر

ریان دروازے سے

صرف روزے دار یہ ان کا دروازہ ہے۔

علم غیب مصطفےٰ

حضرات گرامی!

Marfat.com

بہت سے مولوی ملوانے یہ حدیث تو پڑھتے ہیں مگر سرکار علیہ السلام کا علم غیب نہیں مانتے حالانکہ

جنت کے دروازے کسی مولوی نے نہیں دیکھے
جنت کے دروازے کسی ملاں نے نہیں دیکھے
جنت کے دروازے کسی فرقے نے نہیں دیکھے

جب دیکھے نہیں تو وہ ہم سے غائب ہیں۔
پتہ کیسے چلا نبیؐ کے بتانے سے۔
معلوم ہوا۔
جو ہم سے غائب ہے نبیؐ اسے جانتے ہیں۔
یہ ہی علم غیب ہے۔
غیب اسے ہی کہتے ہیں جو ہم سے غائب ہو۔
''مَاغَابَ عَنَّا''
حواس خمسہ جس کا ادراک نہ کر سکیں
اب حواس خمسہ نے تو جنت کے دروازوں کا ادراک نہ کیا۔
نبی کو اس کا علم ہے۔
کیسا سچا اور سچا مسلک ہے اہلسنّت جماعت حنفی بریلوی کا۔

خاص پانچ اشیاء

حضرات محترم! حضرت سیدنا ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اُعْطِیَتْ اُمَّتِیْ خَمْسَ خِصَالٍ فِیْ رَمَضَانَ لَمْ تُعْطُهُنَّ اُمَّةٌ قَبْلَهُمْ'' (بیہقی)

''میری امت کو رمضان شریف کے بارے میں پانچ ایسی چیزیں عطا کی

Marfat.com

گئی ہیں جو پہلی امتوں کو عطا نہ کی گئیں۔‘‘

روزہ دار کے منہ کی بدبو

پہلی چیز فرمایا:

’’خُلُوْفُ فِمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ‘‘

(مشکوۃ شریف ص ۱۷۳)

’’روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔‘‘

حضرات گرامی!

یہ کتنی محبت کا اظہار ہے۔ پروردگار عالم الٰہی کی طرف سے ہم نے کئی ایسے مجازی محبت کرنے والوں کو دیکھا کہ وہ اپنے محبوب کے ہونٹ چوما کرتے ہیں اور یہ ان کا اظہار محبت ہوا کرتا ہے۔

فرمایا: بندے تو نے میری خاطر سب کچھ چھوڑ کر اپنے آپ کو روزہ دار رکھا۔ اب مجھے تجھ سے اتنی محبت ہوگئی کہ میں تیرے ہونٹ چوموں۔

مگر میں چومنے سے پاک ہوں اس لئے میں نے اپنی محبت کا اظہار یوں کیا کہ روزہ دار کے منہ کی بدبو مجھے مشک سے زیادہ پسند ہے۔

مسلک حنفیہ وشافعیہ

حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ نے اس حدیث کے پیش نظر فرمایا کہ روزہ دار کو مسواک نہیں کرنی چاہئے کہ اس سے یہ بدبو زائل ہو جاتی ہے جو خداوند قدوس کو مشک سے زیادہ پسند ہے۔

مگر امام اعظم حضرت سیدنا ابوحنیفہ نعمان ابن ثابتؓ نے فرمایا: مسواک ضرور کرو جس کے منہ کی بدبو اللہ کریم کو اتنی پسند ہے اس کی خوشبو کتنی پسندیدہ ہوگی۔

لہٰذا مسواک کر کے بدبو کی جگہ خوشبو پیدا کرو۔

Marfat.com

دریاؤں کی مچھلیاں

دوسری خصوصیت فرمایا:

"وَتَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْحِتيَانُ حَتّٰى يَفْطِرُوْ" (بیہقی)

''ان کے لئے دریا کی مچھلیاں افطار کے وقت تک دعا کرتی ہیں۔''

علماء کرام نے یہ احادیث مبارکہ سے اثبات پیش فرمایا کہ روزہ دار کا سونا بھی عبادت ہے کیونکہ وہ سحر سے افطار تک عبادت میں ہے۔ اس لئے اس کے واسطے دریا کی مچھلیاں تک دعا کرتی ہیں۔

لمحہ لمحہ تیرا رحمت واہ واہ کیا بات ہے
ماہ رمضان تیری عظمت واہ واہ کیا بات ہے

جنت آراستہ کی جاتی ہے

تیسری خصوصیت فرمایا:

"وَيُزَيِّنُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ كُلَّ يَوْمٍ جَنَّتَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ يُوْشِكُ عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ اَنْ يُّلْقُوْا عَنْهُمُ الْمؤنَةَ وَيَصِيْرُوْا اِلَيْكَ" (بیہقی)

''اللہ تعالیٰ ان کے لئے ہرروز جنت آراستہ (کرنے کا حکم) فرماتا ہے پھر وہ فرماتا ہے کہ قریب ہے میرے نیک بندے مشقتیں اپنے اوپر سے پھینک کر تیری طرف آئیں''

گویا کہ جنت دلہن کی طرح آراستہ ہوکر روزہ دار کا انتظار کرتی ہے......لوگو!

نمازی	جنت کا منتظر
قاضی	جنت کا منتظر
حاجی	جنت کا منتظر
زکوٰتی	جنت کا منتظر
درودی	جنت کا منتظر......مگر

Marfat.com

جنت　　　روزہ دار کی منتظر

روزہ کی جزا خود جنت والا

جنت ہی نہیں بلکہ حدیث قدسی میں ارشاد خداوندی ہے کہ روزہ کی جزا میں خود ہوں۔

"اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ" (مشکوٰۃ شریف ص۱۷۳)

"روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا ہوں۔"

؎ تیرے کرم سے بے نیاز کون سی شئی ملی نہیں!
جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

شیاطین قید کر دیئے گئے

تیسری خصوصیت......سرکار دو عالم علیہ السلام نے فرمایا:

"تُصَفَّدُ فِیْہِ مَرَدَۃُ الشَّیَاطِیْنَ فَلَا یَخْلُصُوْا فِیْہِ اِلٰی مَا کَانُوْا یَخْلُصُوْنَ اِلَیْہِ فِیْ غَیْرِہٖ" (بیہقی)

"اس میں سرکش شیاطین قید کر لئے جاتے ہیں کہ وہ رمضان میں ان برائیوں کی طرف نہیں پہنچ سکتے جن کی طرف غیر رمضان میں پہنچتے ہیں۔"

حضرات گرامی قدر!

شیطان تو قید ہوتا ہے مگر اس کے شتونگڑے قید نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ پورا رمضان وہ بیمار ضرور رہتے ہیں جو پورے سال صحت مند ہٹے کٹے تھے۔

تا کہ روزہ نہ رکھنا پڑے۔ ہوٹلوں کے اردگرد چادریں تان کر کھاتے پیتے رہیں گویا کہ منظر یوں ہوتا ہے۔

؎ کدھر کو جا رہے ہو کدھر کا خیال ہے
بیمار جانوروں کا یہی تو ہسپتال ہے!

یہ لوگ صرف نام کے مسلمان ہیں اگر:

Marfat.com

ان کی شکل دیکھو تو — غیر اسلامی
ان کی عقل دیکھو تو — غیر اسلامی
ان کا لباس دیکھو تو — غیر اسلامی
ان کا کردار دیکھو تو — غیر اسلامی

؎ وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود!
تم مسلمان ہو جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

صرف کلمہ پڑھ کر زبانی زبانی مسلمان ہوئے۔
ابھی ان کے دل اور نگاہ غیر اسلامی ہی ہیں۔

؎ زباں سے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل!
دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں!

روزہ داروں کی مغفرت

پانچویں خصوصیت......فرمایا:

"وَيُغْفَرُ لَهُمْ فِيْ اٰخِرِ اللَّيْلَةِ" (بیہقی)

"رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔"

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا:

"اَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ"

"کیا یہ لیلۃ القدر کی رات ہے۔"

فرمایا:

"لَا وَلٰكِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا يُوَفّٰى اَجْرَهٗ اِذَا قَضٰى عَمَلَهٗ" (بیہقی)

"فرمایا: نہیں بلکہ یہ دستور ہے کہ جب مزدور کام ختم کرلے تو اسے مزدوری دی جاتی ہے۔"

مطلب یہ ہے کہ شب قدر کی فضیلت علیحدہ ہے اور رمضان کی آخری رات کا

Marfat.com

انعام علیحدہ۔

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر!

ماہ رمضان تیری عظمت واہ واہ کیا بات ہے

لحہ لحہ تیرا رحمت واہ واہ کیا بات ہے

حضرات گرامی!

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابو سعید خدریؓ راوی ہیں کہ سرکار علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رمضان المبارک کی ہر شب میں اللہ تعالیٰ جہنمی لوگوں کو اس سے آزاد کر کے جنت عطا فرماتا ہے اور ہر مسلمان کیلئے شب و روز میں ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ (الترغیب)

برکت والا مہینہ

حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور علیہ السلام نے رمضان المبارک کے قریب ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک کا مہینہ آ گیا ہے جو تیری برکت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ جل وعلا شانہ اس میں تمہاری طرف متوجہ ہوتا ہے اور اپنی رحمت خاصہ نازل فرماتا ہے۔ خطاؤں کو معاف فرماتا ہے۔ دعا کو قبول کرتا ہے اور تمہارے تنافس کو دیکھتا ہے اور

"يُبَاهِي بِكُمْ مَلٰٓئِكَتَهٗ فَارُوْا اللّٰهَ مِنْ اَنْفُسِكُمْ خَيْرًا فَاِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ حُرِمَ فِيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ"

"اپنے ملائکہ سے فخر و مباہات فرماتا ہے۔ پس تم اللہ تعالیٰ کو اپنی نیکی دکھلاؤ بدنصیب ہے وہ شخص جو اس مہینہ میں بھی اللہ کی رحمت سے محروم رہ جائے۔" (طبرانی)

صبر والا مہینہ

حضرات گرامی!

Marfat.com

میں حضرت سلیمان فارسی کی روایت سے استقبال رمضان پر حضور علیہ السلام کا خطبہ آپ کو سنا رہا تھا۔

چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ" (مشکوٰۃ شریف ص ۱۷۳)

"اور یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔"

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے خلوص کو دیکھنا چاہتا ہے کہ گیارہ مہینے میری نعمتیں کھانے والے صرف ایک ماہ میری رضا کی خاطر یہ نعمتیں چھوڑ بھی سکتے ہیں؟ صبر کر سکتے ہیں؟

اللہ صابروں کے ساتھ ہے

اے صبر کرنے والو!

صبر سے کام لے کر اس کی رضا جوئی حاصل کرنے والو وہ فرماتا ہے کہ:

"اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ" (پ ۲ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۵۳)

"بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"

سرکار اعلیٰ حضرت کی روزہ کشائی

یہ کیسا صبر ہے کہ ہر قسم کے ماکولات' مشروبات سامنے ہیں۔ کھانے کی قدرت بھی ہے چھپ کر کھاتے تو کسی کو پتہ بھی نہیں چل سکتا۔

مگر کھاتا نہیں...... کیوں؟

صرف حصول رضائے خدا کیلئے۔

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت شاہ احمد رضا خاں تاجدار بریلی شریف علیہ الرحمۃ نے ساڑھے چھ سال کی عمر مبارک میں پہلا روزہ رکھا۔

دوپہر کے وقت جب بھوک اور پیاس نے تنگ کیا تو آپ کے جد امجد آپ کو ایک کمرے میں لے گئے اور فرمایا بیٹا۔

Marfat.com

یہ مٹھائیاں کھانے کی چیزیں' پینے کی اشیاء سب کچھ موجود ہے۔ کوئی تمہیں دیکھ بھی نہیں رہا لہٰذا تم کھالو۔

جواب لاجواب دیا۔ عرض کیا دادا جان یہ تو ٹھیک ہے کہ مجھے کوئی نہیں دیکھ رہا۔ مگر جب کا روزہ رکھا ہے اور جس کیلئے رکھا ہے وہ تو دیکھ رہا ہے۔ اللہ اکبر!

یہ صبر کا مہینہ ہے اور فرمایا صبر کا اجر جنت ہے۔

روزہ رکھو جنت بھی ملے گی' جنت والا بھی ملے گا۔ سبحان اللہ!

غم خواری کا مہینہ

حضرات گرامی!

اسی خطبہ میں سرکارؐ نے ارشاد فرمایا:

"وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ" (مشکوٰۃ شریف ص ۱۷۳)

"یہ غریبوں کی غم خواری کا مہینہ ہے۔

یعنی یہ مت سوچنا کہ اگر کسی غریب کو روزہ رکھنے اور افطار کرنے میں مدد دو گے تو تم رزق کی طرف سے گھاٹے میں ہو جاؤ گے بلکہ تم غریبوں کو سحری و افطاری میں مدد دو تو تمہارا رزق بڑھایا دیا جائے گا۔

فرمایا:

"وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ" (مشکوٰۃ شریف ص ۱۷۳)

"یہ وہ مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھ جاتا ہے۔"

جو کسی کا روزہ افطار کرائے

حضرات گرامی!

روزہ افطار کرانے والے کا صرف رزق ہی نہیں بڑھتا بلکہ فرمایا:

"مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةٌ لِذُنُوبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ اَجْرِهِ شَيْءٌ"

Marfat.com

(مشکوٰۃ شریف ۱۷۳)

''جو اس ماہ میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے تو اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے اور اس کی گردن آگ سے آزاد کر دی جاتی ہے اور اس کو روزے دار جتنا ثواب ملتا ہے جبکہ اس کے ثواب میں کمی نہیں ہوتی۔''

ایک روزہ افطار کرنے سے چار کام ہو گئے۔

☆ تمام گناہوں کی مغفرت ہوگئی۔

☆ جہنم سے آزادی کا پروانہ مل گیا۔

☆ روزے دار جتنا ثواب مل گیا۔

☆ روزے دار کا ثواب بھی کم نہ ہوا۔

ماہ رمضان تیری عظمت واہ واہ کیا بات ہے
لمحہ لمحہ تیرا رحمت واہ واہ کیا بات ہے

غریبوں کے حامی ہمارے نبیؐ

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا:

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی شخص غریب ہو اور کچھ کھلا پلا نہ سکتا ہو تو

رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا:

''یُعْطِی اللّٰہُ ھٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰی مُذْقَۃِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَۃٍ شَرْبَۃٍ مِّنْ مَآءٍ'' (مشکوٰۃ ص ۱۷۴)

''اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس کو بھی دے گا جو روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ یا ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے افطار کرائے گا۔''

حضرات گرامی!

آج ہر لیڈر ہر ریفارمر

Marfat.com

ہر قائد یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں غریبوں کا حامی ہوں۔
مجھے ان کی غربت کا بہت احساس ہے مگر زبانی زبانی۔
لایئے مجھے دکھایئے ایسا لیڈر۔
ایسا ریفارمر۔
ایسا قائد جو ہر بات میں غریبوں کا خیال رکھے۔
میرے آقا وہ حامی غریباں ہیں کہ

اگر روزہ کی باری آئی تو غریب کے ثواب کا اعلان
اگر عید الفطر آئی تو غریب کیلئے فطرانہ کا اعلان
اگر عید الاضحیٰ آئی تو غریب کیلئے قربانی کی کھالوں کا اعلان
اگر کوئی مالدار ہوا تو غریب کیلئے زکوٰۃ کا اعلان

؎ کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلے ہیں ہاتھ اور بھرے خزانے
بتاؤ اے مفلسو کہ پھر کیوں تمہارا دل اضطراب میں ہے

اور میرا آقا ایسا سخی ہے کہ کسی نے قطرہ مانگا دریا عطا فرمایا:

؎ میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا!
دریا بہا دیئے ہیں در بے بہا دیئے ہیں

پیٹ بھر کر کھلانے والا

فرمایا: اگر ایک گھونٹ دودھ سے، ایک کھجور سے، ایک گھونٹ پانی سے غریب کسی روزہ دار کو افطار کرائے تو یہ چاروں ثواب اسے بھی ملیں گے اور جو پیٹ بھر کر روزہ دار کو کھلائے پلائے۔

"وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِیْ شَرْبَةً لَا یَظْمَأُ حَتّٰی یَدْخُلَ الْجَنَّةَ" (مشکوٰۃ شریف ص ۱۷۴)

"جو روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلائے گا اسے اللہ تعالیٰ میرے حوض سے وہ

Marfat.com

پانی پلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہوگا حتیٰ کہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔"

حضرات گرامی!

بروز محشر جب ساری دنیا، تمام آدمی و بنی آدم نفسی نفسی کے نعرے بلند کر رہے ہوں گے۔ تانبے کی زمین ہوگی سوا نیزے پر سورج ہوگا۔

پسینہ سے شرابور ہوں گے۔ پیاس سے کلیجہ منہ کو آرہا ہوگا تو ایسے وقت میں کسی کو حوض کوثر پر پانی ملے نہ ملے۔ روزہ دار کو سیراب کیا جائے گا۔ کیا شان ہے۔

روزہ دار کیلئے	جنت آراستہ
روزہ دار کیلئے	جنت والا خود
روزہ دار کیلئے	حوض کوثر
روزہ دار کیلئے	باب ریان

روزہ دار کیلئے دو فرحتیں

پھر فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

"لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَ فَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَآءِ رَبِّهٖ"

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۷۳)

"روزہ دار کیلئے دو فرحتیں ہیں۔ ایک بوقت افطار، دوسری بوقت ملاقات خدا۔"

حضرات سامعین!

ذرا توجہ اور غور فرمائیے کہ وہ کیسا منظر ہوگا جب

روزہ دار حوض کوثر سے سیراب ہو کر جنت کے باب ریان میں داخل ہو کر اپنے رب سے ملاقات کر کے یہ فرحت حاصل کر لے گا۔ اللہ اللہ!

تجھ سے تجھی کو مانگ کر مانگ لی ساری کائنات
مجھ سا کوئی گدا نہیں، تجھ سا کوئی سخی نہیں!

Marfat.com

رحمت، مغفرت، جہنم سے آزادی

سرکار ذو عالم علیہ السلام نے اپنے اس خطبہ استقبال کو آگے کو بڑھاتے ہوئے فرمایا:

"وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهُ رَحْمَةٌ اَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهُ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ"

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۷۴)

"اور یہ وہ مہینہ ہے کہ جس کا اول (عشرہ) رحمت درمیانی مغفرت اور آخری (عشرہ) جہنم سے آزادی ہے۔"

فقیر نے عرض کیا ہے کہ:

پہلا عشرہ رحمتیں پھر مغفرت پھر تیسرا
باغ جنت کی بشارت واہ واہ کیا بات ہے

ایک روایت کے مطابق آخری شب رمضان میں اللہ تعالیٰ اس شمار کے مطابق مزید جہنمیوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے جس شمار سے سارا رمضان آزاد فرمائے۔

ثابت ہوا کہ وہ کسی کو جہنم میں ڈالنا نہیں چاہتا اگر خود ہی کوئی چھلانگ لگائے تو اس کی مرضی؟

اپنے ماتحت سے تخفیف کرو

خطبہ کے آخر میں سرور کائنات علیہ السلام نے فرمایا:

"وَخَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْكِهٖ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَاَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ"

(مشکوٰۃ شریف ۱۷۴)

"اور جو شخص اس مہینہ میں اپنے ماتحت سے کام میں تخفیف کرے اس شخص کو بخش دیا جائے گا اور آگ سے آزاد کر دیا جائے گا۔"

چار اچھی خصلتیں

نبی کریم علیہ السلام نے اس حدیث پاک کے آخری الفاظ میں ارشاد فرمایا:

Marfat.com

اس مہینے میں چار چیزوں کی کثرت رکھو۔ جن میں سے دو خصلتیں اللہ کی رضا کیلئے اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن کے بغیر چارہ کار نہیں۔

پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی رکھو۔ وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے۔

اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کی طلب کرو اور آگ سے پناہ مانگو۔

(بیہقی)

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک علیہ السلام کے طفیل رمضان المبارک کا احترام کرنے اور اس کے فیضان سے مستفیض و مستفید ہونے اور اس کی ناراضگی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین!

آخر میں دعا ہے کہ اے رمضان

دامن سرور کو بھر دے گوہر مقصود سے

ہو سکے کیا تیری مدحت واہ واہ کیا بات ہے

"وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ"

Marfat.com

اسرارِ خطابت

خطبات ماہ رمضان

پہلا خطبہ...... ماہ صیام

دوسرا خطبہ...... مخدومہ کونین

تیسرا خطبہ...... غزوہ بدر

چوتھا خطبہ...... مولائے کائنات

Marfat.com

پہلا خطبہ

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ (الآیۃ)

”تم پر روزے فرض کیے گئے“

ماہِ صیام کی برکات

Marfat.com

خطبہ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْمُ۔

درود شریف:۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

حضرات گرامی!

یہ ماہ مقدس رمضان المبارک اور آج اس کا پہلا جمعۃ المبارک ہے۔ تین رمضان کو حضرت سیدۃ النساء سیدہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یوم وصال ہے۔ اس لئے آخری الفاظ میں کچھ آپ کا بھی ذکر خیر ہوگا۔ مگر مستقل موضوع اگلے جمعہ کو انشاء اللہ بیان ہوگا۔ آج روزہ کے متعلق درس دیا جائے گا۔

صوم کے لغوی معنی

حضرات محترم!

جو آیت کریمہ تلاوت کی ہے اس میں لفظ صیام صوم کی جمع ہے۔

صوم کا لغوی معنی ہے باز رہنا۔

Marfat.com

چھوڑنا اور سیدھا ہونا۔ (تفسیر کبیر بحوالہ تفسیر نعیمی ص ۱۱۴' جلد دوم)

حضرت مریمؑ کا روزہ

حضرت سیدہ مریم علیہا السلام جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لے کر اپنی قوم میں تشریف لائیں اور قوم نے طعنہ دیا کہ وہ یہ بچہ کہاں سے لائی ہو تو آپ نے انہیں یہ جواب دیا کہ:

''اِنِّیۡ نَذَرۡتُ لِلرَّحۡمٰنِ صَوۡمًا فَلَنۡ اُکَلِّمَ الۡیَوۡمَ اِنۡسِیًّا''

(پ۱۶ سورۃ مریم آیت نمبر ۲۶)

''بے شک میں نے نذر مانی ہے رحمٰن کے لئے (خاموشی کے) روزہ کی پس میں آج کسی انسان سے گفتگو نہیں کروں گی۔''

اسی لئے خاموشی کو صوم کہتے ہیں کیونکہ اس میں گفتگو کا چھوڑنا' بولنے سے باز رہنا ہوتا ہے۔

صوم النہار

دوپہر کے وقت جب سورج عین نصف النہار پر ہوتا ہے تو رک جاتا ہے۔ اس کے چند منٹ کے رکنے کو صوم النہار کہتے ہیں اس سے پتہ چلا کہ صوم کا معنی رکنا ہے۔

صام الفرس

گھوڑا چلتے چلتے رک جائے تو کہتے ہیں کہ:

''صَامَ الۡفَرۡسُ'' گھوڑا رک گیا۔ چلنے سے باز آ گیا ہے۔ اسی طرح ''درست ہوا'' کہ ''صَامَتِ الرِّیۡحُ'' ہوا درست ہوگئی' کہتے ہیں۔

صوم کا شرعی معنی

اصطلاح شریعت میں کھانے پینے اور جماع کو چھوڑنے' برائی گناہ سے باز رہے اور عبادت الٰہی کیلئے کمر بستہ وسیدھا رہنے کو (صبح سحری سے شام افطار تک) روزہ کہتے ہیں۔

Marfat.com

روزہ ڈھال ہے

حضرات گرامی! ہماری اس تعریف صوم سے نبی کریم علیہ السلام کے ارشادات کی تشریح وتوضیح ہوگئی۔

مثلاً سرکار دو عالم علیہ السلام نے فرمایا:

''اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ'' (بخاری شریف' جلد اول ص ۲۵۴)

''روزہ ڈھال ہے۔''

اور یہ ارشاد فرمایا کہ:

''مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِیْ اَنْ یَدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ'' (بخاری شریف جلد اول ص ۲۵۵)

''جس نے قول زور اور اس پر عمل پیرا ہونا نہ چھوڑا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے اور پیاسے رہنے کی کوئی حاجت نہیں ہے۔''

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا:

''وَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَآبَّہٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ امْرُءٌ صَآئِمٌ'' (بخاری شریف' جلد اوّل ۲۵۵)

جب تم میں سے کسی ایک کا روزہ ہو تو وہ فحش باتیں نہ کرے بیہودہ بات نہ کہے شور نہ کرے' نہ چلائے۔

اور اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑے تو وہ اس سے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

ایک بہت بڑی بیماری

حضرات گرامی!

قول زور یہی فحش اور بے ہودہ باتیں ہیں جنہیں اس حدیث پاک میں کھل کر بیان کیا گیا ہے کہ ان سے باز رہو۔

Marfat.com

خصوصاً ایک بہت بڑی بیماری جو آج ہمارے معاشرہ میں پائی جاتی ہے وہ غیبت ہے جو کہ ہر طبقہ کے ہر فرد میں پائی جاتی ہے حالانکہ یہ اپنے مردار بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف ہے۔ غیبت سے روزہ ضائع ہو جاتا ہے۔ انسان محض بھوک اور پیاس کاٹتا ہے مگر روزہ کے ثواب سے محروم رہتا ہے۔

غیبت کرنے والی عورتیں

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد حیات ظاہرہ میں دو عورتوں نے روزہ رکھا دن کے آخری حصہ میں بھوک اور پیاس نے اس قدر ستایا کہ جان پر بن گئی۔

نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی خدمت میں آدمی بھیج کر روزہ توڑنے کی اجازت طلب کی۔

آپ نے ایک پیالہ بھیجا اور حکم فرمایا کہ اس میں جو کچھ ان دونوں نے کھایا ہے قے کر کے نکال دیں۔

چنانچہ ایک نے قے کی تو قے میں آدھا خالص خون تھا اور آدھا تازہ گوشت۔ دوسری عورت نے بھی اسی طرح خون اور گوشت ڈالا۔ لوگوں کو تعجب ہوا تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں عورتوں نے روزہ رکھا اور اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیزوں کے استعمال سے اپنے آپ کو بچایا۔ مگر اس کی حرام کی ہوئی چیز کا ارتکاب کیا۔

ان میں سے ایک دوسری کے پاس جا کر بیٹھی اور دونوں نے مل کر غیبت کی۔ کسی آدمی کی غیبت کرنا اس کا گوشت کھانا ہے۔ یہ گوشت جو قے میں نکلا وہی غیبت ہے۔ (اسلامی تقریبات ص ۳۹)

بہت سے روزہ دار اور شب بیدار

نبی اکرم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"کَمْ مِنْ صَائِمٍ لَیْسَ لَہٗ مِنْ صَوْمِہٖ اِلَّا الظَّمَاءُ وَکَمْ مِنْ قَائِمٍ

Marfat.com

لَیۡسَ لَہٗ مِنۡ قِیَامِہٖ اِلَّا السَّھۡرُ" (اسلامی تقریبات ص ۴۱)

"بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ ان کے روزے سے سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور بہت سے راتوں کو کھڑے رہنے والے ایسے ہیں کہ ان کو کچھ حاصل نہیں ہوتا مگر جاگنا۔

ہر ہر عضو کا روزہ

حضرات گرامی! اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ صرف کھانے اور پینے سے رکنا ہی روزہ نہیں بلکہ ہر عضو کو ہر قسم کی برائی سے روکنے کا نام روزہ ہے۔ مثلاً

آنکھ کو ہر اس چیز کے دیکھنے سے بچانا جو ذکر الٰہی سے غافل کرتی ہو آنکھ کا روزہ ہے۔

نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ بری نظر شیطان کے زہر آلود تیروں سے ایک تیر ہے پس جو شخص بری نظر کو خوف الٰہی سے چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ ایسا ایمان عطا فرمائے گا جس کی حلاوت قلب میں محسوس ہوگی۔ (اسلامی تقریبات ص ۳۹)

زبان کو بکواس، جھوٹ، غیبت اور فحش گوئی سے محفوظ رکھے۔ کان کو ہر مکروہ اور ناجائز آواز کے سننے سے بچائے۔ اگر کسی مجلس میں غیبت ہوتی ہو تو وہاں سے اٹھ جائے ورنہ یہ بھی گنہگار ہوگا کیونکہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہے کہ غیبت کرنے والا اور سننے والا دونوں گناہ میں شریک ہیں۔ (ایضاً ص ۳۹)

ہاتھوں کو چوری، بدکاری وغیرہ سے محفوظ رکھے۔ کسی کو ناجائز پیٹنے مارنے سے باز رہے۔

پاؤں کو سینما، تھیٹر اور بری مجلس کی طرف جانے سے محفوظ رکھے۔ بوقت افطار اتنا نہ کھائے کہ پیٹ تن جائے۔ ایسا پیٹ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبغوض تر ہے۔

علاوہ ازیں جو روزے کا فائدہ (یعنی شہوت کا توڑنا) تھا اس صورت میں حاصل نہ ہوگا۔

Marfat.com

افطار کے بعد قلب خوف اور امید کے درمیان رہے کیا معلوم کس کا روزہ اللہ کے نزدیک مقبول ہوا اور وہ مقربین میں سے ہوگیا۔ یا روزہ درجہ مقبولیت کو نہ پہنچ سکا اور وہ مردود بارگاہ خداوندی ہوا۔ (اسلامی تقریبات ص ۳۹)

ابتداء اسلام میں روزہ کی ہیئت

حضرات سامعین!

نبوت کے پندرھویں سال دس شوال المکرّم ۲ ہجری میں روزہ فرض ہوا (دُرِمختار وخازن) اولاً صرف ایک روزہ یعنی عاشورہ کا فرض ہوا۔ پھر یہ منسوخ ہوکر ہر ماہ چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ کا روزہ فرض کیا گیا۔ پھر یہ بھی منسوخ ہوکر ماہ رمضان کے روزے فرض کئے گئے مگر لوگوں کو اختیار تھا چاہے روزہ رکھیں چاہے فدیہ ادا کریں یعنی ہر روزہ کے عوض آدھا صاع (عربی پیمانہ ہے)

گیہوں یا ایک صاع جو صدقہ کریں پھر یہ اختیار منسوخ ہوکر رمضان کا روزہ فرض ہوا۔ مگر یہ پابندی تھی رات کو سونے سے پیشتر جو چاہو کھاؤ سو کر کچھ نہیں کھا سکتے۔ (تفسیر نعیمی جلد ثانی ص ۱۱۴)

رات سحری تک کھانے پینے کی اجازت

حضور علیہ السلام کے صحابی حضرت صرمہ ابن قیسؓ ایک مزدور صحابیؓ تھے۔

دن بھر مزدوری کر کے شام کو گھر آئے۔ زوجہ نے آٹا گوندھ رکھا تھا کہ جب صرمہ آئیں گے تو تازہ چپاتی پکا دوں گی۔

یہ وفا شعار عورتیں

یہ سلیقہ شعار خواتین اب کہاں؟

اب تو عورت سینما و بازار کی زینت بن کے رہ گئی ہے۔

وہ عورت جو

آٹا پیسنے کیلئے چکی چلاتی تو قرآن کی تلاوت کرتی تھی۔

Marfat.com

بچہ کو گود میں لے کر دودھ پلاتی تو قرآن کی تلاوت کرتی تھی۔
گھر کی صفائی کرتی تو درود شریف پڑھا کرتی تھی۔

آج وہی عورت!

فیشن کی دلدادہ ہے۔

بازار کی رونق ہے۔

سینما کی زینت ہے۔

قرآن کی جگہ فلمی گانے گاتی ہے۔ اگر

مائیں، بیٹیاں، بہنیں۔

سیرۃ فاطمہ کو اپناتے ہوئے آج بھی قرآن کی تلاوت کریں۔ درود شریف اور پنج وقتہ نماز پڑھیں تو آج بھی ان کی گود میں ولایت کی پرورش ہو سکتی ہے۔ یاد رکھئے اگر:

ماں نمازی ہو	بیٹا نمازی ہوگا
اگر ماں متقیہ	بیٹا متقی ہوگا
اگر ماں فاطمہؓ ہو	بیٹا علی ہوگا
اگر ماں فاطمہؓ ہو	بیٹا حسینؓ ہوگا
اگر ماں فاطمہؓ ہو	بیٹا غوث اعظم ہوگا
اگر ماں فاطمہؓ ہو	بیٹا گنج شکر ہوگا

؎ وہی مائیں تھیں جن کی گود میں اسلام پلتا تھا
اسی غنچے میں انساں نور کے سانچے میں ڈھلتا تھا

اور اگر ماں سینما بین ہو۔

ماں فیشن کی دلدادہ ہو۔

ماں رونق بازار ہو۔

Marfat.com

ماں فاحشہ اور بازاری ہو۔

تو پھر یاد رکھیے۔

معدن ذر معدن فولاد بن سکتی نہیں!
بے ادب ماں با ادب اولاد جن سکتی نہیں

سرکار غوث اعظمؓ

حضرت ام الخیر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ بادلوں کے سبب رمضان کے چاند میں لوگوں کو شک تھا۔

صبح لوگوں نے مجھ سے پوچھا کہ آج روزہ ہے یا نہیں؟ میں نے کہا آج روزہ ہے۔ وہ کہنے لگے کیا آپ نے چاند دیکھا ہے؟

میں نے کہا میں نے چاند تو نہیں دیکھا مگر صبح سے میرے چاند (غوث اعظم) نے دودھ نہیں پیا۔

سرکار غوث اعظمؓ کی یہ کرامت زمانہ شیر خوارگی میں ہی مشہور ہوگئی تھی۔ (سیرت غوث الثقلین ص)

غوث اعظم متقی ہر آن میں!!
چھوڑا ماں کا دودھ بھی رمضان میں

سرکار باوا گنج شکرؒ

باوا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ کی ولادت باسعادت آغاز ماہ رمضان ۵۶۹ھ میں ہوئی۔

رمضان کے چاند میں شک تھا۔ ایک بزرگ وہاں مقیم تھے۔ لوگوں نے ان سے پوچھا روزہ رکھا جائے یا نہیں؟

انہوں نے فرمایا: قاضی جمال الدین سلیمان (والد حضرت باوا صاحب) کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے۔ اگر اس نے دودھ پیا تو روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔ اسی رات

Marfat.com

آپ کی ولادت ہوئی اور آپ نے دودھ نہ پیا۔ لوگوں نے روزہ رکھا۔
(ہشت بہشت مطبوعہ پروگریسو بک ڈپو لاہور ص ۱۷۵)

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ

قطب الاولیاء حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ جب پانچ سال کے ہوئے تو آپ کو ایک مردِ کامل حضرت ابو حفص کے پاس قرآن کریم کی تعلیم کے لئے لے جایا گیا۔

جب استاد نے قرآن حکیم پڑھانے کیلئے ابتداء کی تو آپ نے قرآن حکیم کے چھ پارے زبانی ہی سنا دیئے۔

پوچھا بیٹے' یہ کیسے یاد ہوئے۔

فرمایا: جب میں شکم مادر میں تھا تو میری والدہ روزانہ چکی پیستے چھ پارے تلاوت کیا کرتی تھیں لہٰذا یاد ہو گئے۔ (ہشت بہشت ص ۱۳۱)

حضرات گرامی!

اگر ماں چکی پیستے ہوئے قرآن پڑھے۔

بچہ چھ سپارے شکم مادر میں حفظ کر لیتا ہے۔

اگر ماں ہی رونق بازار ہو کر زبان کو گانوں سے تر رکھے تو بیٹا بھی گلیوں میں گانے ہی گاتا ہوا نظر آئے گا۔

اسے پھر شکم مادر میں گانے ہی یاد ہوں گے۔

کیونکہ

؎ معدن زر معدن فولاد بن سکتی نہیں!
بے ادب ماں با ادب اولاد جن سکتی نہیں

رفیقہ حیات

حضرات گرامی! عرض یہ کر رہا تھا کہ حضرت صرمہ سارا دن مزدوری کرنے

Marfat.com

بعد گھر واپس لوٹے تو بیوی نے عرض کیا کہ آپ ذرا کمر سیدھی فرمالیں میں ابھی روٹی پکا کے لاتی ہوں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ امت مصطفویہ کو ایسی بیویوں سے نوازے' آج کل تو ہر بیوی اپنے شوہر کی رفیقہ حیات نہیں بلکہ رفیقہ مطالبات بن گئی ہے اور صبح مطالبہ' شام مطالبہ پھر مطالبہ پورا نہ ہونے کی صورت میں صبح لڑائی شام لڑائی۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اُرِیْتُ النَّارَ فَاِذَا اَکْثَرُ اَهْلِهَا النِّسَآءُ یَکْفُرْنَ قِیْلَ یَکْفُوْنَ بِاللّٰهِ قَالَ یَکْفُرْنَ بِالْعَشِیْرِ" (بخاری شریف' جلد اول ص ۹)

جہنم میں عورتوں کی کثرت

مجھے جہنم میں عورتوں کی کثرت دکھائی گئی کیونکہ یہ کفر کرتی ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا کیا یہ اللہ سے کفر کرتی ہیں۔ فرمایا: نہیں بلکہ یہ شوہر کی ناشکری ہو کر کفر کرتی ہیں۔

حور عین کہتی ہے

حضرت معاذؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"لَا تُؤْذِیْ اِمْرَاَةٌ زَوْجَهَا فِی الدُّنْیَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ لَا تُؤْذِیْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِیْلٌ یُوْشَكُ اَنْ یُفَارِقَكِ اِلَیْنَا (مشکوٰۃ شریف ص ۲۸۱)

"کوئی ایسی عورت نہیں کہ جو اپنے شوہر سے تکلیف دہی کی بات کرے دنیا میں' مگر اس شوہر کی وہ زوجہ جو کہ حور عین ہے کہتی ہے اسے تکلیف نہ دے تجھے اللہ قتل کرے۔ یہ تو تیرے پاس چند دن کا مہمان ہے۔ عنقریب یہ تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آجائے گا۔

اگر سجدہ جائز ہوتا

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

Marfat.com

"لَوْ كُنْتُ اٰمِرٌ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا" (مشکوٰۃ شریف ص۲۸۱)

"اگر میں (اللہ کے علاوہ) کسی اور کو سجدہ کرنے کا حکم فرماتا تو عورت کو حکم فرماتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔"

اللہ کریم ان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈیوں کو سیدہ فاطمہ الزہرہ سلام اللہ علیہا کے نقش قدم پر چلنے اور زوجہ حضرت صرمہ کے عمل کے مطابق عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

حضرات گرامی!

حضرت صرمہ ابن قیس رضی اللہ عنہ نے کھانے کے انتظار میں کمر سیدھی کی تو سارے دن کی تھکاوٹ سے نیند آ گئی اور سو گئے۔ آپ کی زوجہ محترمہ کھانا لائیں تو انہیں سوتے ہوئے پایا۔

جگایا اور کھانا پیش کیا تو آپ نے فرمایا۔ اب میرے لئے کھانا جائز نہیں کیونکہ میں سو چکا ہوں اور سونے کے بعد کھانا جائز نہیں ہے۔ اگلے دن پھر مزدوری کی۔

عرب کی گرمی، بھوک کی شدت

موسم کی حدت کی وجہ سے بیہوش ہو کر پڑے تو

"فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيٰتِ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا" (بخاری شریف، جلد اول ص۲۵۷)

کھاؤ اور پیو

نبی کریم علیہ السلام سے اس واقعہ کا ذکر کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی:

"وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ"

"اور کھاؤ اور پیو۔ یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے تمہارے لئے سفید ڈورا

Marfat.com

سیاہ ڈورے سے صبح کے وقت پھر پورا کرو روزہ کو رات تک"

رات جماع کی اجازت

ایسے ہی رات کو اپنی بیویوں سے قربت کی اجازت ابتداء میں نہ تھی۔ بعض صحابہ کرامؓ سے یہ فعل سرزد ہو گیا جن میں حضرت فاروق اعظمؓ بھی تھے۔ جب اس کا ذکر حضور علیہ السلام سے کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

"اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآءِكُمْ"

(پ۲ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۸۷)

"تمہارے لیے رمضان کی راتوں میں اپنی عورتوں سے مجامعت حلال کردی گئی"۔

روزہ کی تین اقسام ہیں

حضرات محترم!

روزہ کی تین اقسام ہیں۔ فرضی، نفلی، وصلی

روزہ فرضی

روزہ فرضی وہ ہے جس کو چھوڑنے سے اس کی قضا اور توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے۔ جیسا کہ رمضان المبارک کے روزے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

"فَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ"

(پ۲ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۸۵)

"اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھ لے"۔

لہٰذا اگر فرضی روزہ قضا ہو جائے تو اسے غیر رمضان میں پورا کرنا واجب ہے لیکن اس کا ثواب رمضان کے روزے کے برابر نہ ہوگا۔ کیونکہ رمضان المبارک میں ایک فرض کا ثواب ستر فرائض کے مطابق عطا کیا جاتا ہے اس لئے کوشش کرنی چاہیے

Marfat.com

کہ رمضان کا روزہ چھوٹنے ہی نہ پائے۔

جب انسان یہ ارادہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا فرما دیتا ہے۔

فرضی روزہ کا کفارہ

اگر جان بوجھ کر رمضان المبارک کا فرضی روزہ توڑ دیا تو اس کا کفارہ مندرجہ ذیل ہے۔

۱- پے در پے مسلسل دو ماہ کے روزے۔

۲- غلام آزاد کرنا۔

۳- ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم علیہ السلام کی درگاہ عالیہ میں حاضر تھے کہ اچانک ایک آدمی حاضر ہوا اور بولا

یا رسول اللہؐ میں ہلاک ہو گیا۔

فرمایا: تجھے کیا ہوا؟ عرض کیا:

روزہ توڑنے والا

"وَقَعۡتُ عَلٰی اِمۡرَأَتِیۡ وَأَنَا صَائِمٌ"

حضورؐ! میں نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے مقاربت کر لی ہے یعنی جماع کر لیا ہے۔

اب میں کیا کروں؟ فرمایا:

"هَلۡ تَجِدُ رَقَبَةً تَعۡتِقُهَا قَالَ لَا"

"کیا تیرے پاس ایک غلام ہے جسے تو آزاد کرے؟"

عرض کیا نہیں...... فرمایا:

"هَلۡ تَسۡتَطِیۡعُ اَنۡ تَصُوۡمَ شَهۡرَیۡنِ مُتَتَابِعَیۡنِ قَالَ لَا"

"کیا تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہے"

Marfat.com

عرض کیا نہیں ...... فرمایا:

”فَهَلْ تَجِدُ اِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا فَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“

کیا تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا سکتا ہے۔

عرض کیا نہیں۔

پس نبی کریم علیہ السلام خاموش ہو گئے۔

نذرانہ کی کھجوریں

”فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهَا تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ“

پس نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے پاس ایک کھجور کے پتوں کا بنا ہوا ٹوکرہ جس میں کھجوریں تھیں (بطور ہدیہ) لایا گیا۔

حدیث کے ان الفاظ سے بزرگوں کی بارگاہ میں نذرانے لانے کا ثبوت ملتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا:

دل یار دا نذرانہ لے یار دے کول آئے!
محبوب دی مرضی اے گل لاوے یا ٹھکرائے

سرکار کا اختیار

جب کھجوروں کا ٹوکرا آ گیا تو سرکار دو عالم علیہ السلام نے فرمایا:

سائل کہاں ہے؟

عرض کیا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوں۔

فرمایا: یہ کھجوریں لے لو اور انہیں ساٹھ مسکینوں کو صدقہ کر دو۔

اس نے عرض کیا:

حضور میرے اور میرے اہل خانہ سے زیادہ پورے مدینہ میں فقیر کوئی نہیں۔

Marfat.com

میں تو سب سے زیادہ محتاج ہوں۔

حدیث کے الفاظ ہیں کہ:

''فَضَحِكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَدَتْ اَنْیَابُهٗ''

''پس حضور علیہ السلام مسکرا پڑے حتیٰ کہ آپ کے سامنے کی ڈاڑھیں ظاہر ہوگئیں۔ اللہ اکبر!

یوں مسکرائے جان سی کلیوں میں پڑ گئی!
یوں لب کشا ہوئے کہ گلستان بنا دیا

سرکار مسکرائے کہ یہ کیسا آدمی ہے۔ چاہتا ہے کہ دینا بھی کچھ نہ پڑے اور کام بھی بن جائے۔ فرمایا:

''اَطْعِمْهُ اَهْلَكَ'' (بخاری شریف جلد اول ص ۲۸۹، ص ۲۶۰)

اپنے اہل وعیال کو کھلا دے۔ تیرا کفارہ ادا ہو جائے گا۔

حضرات محترم!

دنیا کا کوئی مولوی ملوانا۔ کوئی بڑا یا چھوٹا۔

اپنے اختیار سے کسی کو مذکورہ تین کفاروں کے علاوہ چوتھی بات نہیں کہہ سکتا۔ مگر آمنہ کے دریتیم علیہ التحیۃ والتسلیم کو چوتھی بات اپنے اختیار سے فرمانے کا حق حاصل ہے۔

کنجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے
محبوب کیا مالک ومختار بنایا!

سامعین محترم! روزہ کی دوسری قسم ہے روزہ نفلی۔ یہ روزہ رکھ کر توڑنے سے اس کی قضا لازم ہو جاتی ہے۔ اس کا کفارہ نہیں ہوتا۔

نذر کا روزہ ایام بیض کا روزہ وغیر۔

یہ سب نفلی روزے ہیں۔

Marfat.com

صیام ایامِ بیض

چاند کی ہر تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کو ایامِ بیض کہتے ہیں۔ ان روزوں کا بہت ثواب ہے۔

حضرت مولا علی شیر خدا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں ایک دن دوپہر کے وقت نبی کریم علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔

اس وقت آپ حجرہ مقدس میں جلوہ افروز تھے۔

میں نے سلام عرض کیا۔

آپ نے سلام کا جواب ارشاد فرمایا: اور

پھر کہا: اے علی جبرائیلؑ تم کو سلام کہتے ہیں۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر اور ان پر بھی سلام ہو۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے نزدیک آ جاؤ۔

میں آپ کے نزدیک ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام اس وقت میرے پاس موجود ہیں اور وہ تمہیں یہ کہتے ہیں کہ اگر تم ہر ایک مہینہ میں تین روز روزے رکھا کرو تو پہلے روزہ کے عوض میں دس ہزار سال کے روزوں کا ثواب عطا ہو گا۔

دوسرے روز کے بدلہ میں تیس ہزار سال کا ثواب اور تیسرے میں ایک لاکھ روزوں کا ثواب دیا جائے گا۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ثواب میرے ہی واسطے مخصوص ہے یا سب لوگوں کیلئے؟

آپ نے فرمایا کہ اے علی خدا تعالیٰ نے یہ ثواب تم کو عطا کیا ہے اور اس کو بھی جو تمہارے بعد یہ کام کرے گا۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون سے دن ہیں؟ فرمایا ایام بیض یعنی ہر

Marfat.com

مہینہ کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ۔ (غنیۃ الطالبین اردو ص ۳۷۸)

ایام بیض کی وجہ تسمیہ

عنترہ نے حضرت علی علیہ السلام سے پوچھا کہ ان کو ایام بیض کیوں کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بہشت سے نکال کر دینا میں پھینک دیا تو آفتاب کی حرارت سے آپ کا جسم جل گیا اور رنگ سیاہ ہوگیا۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس آئے اور کہا اے آدمؑ! کیا تم یہ چاہتے ہو کہ آپ کا بدن سفید ہو جائے؟

آپ نے فرمایا کہ ہاں میں چاہتا ہوں۔

جبرائیلؑ نے کہا کہ آپ ہر ایک مہینہ کی تیرہ، چودہ اور پندرہ کو روزہ رکھا کرو۔ پس حضرت آدمؑ نے جب پہلی (تیرہ) تاریخ کو روزہ رکھا تو ان کے بدن کا تیسرا حصہ سفید ہوگیا۔

جب دوسرے دن (چودھویں) کا روزہ رکھا تو ان کے بدن کے دو حصے سفید ہوگئے اور جب تیسرے دن کا روزہ رکھا تو سارا بدن سفید ہوگیا اور اسی واسطے ان دنوں کو ایام بیض کہتے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین اردو ص ۳۷۹، ص ۳۷۸)

شوال کے چھ روزے

حضرت ابوایوب انصاریؓ فرماتے ہیں کہ نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا:

"مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ کَانَ کَصِیَامِ الدَّهْرِ"

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۷۹)

جس آدمی نے رمضان المبارک روزے رکھے اور پھر ان کے ساتھ چھ روزے شوال کے ملائے تو اس نے گویا تمام عمر روزے رکھے۔

تمام عمر کا مسئلہ اس وقت ہے جب کہ وہ شوال کے چھ روزے تمام عمر رکھے۔ اگر شوال کے چھ روزے صرف ایک سال رکھے تب پورے سال کے شمار ہوں گے۔

Marfat.com

حضور علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق رمضان شریف کے تیس اور شوال کے چھ روزے کل روزے چھتیس ہوئے۔ اب ان کے دس گنا تین سو ساٹھ (کیونکہ نیکی کا اجر دس گنا دیا جاتا ہے)

گویا سال بھر کے روزے۔

اور سال بھر شب بیداری کا۔

اور سال بھر جہاد کا۔

اور سال بھر عبادت کا ثواب پائے گا۔ (مجموعہ وظائف قادریہ ص ۳۳۶)

نذر کے روزے

سورہ دہر کی آیات نمبر ۸ تا ۱۰ کے بارہ مین مفسرین کرام نے تحریر فرمایا کہ یہ آیات حضرت علی اور حضرت فاطمہ (علیہا السلام) کے حق میں نازل ہوئیں جبکہ شہزادگان علیل ہوگئے۔

نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا۔ نذر مانو کہ جب شہزادے صحت یاب ہوجائیں گے تو ہم روزے رکھیں گے۔

چنانچہ حضرت علیؓ، سیدہ فاطمہؓ، امام حسنؓ، امام حسین علیہم السلام اور ان کی لونڈی حضرت فضہ نے نذر مانی کہ اگر شہزادے صحت یاب ہوگئے تو ہم تین دن روزے رکھیں گے۔

چنانچہ شہزادگان روبصحت ہوگئے تو ان حضرات نے روزہ رکھا۔ حضرت مولا علی علیہ السلام نے مزدوری کر کے اتنے جو مزدوی میں حاصل کئے کہ ان حضرات کی ایک ایک روٹی پک سکی۔ جب افطاری کا ٹائم آیا تو دروازے پر ایک مسکین نے صدا لگائی۔

''اے نبیؐ کے گھر والو!

اے اہل بیت عظام!

Marfat.com

میں ایک مسکین ہوں، کئی دن سے بھوکا ہوں۔ اس دروازے سے کبھی کوئی خالی نہیں جاتا۔ مجھے کھانا عطا فرمادو۔

سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا۔ ''بیٹا حسنؑ یا پانچوں روٹیاں اس مسکین کو دے دو''

خود پانی کے گھونٹ سے روزہ افطار فرمالیا۔ اللہ اکبر!

؎ بھوکے رہتے ہیں خود اوروں کو کھلا دیتے ہیں!
کیسے صابر ہیں محمدؐ کے گھرانے والے!

سحری میں پھر ایک گھونٹ پانی پی کر روزہ رکھ لیا۔ آج پھر مزدوری کر کے پانچ روٹیوں کے آٹے کیلئے جو حضرت مولا علی نے حاصل کئے شام کو حضرت سیدہ نے چکی میں پیس کر آٹا تیار فرمایا۔ روٹی پکائی بوقت افطار دروازہ سے پھر آواز آئی۔

''اے اہل بیت رسولؐ میں ایک یتیم ہوں، سخت بھوک لگی ہوئی ہے، کھانا کھلا دو۔''

سیدہ پاک نے پھر روٹیاں اس یتیم کو دلوا دیں اور خود روزہ پانی سے افطار فرمالیا۔ سحری میں پانی کا گھونٹ پی کر روزہ رکھ لیا۔

حسب سابق شام کو روٹیاں سامنے رکھ کر دستر خوان پر جب بیٹھے اور افطار کا ٹائم ہوا تو دروازہ پر ایک قیدی نے صدا دی۔

''میں ایک قیدی ہوں، قید سے رہا ہو کر آیا ہوں، اے نبی کریمؐ کے گھرانے والو مجھے کھانا دو۔''

سیدہ نے آج بھی پانچوں روٹیاں اس قیدی کو دے دیں اور خود پانی سے افطار فرمایا۔

حضرت علی پاک مسلسل تین دن کے فاقہ کے بعد اپنے شہزادوں کو ساتھ لے کر بارگاہ مصطفویہؐ میں حاضر ہوئے۔

Marfat.com

سرکار دو عالمؐ نے لڑکھڑاتے ہوئے شہزادوں کو ملاحظہ فرمایا۔

فوراً وحی نازل ہوئی کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بارگاہ رسالتؐ میں سلام عرض کیا اور کہا۔ یارسول اللہ تین دن مسلسل دروازہ فاطمیہ پر حاضر ہو کر سوال کرنے والا۔

مسکین، قیدی، یتیم کوئی دنیا کا بشر نہ تھا بلکہ جبرائیل امینؑ تھا جو کبھی سیدہ کے دروازہ پر مسکین، کبھی یتیم، کبھی قیدی بن کر حاضر ہوتا رہا۔

اپنی شہزادی کو مبارکباد دیجئے اور یہ پیغام باری سنا دیجئے کہ

"وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا"

(پ۲۹' سورۃ الدھر آیت نمبر ۸)

"اور جو کھانا کھلاتے ہیں اللہ کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو۔"

اور جبرائیل علیہ السلام نے شکریہ ادا کیا تو سیدہ نے فرمایا ہم نے تو صرف "لوجہ اللہ" سخاوت کی ہے نہ کہ اس لئے کہ کوئی ہمارا شکریہ ادا کرے۔

اللہ تعالیٰ نے سیدہ کے الفاظ کو قرآن کی آیت بنا دیا کہ:

"اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا"

(پ۲۹ سورۃ الدھر آیت نمبر ۹)

"ہم تمہیں کھلاتے ہیں اللہ کی رضا کیلئے نہ ہم تم سے کسی اجر کے خواہاں ہیں اور نہ شکریہ کے۔" (تفسیر ضیاء القرآن، جلد پنجم ص ۴۴۴)

عظمت سیدۃ النساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرات گرامی!

تین دن کی روٹیاں پانچ پانچ اور پانچ پندرہ ہوئیں۔ آیات اکتیس (۳۱) نازل ہوئیں اور ایک ایک روٹی کے بدلہ دو دو آیات۔

یہ بنت رسولؐ کی عظمت وشان کا اچھوتا اظہار ہے۔ حضرت حسن رضا بریلوی

Marfat.com

علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ:

کس زباں سے ہو بیان عز و شان اہل بیت
مدح گوئے مصطفیٰؐ ہے مدح خوان اہل بیت
باغ جنت کے ہیں بہرے مدح خوان اہل بیت
تم کو مژدہ ناکا اے دشمنانِ اہل بیت!

وصلی روزہ

حضرات محترم! بغیر کچھ کھائے پیئے مسلسل روزے رکھنا وصلی روزے کہلاتے ہیں۔ صحاح ستہ میں کی مختلف روایات میں صیام وصال کا ذکر مبارک موجود ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ:

"نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِى الصَّوْمِ"

(بخاری شریف جلد اول ص ۲۶۳)

نبی کریم علیہ السلام نے وصلی روزے رکھنے سے منع فرمایا۔

تم میں سے کون ا میری مثل ہے

"فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ"

جماعت صحابہؓ میں سے کسی نے عرض کیا:

یارسول اللہؐ! آپؐ وصلی روزے رکھتے ہیں۔

تو رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"وَاَيُّكُمْ مِثْلِىْ اِنِّىْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِىْ رَبِّىْ وَيَسْقِيْنِىْ"

(بخاری شریف، جلد اول ص ۲۶۳)

"اور تم میں سے میری مثل کون ہے؟ میں رات اس حال میں گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔"

Marfat.com

اے میرے صحابہؓ یہ ٹھیک ہے کہ تم میں سے کوئی:

صداقت کا تاجدار ہے
عدالت کا شہسوار ہے
سخاوت کا علمبردار ہے
اور کوئی حیدر کرار ہے

مگر...... تم میری مثل نہیں ہو۔

ملاں کہتا ہے میں بشر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اور حضور بشر میری طرح ہیں۔ دعویٰ کرتا ہے کہ ہم سپاہ صحابہؓ ہیں حالانکہ یہ عقیدہ صحابہ کرام کا بھی نہیں۔ ملاحظہ ہو۔

صحابہ کرامؓ کا عقیدہ

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بارگاہ رسالت مآب میں عرض کیا:

"اِنَّا لَسْنَا کَھَیْئَتِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ" (بخاری شریف' جلد اول ص ۷)

یارسول اللہ! ہم آپ کی طرح نہیں ہیں۔

معلوم ہوا کہ اپنے آپ کو نبی کی مثل کہنا اور یہ کہنا کہ

"میرے وی اوہتھ اوہدے وی دو ای آ
میرا وی ویاہ ہو یاتے اوہدا وی ہو یاوا
فرق تے کوئی وی ناہیں!

غلط عقیدہ اور سراسر قرآن و حدیث کے خلاف عقیدہ ہے۔ صحیح عقیدہ ہم اہلسنّت و جماعت حنفی بریلوی مکتب فکر کا ہے کہ جو تاجدار بریلی شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمان نے ارشاد فرمایا:

؎ تیرا مسند ناز ہے عرش بریں تیرا محرم راز ہے روح امیں!
تو ہی سرور ہر دو جہاں ہے شہا تیرا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

Marfat.com

اہلسنّت کا عقیدہ

ساری کائنات کے ولی	حضرت علیؓ کی مثل نہیں
ساری کائنات اور علی	حضرت ابوبکرؓ کی مثل نہیں
ساری کائنات اور ابوبکرؓ	کسی نبیؑ کی مثل نہیں
ساری کائنات اور تمام نبیؑ	آمنہؓ کے لالؐ کی مثل نہیں

؎ تو ہی سرور ہر دو جہاں ہے شہا
تیرا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

حضرات گرامی!

میں نے آیت کریمہ تلاوت کی تھی کہ

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ" (پ۲ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۸۲)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے۔

یہی وجہ ہے کہ ایمان والے روزہ رکھتے ہیں۔

کیونکہ حکم ہی ایمان والوں کو ہے۔ بے ایمانوں کو تو حکم ہی نہیں۔

احترام رمضان

مومن تو رہے مومن۔ اگر روزہ کا احترام مجوسی کرے تو اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

بخارا شہر میں ایک یہودی اور مجوسی نے اپنے بیٹے کو محض اس لئے طمانچہ رسید کیا کہ وہ رمضان المبارک میں سر بازار کھا پی رہا تھا۔

"جب وہ مجوسی فوت ہوا تو بخارا کے ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ٹہل رہا ہے۔ جب اس سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ میں نے جو احترام رمضان میں اپنے بیٹے کو تھپڑ رسید کیا تھا۔ اس کی وجہ سے بوقت موت مجھے ایمان اور بعد از موت جنت مل گئی۔ (نزہت المجالس، جلد اول ص ۱۳۶)

Marfat.com

روزہ اور قرآن

نبی اکرم علیہ السلام نے فرمایا:
"اَلصِّیَامُ وَالْقُرْآنُ یَشْفَعَانِ"
"روزہ اور قرآن شفاعت کریں گے۔" (مشکوٰۃ شریف ص ۱۷۳)
فقیر نے عرض کیا ہے کہ:

روزہ و قرآن کریں گے حشر کے میدان میں
اپنے صاحب کی شفاعت واہ واہ کیا بات ہے

روزہ بارگاہ خداوندی میں عرض کرے گا۔ اے مولا!
گرمی کی شدت، موسم کی حدت میں اس بندے نے مجھے اپنے سے جدا نہیں کیا۔
آج میں اسے اپنے سے جدا کیسے کروں۔ میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔
قرآن عرض کرے گا۔ یا اللہ!
سردی کی طویل راتوں میں، ٹھنڈے پانی سے وضو کر کے آدھی رات کے نوافل میں یہ مجھے تلاوت کرتا رہا۔
آج میں اسے تنہا کیسے چھوڑ دوں۔
سرکار نے فرمایا قرآن بھی شفاعت کرے گا تو پھر فَیُشَفَّعَانِ ان دونوں کی شفاعت قبول کی جائے گی۔
ملاں کا عقیدہ ہے جو کسی کو اللہ کی بارگاہ میں شفیع مانے وہ پکا مشرک۔ ملاحظہ ہو۔
مولوی اسماعیل دہلوی کی "تقویۃ الایمان"
حضور فرماتے ہیں قرآن اور روزہ شفاعت کریں گے۔
اب ملاں کی بات مانیں یا حضور کی۔

شفاعت باذن اللہ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

Marfat.com

"مَنْ ذَاالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ"

(پ ۳ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۵۵ آیت الکرسی)

"کون ہے جو سفارش کر سکے اور اس کے پاس بغیر اس کی اجازت کے۔"

اب ملاں اسی آیت کو پڑھ کر شفاعت کا منکر ہوتا ہے۔

کہتا ہے۔

"مَنْ ذَاالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ"

کوئی سفارش نہیں کر سکتا۔

مگر آیت کا اگلا حصہ ہضم کر جاتا ہے کہ "اِلَّا بِاِذْنِہٖ" مگر اس کی اجازت کے ساتھ۔

چوہا بوریاں ٹکتا ہے۔

ملاں حدیثیں ٹکتا ہے۔

حالانکہ آیت کے اس جملہ نے بتایا کہ جسے اللہ اجازت دے گا وہ شفاعت کرے گا۔

انبیاء، علماء اور شہداء کی شفاعت

حضرت عثمان غنیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"یَشْفَعُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثَلاَثَۃٌ الْاَنْبِیَآءُ ثُمَّ الْعُلَمَآءُ ثُمَّ الشُّھَدَآءُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ" (مشکوٰۃ شریف ص ۴۹۵)

بروز محشر تین قسم کے لوگ شفاعت کریں گے۔

پہلے انبیاء　　دوسرے علما　　تیسرے شہداء

ملاں شفاعت کا انکار کر کے تین جرائم کا مرتکب ہوتا ہے۔

پہلا　　نبوتِ انبیاء کا دشمن

دوسرا　　عظمت علماء کا دشمن

Marfat.com

تیسرا شان شہداء کا دشمن

ہمارا عقیدہ

حضرات گرامی!

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ جو شہزادہ رضا' جگر گوشہ تاجدار بریلی حجۃ الاسلام' علامہ حامد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

گنہگاروں کا روز محشر شفیع خیر الانام ہوگا
دلہن شفاعت بنے گی دولہا نبیؐ ہوگا

"وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ"

Marfat.com

دوسرا خطبہ

فضائل حضرت مخدومۂ کونین سلام اللہ علیہا

Marfat.com

خطبہ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ اِلَیَّ اَهْلِیْ فَاطِمَةُ

صَدَقَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

درود شریف:۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

وہ عبداللہ کی پوتی آمنہؓ کے پور کی بیٹی
وہ کملی اوڑھنے والے محمدؐ نور کی بیٹی
ملا تھا اور بھی حصہ اپنے عز و شرافت کا
اسی کی گود سے دریا ابلنا تھا شہادت کا

حضرات گرامی!

ادب سے گردنیں جھکالیں۔

دل کو مدینۃ الرسول بنالیں۔

آنکھوں میں حب اہل بیت کا سرمہ لگالیں۔

سینہ میں مودت آل رسول کا مقام بنالیں۔

Marfat.com

قلب ونظر کو پاکیزگی سے معطر فرمالیں کہ میں تذکرہ بنت رسول (سلام اللہ علیہا وعلیہ السلام) کرنے لگا ہوں۔توجہ فرمائیے۔

کون بنت رسولؐ

جو شجر نبوت کا ثمر ہے

جو عصمت کا گوہر ہے۔

جو گلشن علی کی بہار ہے

جو نساء جنت کی سردار ہے۔

جو قرۃ العین رسالت ہے

جو مجمع بحرین شہادت ہے

کون فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

مرکز دائرہ عصمت

مجسمہ عفت وطہارت

محور عظمت سیادت

مخزن صدق وصداقت

معدن طریقت وولایت

منبع حقیقت ومعرفت

عارفہ علوم نبوت

وارثہ کمالات رسالت

قاسمہ جواہر شہادت

مفتاح ابواب رحمت

سیدہ نساء اہل جنت سلام اللہ علیہا

کون فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

راحت جان مصطفےٰ

رونق خانہ مرتضٰی

ام شہیدان وفا

راز دار محبوب خدا

منبع جود وعطا

مصدر علم وحیا

معدن کرم وسخا

سرچشمہ مہر وولاء

مرکز آل عبا سلام اللہ علیہا

Marfat.com

کون فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

جس کا وجود خود رحمۃ اللعالمین علیہ السلام کے لئے باعث رحمت ہو۔ ملاحظہ ہو نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا:

"اَلْوَلَدُ نِعْمَةٌ وَالْبِنْتُ رَحْمَةٌ لِلنِّعْمَةِ حِسَابٌ وَلِلرَّحْمَةِ لَيْسَ بِحِسَابٍ" (کتب عامہ)

بیٹا اللہ کی نعمت ہے۔ بیٹی اللہ کی رحمت ہے۔

بروز محشر نعمت کا حساب ہوگا۔ رحمت کا حساب نہ ہوگا۔

پتہ چلا! عام بیٹی عام باپ کیلئے رحمت ہے۔

مگر قربان جاؤں سیدہ تیری عظمت پر کہ تو اس کے لئے رحمت ہے جو خود رحمۃ اللعلمین ہے۔

"وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ" (پ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۱۰۷)

کون فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کملی والے علیہ السلام نے فرمایا:

"اَلنِّكَاحُ نِصْفُ الْاِيْمَانُ" (احیاء العلوم اردو جلد دوم ص ۱۴۱، ص ۵۱)

"نکاح نصف ایمان ہے۔"

یعنی کہ عام عورت اپنے شوہر کے نصف ایمان کی وارثہ ومحافظہ ہے مگر اے سیدہ تیری گرد راہ پر میرے جیسے کروڑوں ملاں نثار کہ جو اس کے آدھے ایمان کی وارث ہے جسے زبان نبوت نے کل ایمان فرمایا:

ارشاد نبوی ہے کہ

"بَرَزَ الْاِيْمَانُ كُلُّهٗ بِالْكُفْرِ كُلِّهٖ"

(ینابیع المودۃ ص ۹۴، علی ابن ابی طالب ص ۱۴۵)

Marfat.com

کون فاطمہ سلام اللہ علیہا

میرے آقا نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ اَقْدَامِ اُمَّهَاتِكُمْ فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا"

(مشکوٰۃ شریف ص۴۲۱)

"بے شک جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔"

عام اولاد کی جنت اپنی ماؤں کے پاؤں تلے ہے۔

اے سیدہ تیرے نعلین مبارک پر عرش معلیٰ کو قربان کردوں کہ جس کے قدموں تلے ان کی جنت ہے جو خود جوانان جنت کے سردار ہیں۔

"اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ"

(جامع الترمذی المجلد الثانی ص۲۱۸)

کون فاطمہ سلام اللہ علیہا

جس کا باپ	سید الانبیاء
جس کا شوہر	سید الاولیاء
جس کا بیٹا	سید الشہداء
جو خود	سیدۃ النساء

علامہ اقبال مرحوم کی روح تڑپ اٹھی۔

وہ فرماتے ہیں کہ آؤ میں بتاؤں کہ سیدہ کا کیا مقام ہے۔

ے نور چشم رحمۃ للعلمین! آن امام اوّلین و آخرین

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

امام اولین و آخرین حضور رحمۃ اللعالمین علیہ السلام کی آنکھوں کا نور ہے۔

ے بانوئے آں تاجدار ھل اتی!

مرتضےٰ مشکل کشا شیر خدا

Marfat.com

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے شوہر۔ تاجدار ھل اتی۔ مرتضےٰ۔ مشکل کشا۔ شیر خدا علیہ السلام ہیں۔

مادر آں مرکز پر کار عشق
مادر آں قافلہ سالار عشق

فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا

اس عظیم ہستی کی مادر مشفقہ ہے جو عشق کی پرکار کا مرکز ہے اور جو عشق کا سالار قافلہ ہے یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام

رشتہ آئین حق زنجیر پاست
پاس فرمان جناب مصطفےٰ است

آئین حق یعنی قرآن کریم کا رشتہ میرے پاؤں کی زنجیر ہے اور مصطفےٰ علیہ السلام کے ارشاد کا مجھے پاس ہے۔

ورنہ گردے تربتش گردیدمے
سجدہ ھا برخاک او پاشیدمے

اگر قرآن کا رشتہ میرے پاؤں کی زنجیر اور مصطفےٰ علیہ السلام کے ارشاد پاک میں ممانعت نہ ہوتی تو میں سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی تربت مقدسہ کا طواف کرتا اور ان کی قبر منورہ کے ذروں پر سجدے لٹاتا۔

کون فاطمہ سلام اللہ علیہا

جو وارث آیت تطہیر ہے۔
نبی کریم کی پوری تصویر ہے۔
جو والدہ شبیر ہے۔

جنکی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں
آیت تطہیر سے ظاہر ہے شان اہل بیت

Marfat.com

کون فاطمہ سلام اللہ علیہا

صحابہؓ نے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے سوال کیا کہ آپ نے اپنی لختِ جگر، نور نظر کا نام فاطمہ کیوں رکھا ہے؟

فرمایا اس لئے کہ:

"اِنَّمَا سَمَّیْتُ ابْنَتِیْ فَاطِمَۃَ لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی فَطَمَھَا وَذُرِّیَّتَھَا وَمُحِبِّیْھَا عَنِ النَّارِ"

(اسعاف الراغبین ص ۸۴ مطبوعہ مصر دیلمی بحوالہ

اسعاف الراغبین ص ۱۰۹ ذخائر العقبیٰ ص ۲۶ مطبوعہ مکہ بیروت)

میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ اس لئے رکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی ذرّیت اور اس کے محبین کو جہنم سے علیحدہ رکھا ہے۔

محدث کبیر علامہ الحافظ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"اَلْفَاطِمَۃُ مُشْتَقَّۃٌ مِّنَ الْفَطْمِ وَھُوَ الْقَطْعُ سُمِّیَتْ بِذٰلِکَ لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی فَطَمَھَا عَنِ النَّارِ"

(الصواعق المحرقہ ص ۱۸۸، تنویر الازھار کا ترجمہ نور الابصار ص ۴۵)

فاطمہ مشتق ہے فطم سے جس کا معنیٰ ہے قطع کرنا یعنی علیحدگی۔ سیدہ کا نام فاطمہ اس لئے رکھا گیا کہ جناب باری تعالیٰ نے آپ کو دوزخ کی آگ سے علیحدہ رکھا ہے۔

کون فاطمہ سلام اللہ علیہا

جن کا لقب ہے بتولؑ

اور بتول کے معنی ہیں کسی چیز کا دوسری چیز سے کٹ جانا، علیحدہ ہو جانا اور منفرد ہونا، بے مثال ہونا۔

اور عورتوں والی آلائش سے پاک ہونا۔

Marfat.com

لغت کی مشہور کتاب ''المنجد'' میں ہے کہ بتول کا معنی ہے۔
''اِنْقَطَعَ عَنِ الدُّنْیَا اِلَی اللّٰہِ'' (المنجد ص ۲۷ مطبوعہ دہلی)
''دنیا سے کٹ کر اللہ سے تعلق جوڑنا''
سیدہ کا لقب بتول اسی لئے ہے کہ آپ اس خصوصیت سے بدرجہ اتم متصف ہیں۔

علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:
''لِانْقِطَاعِهَا عَنْ نِسَآءِ زَمَانِهَا فَضْلاً وَّدِیْنًا وَحَسَبًا''
(الشرف المؤبد لآل محمد ص ۱۷۵)
آپ اپنے زمانے کی تمام عورتوں سے فضائل' دین اور حسب ونسب کے اعتبار سے ممتاز اور منفرد تھیں۔
''سُمِّیَتْ بَتُوْلاً لِاَنَّهَا بَتَلَتْ عَنِ النَّظِیْرِ'' (فضائل الخمہ ص ۱۵۶)
''آپ کا نام بتول اس لئے رکھا گیا کہ آپ اپنی مثال نہیں رکھتیں۔''
علامہ مومن شبلنجی لکھتے ہیں کہ:
''اَلْبَتُوْلُ الَّتِیْ لَمْ تَرٰی قَطُّ اَیْ لَمْ تَحِضْ'' (نورالابصار ص ۱۱۹)
''بتول اسے کہتے ہیں جو عورتوں کی آلائشوں سے پاک ہو۔''
حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:
''قَبَلَتْ فَاطِمَةُ بِالْحَسَنِ فَلَمْ اَرٰی لَهَا دَمًّا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَمْ اَرٰی اَلْفَاطِمَةَ دَمًّا فِی الْحَیْضِ وَالنِّفَاسِ فَقَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ابْنَتِیْ طَاهِرَةٌ وَّمُطَهَّرَةٌ'' (الشرف المؤبد لآل محمد ص ۴۷' اسعاف الراغبین ص ۱۷۲)
سیدہ کے ہاں فرزند ارجمند حضرت امام حسن علیہ السلام پیدا ہوئے تو میں نے کسی قسم کا کوئی خون نہ دیکھا تو میں نے اس کا ذکر نبی کریم علیہ السلام سے کیا۔ حضور

Marfat.com

نے فرمایا اے اسماء کیا تو نہیں جانتی میری بیٹی طاہرہ و مطہرہ ہے۔

حضرت اسماء فرماتی ہیں۔ میں نے دیکھا۔

ادھر حضرت حسنؓ کی ولادت ہوئی۔

ادھر ایک ساعت کے بعد آپ پاک ہوئیں' آپ کی کوئی نماز فوت نہ ہوئی۔

(الشرف المو بدلآل محمد ص ۱۷۵' ص ۱۷۴)

"اِنَّ ابْنَتِیْ فَاطِمَةُ حُوْرَاءُ آدَمِیَّةٌ لَمْ تَحِضْ وَلَمْ تَطْمُثْ"

(الصواعق المحرقہ ص ۱۵۷ الامن والعلی ص ۲۴۱' الشرف المو بد ص ۴۷'
فرائد السمطین جلد ثانی ص ۴۸)

''بے شک میری بیٹی انسانی شکل میں حور ہے اور حیض و نفاس وغیرہ سے
پاک ہے۔''

"اِنَّ فَاطِمَةَ خُلِقَتْ حُوْرِیًّا فِیْ صُوْرَةِ الْاِنْسِیَّةِ" (جواہر البحار جلد نمبر ۳ ص ۱۲)

''بے شک فاطمہ ایک حور ہے جسے انسانی شکل میں تخلیق کیا گیا ہے۔''

بتول دو ہیں مریمؑ اور زہراؑ

حضرات گرامی!

بتول حضرت مریمؑ بھی ہیں اور حضرت فاطمہؓ بھی۔

مگر حضرت مریم کا بتول ہونا کمال نہیں کیونکہ ان کا شوہر ہی نہیں۔ کمال تو سیدہ پاک کا ہے کہ بتول بھی ہیں اور شوہر بھی رکھتی ہیں' مجدد الشعراء حضرت صائم چشتیؒ نے کیا خوب فرمایا کہ:

جس دے پتر حسنین جیے لال ہوون
تے سرتاج جس دا مولا علی ہووے
کیہڑی عورت اے وچ کونین جس نے
زہرا وانگ پائی شان جلی ہووے

Marfat.com

اوھدی دیاں تے دیاں مثال کیوں!
جو محمدؐ دی گود وچ پل ہووے

تلاوت کردہ حدیث پاک

محترم حضرات!

میں نے آپ کے سامنے ایک حدیث پاک تلاوت کی ہے۔ سرکار دو عالم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"اَحَبُّ اَھْلِی اِلَیَّ فَاطِمَۃُ" (الشرف المؤبد لآل محمد ص ۷۲)

"مجھے تمام اہل بیت میں سب سے زیادہ محبت فاطمہؓ سے ہے۔"

جامع الترمذی میں اس کی مؤید ایک حدیث پاک میں بریدہ اپنے باپ سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے کہا:

"کَانَ اَحَبُّ النِّسَآءِ اِلٰی رَسُوْلِ اللہِ فَاطِمَۃُ"

(جامع الترمذی جلد ثانی ص ۲۲۷)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب فاطمہؓ تھیں۔"

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمان

حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ جبکہ ان سے سوال کیا گیا کہ حضور علیہ السلام کو سب سے زیادہ محبوب کون تھا۔ تو فرمایا:

"فَاطِمَۃُ وَقِیْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُھَا"

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۷۰)

"فاطمہؓ اور پھر پوچھا گیا مردوں سے تو فرمایا فاطمہؓ کے شوہر علیؓ"

حضرات گرامی!

ذرا توجہ فرمایئے!

ساری کائنات محبت کرتی ہے اللہ سے۔

Marfat.com

"وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ" (القرآن)

اللہ محبت فرماتا ہے اپنے محبوبؐ سے۔

"أَلَا وَأَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ" (الحدیث)

اور حضور محبت فرماتے ہیں فاطمہ سے

شبیہ رسولؐ

سامعین محترم!

محبت کی کئی وجوہات ہوتی ہیں۔

ایک مرید کو کسی شخص میں اپنے مرشد کی ایک جھلک نظر آ جائے تو وہ اسے محبوب ہو جاتا ہے۔

ایک استاد کو کوئی شاگرد اپنی کسی ہدایت پر عمل پیرا نظر آئے تو وہ اس سے محبت کرنے لگتا ہے۔

ایک باپ کو اگر اپنی اولاد میں سے کوئی اپنی طرح کا نظر آ جائے تو وہ اسے پیارا ہو جاتا ہے۔

حضور علیہ السلام کو اپنی بیٹی سے اسی لئے ہی محبت تھی کہ حضرت سیدہ صورت وسیرت میں باپ کا مکمل عکس جمیل تھیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی فرماتی ہیں کہ:

"مَا رَأَيْتُ اَشْبَهَ سَمْتًا وَدَلًّا هَدْيًا (وَفِىْ رِوَايَةٍ) كَلَامًا وَحَدِيْثًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ قِيَامِهَا وَقُعُوْدِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

(المستدرک للحاکم جلد نمبر ۳ ص ۱۴۰ جامع الترمذی جلد ثانی ص ۲۲۷)

میں نے چلنے پھرنے، اٹھنے بیٹھنے، حسن اخلاق اور گفتگو میں کسی کو سرکار کے مشابہ حضرت فاطمہؓ سے زیادہ نہیں دیکھا۔

Marfat.com

اسی لئے سرکارِ دو عالم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِّنِّیْ" (بخاری شریف جلد اول ص ۵۲۶)

فاطمہؓ میرے جسد اطہر کا ٹکڑا ہے۔

ذکر زہراؓ ذکر رسولؐ ہے

حضرات گرامی!

ان احادیث سے پتہ چلا کہ

سیدہ کا ذکر	حضورؐ کا ذکر
سیدہ سے محبت	حضورؐ سے محبت

کیونکہ سیدہ وہ ہیں کہ:

جن کی تنویر	تنویر مصطفےٰؐ
جن کی تشہیر	تشہیر مصطفےٰؐ
جن کی تصویر	تصویر مصطفےٰؐ
جن کی تاثیر	تاثیر مصطفےٰؐ
جن کی تقریر	تقریر مصطفےٰؐ
جن کی تحریر	تحریر مصطفےٰؐ
جن کی توقیر	توقیر مصطفےٰؐ

اور سیدہ وہ ہیں کہ:

جن کا کمال	کمال رسولؐ
جن کا جمال	جمال رسولؐ
جن کا خیال	خیال رسولؐ
جن کا وصال	وصال رسولؐ
بلکہ جو ہو ہی	آل رسولؐ

Marfat.com

کسی عاشق نے کیا خوب فرمایا کہ:

ذکر زہراؑ سے شرافت کا شعور آتا ہے
اسم زہراؑ سے محمدؐ کا سرور آتا ہے
جس کے بابا کے سپاروں پہ شجر پلتا ہے
جس کے بابا کے اشاروں پر قمر چلتا ہے
جس کے بابا کی اطاعت کا صلہ ملتا ہے
جس کے بابا کے توسط سے خدا ملتا ہے
جس کا سرتاج ولایت کے خزانے بانٹے
جس کا فرزند شہادت کے ترانے بانٹے
جس کے بیٹوں کیلئے سجدوں میں طول آجائے
جس کے بیٹوں کی سواری میں رسولؐ آجائے

چکیاں پیس کے حسنینؑ کو پالا جس نے
کر دیا شان امامت کو دوبالا جس نے
فاطمہؑ دین پیغمبر کو قدم دیتی ہے!
فاطمہؑ شاہ شہیداں کو جنم دیتی ہے
عزم زینت کی بلندی میں بھی ماں شامل ہے
خطبہ شام میں زہراؑ کی زباں شامل ہے
بیٹیو بہنو! شرافت کی فضا اچھی ہے
اوڑھ لو تم بھی یہ زہراؑ کی ردا اچھی ہے
جو بھی زہراؑ کے اصولوں پہ چلے گی سن لے
باغ فردوس کے پھولوں پہ چلے گی سن لے

Marfat.com

فصاحت و بلاغت

عرب کی فصاحت و بلاغت کو کون تسلیم نہیں کرتا؟

مگر جناب سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی فصاحت و بلاغت نے عرب کی فصحاء بلغاء کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی فرماتے ہیں کہ:

؎ تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحاء عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں!

حضورؐ کی مشابہت

یہی فصاحت و بلاغت اور یہی لہجہ سرکار فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا تھا جسے سیدہ عائشہ ام المومنین نے بیان فرمایا ہے کہ:

”مَا رَأَیْتُ اَحَدًا کَانَ اَصْدَقُ لَهْجَةً مِنْ “فَاطِمَةَ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ الَّذِیْ وَلَدَهَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ“

(الاستیعاب جلد نمبر ۲ ص ۷۷۲)

”میں نے سیدہ فاطمہؑ سے بڑھ کر کسی کو فصیح و بلیغ نہ دیکھا اور ایسا کیوں نہ ہوتا کہ وہ جناب رسالت مآب علیہ السلام کی لخت جگر تھیں۔“

معیار مشترک

حضرات گرامی!

اسی طرح ایک موقع پر جناب نبی کریمؐ نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق انہی خیالات کا اظہار فرمایا:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ تمام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے حضرت زینب بنت جحش ہی میرا مقابلہ کیا کرتی تھیں۔ بیبیوں نے ان کو اپنا سفیر بنا کر حضورؐ کی خدمت میں بھیجا کہ (وہ جا کر عرض

Marfat.com

کریں کہ آپ صحابہ کرامؓ کو حکم فرمائیں۔ وہ صرف حضرت عائشہؓ کی باری میں ہدیے نہ بھیجا کریں بلکہ حضورؐ جس زوجہ کے پاس ہوں وہیں بھیجا کریں)

انہوںؓ نے بڑی دلیری سے آکر کہ تقریر کی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چپ چاپ ان کی باتیں سنتی رہیں اور کنکھیوں سے آپ کی طرف دیکھتی رہیں جب حضرت زینب خاموش ہوئیں تو حضور علیہ السلام کی مرضی پا کر کھڑی ہوئیں اور ایسی مسکت اور مدلل گفتگو فرمائی کہ حضرت زینب لاجواب ہو کر رہ گئیں۔

نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے مسکراتے ہوئے فرمایا:

"اِنَّھَا ابْنَۃُ اَبِیْ بَکْرٍ" (مسلم شریف جلد ثانی ص ۲۸۵)

''ایسا کیوں نہ ہو یہ آخر ابوبکرؓ کی بیٹی ہے۔''

اس واقعہ سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ السلام کی طبع مبارکہ میں بھی معیار تعریف یہی تھا کہ اولادیں باپ کی وارث ہوتی ہیں۔

اہل علم فرماتے ہیں کہ:

"اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ"

''بیٹا اپنے باپ کا راز ہوا کرتا ہے۔''

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایسا کیوں نہ ہو یہ رسول اللہ کی جگر گوشہ ہیں۔

؎ شمع منیر قصر طہارت ہے فاطمہؓ
سرمایہ فروغ امامت ہے فاطمہؓ

؎ ختم رسل کا اجر رسالتؐ ہے فاطمہؓ
قرآن ہے رسولؐ تو آیت ہے فاطمہؓ
لازم تھا چونکہ نور سے پردہ بتولؓ کا
رخ پہ سمٹ کے آگیا سایہ رسولؐ کا

Marfat.com

رنگ بہار باغ رسالتؐ ہے فاطمہؑ
سر چشمہ ریاض ولایت ہے فاطمہؑ
تابندگی اوج امامت ہے فاطمہؑ
دنیا میں وجہ آیت رحمت ہے فاطمہؑ

اور کسی نے کیا خوب فرمایا:

؎ نور نگاہ چشم رسالتؐ ہے فاطمہؑ
امید گاہ حشر وقیامت ہے فاطمہؑ
روح روان پنجتن اور جان مصطفےٰؐ
آل عبا کی دوسری آیت ہے فاطمہؑ
معصومیت پہ جنکی ہے حورو ملک کو ناز
نقد ومتاع عہد نبوتؐ ہے فاطمہؑ

حضرات گرامی! اسی لئے فرمایا:

فاطمہؑ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔
محبوب خداؐ کی جگر گوشہ فاطمہ سلام اللہ علیہا۔

حضورؐ استقبال فرماتے

روایت میں منقول ہے کہ جب کبھی امام الانبیاء علیہ السلام اپنی لخت جگر کے ہاں تشریف لے جاتے تو سیدہ آپ کا استقبال فرماتے ہوئے آپ کا ہاتھ مبارک چومتیں اور جب سیدہ حضورؐ کی بارگاہ میں حاضر ہوتیں تو:

"قَامَ اِلَیْھَا فَقَبَّلَھَا وَاَجْلَسَھَا فِیْ مَجْلَسِہٖ" (جامع الترمذی' جلد ثانی ص ۲۲۷)

"حضور علیہ السلام قیام فرما ہوتے اور آپ کو بوسہ دیتے اور اپنی مسند پر بٹھاتے۔"

اور جب کبھی آپ کسی طویل سفر پر تشریف لیجاتے تو:

Marfat.com

"كَانَ اٰخِرُ النَّاسِ عَهْدًا وَاِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ كَانَ اَوَّلُ النَّاسِ بِهٖ عَهْدًا فَاطِمَةُ" (المستدرک للحاکم جلد ثالث ص ۱۵۴)

"سب سے آخر میں اور جب واپس سفر سے تشریف لاتے تو سب سے پہلے حضرت فاطمہؓ سے ملاقات فرماتے۔"

ان احادیث مبارکہ سے بخوبی واضح ہو گیا کہ کائنات کے والی علیہ السلام کو اپنی لخت جگر سے کتنی محبت تھی اور کس قدر پیار تھا۔ اسی لئے سرکارؐ نے فرمایا:

"فَاِنَّهَا بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يُرِيْبُنِيْ مَا اَرَابَهَا وَ يُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا"

(جامع الترمذی جلد ثانی ص ۲۲۷)

"بے شک وہ (فاطمہؓ) میرا ٹکڑا ہے جو چیز اسے تکلیف دے وہ مجھے تکلیف پہنچاتی ہے۔")

جو ان سے محبت کرے

بلکہ یہاں تک فرمایا کہ ان سے محبت رکھنے والا جنت میں میرا ساتھی ہے۔

"مَنْ اَحَبَّنِيْ وَاَحَبَّ هٰذَيْنِ وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا كَانَ مَعِيَ فِيْ دَرَجَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

(جامع الترمذی جلد ثانی ص ۲۱۵ الصواعق المحرقہ ص ۱۸۷)

"جو شخص مجھ سے محبت رکھے اور ان دونوں (حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ) سے اور ان کے والد اور والدہ سے محبت رکھے گا۔ وہ جنت میں میرا ساتھی ہوگا۔"

دوائے دردِ عصیاں پنجتن کے در سے ملتی ہے
زمانے میں یہی مشہور ہیں دار الشفاء والے

سیدۃ النساء

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی

Marfat.com

ہیں کہ جب نبی اکرم علیہ السلام نے سیدہ فاطمہ الزہرا کو اپنے وصال کی خبر دی تو آپ رونے لگیں اور پھر آپ کے کان میں کچھ فرمایا تو آپ ہنسنے لگیں۔ میں نے پوچھا تو آپ نے مجھے بتایا کہ حضورؐ نے یہ فرمایا تھا کہ اے میری بیٹی!

"أَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوْنِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ" (مسلم شریف' جلد ثانی ص ۲۹۱ الصواعق المحرقہ ص ۱۹۱' بخاری شریف' جلد اول ص ۵۳۲)

کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ تو تمام مومنین کی عورتوں یا "تمام امت کی عورتوں یا تمام جنتی عورتوں کی سردار ہو۔"

کیا حسن خطابت و انداز فصاحت و بلاغت ہے۔ جناب رسالت مآب کا یہ نہیں فرمایا کہ:

اے میری بیٹی تو سردار ہے بلکہ استفہام انکاری فرمایا۔

أَلَا تَرْضَيْنَ استفہام انکاری ایجاب کے معنی میں ہوا کرتا ہے۔

یعنی اے بیٹی میری جدائی میں رو رہی ہو۔ اب راضی ہو جاؤ کہ اللہ نے تمہیں جنتی عورتوں کا سردار بنا دیا ہے۔

یعنی کہ اب راضی ہو جا۔

اے اللہ تو راضی ہو جا

حضرات گرامی!

ساری کائنات کا تقاضا ہے اے مولا تو راضی ہو جا۔

نمازی۔ نماز اس لئے پڑھتے ہیں کہ ۔ مولا تو راضی ہو جا

روزے دار روزہ اس لئے رکھتے ہیں کہ مولا تو راضی ہو جا

حاجی حج اس لئے کرتے ہیں کہ مولا تو راضی ہو جا

مصائب آدم علیہ السلام کا تقاضا مولا تو راضی ہو جا

Marfat.com

طوفان نوح کا تقاضا مولا تو راضی ہو جا
نار نمرود میں خلیل کا تقاضا مولا تو راضی ہو جا
چھری کے نیچے اسماعیل ذبیح اللہ کا تقاضا مولا تو راضی ہو جا
شکم حوت میں یونس کا تقاضا مولا تو راضی ہو جا
درخت کی کھوہ میں زکریا کا تقاضا مولا تو راضی ہو جا
چاہ کنعان میں یوسف کا تقاضا مولا تو راضی ہو جا
الغرض ساری کائنات کا تقاضا مولا تو راضی ہو جا

اور

میرے مولا کا تقاضا

اے محبوب تو راضی ہو جا۔

محبوب تو راضی ہو جا

حدیث قدسی میں موجود ہے کہ

"کُلُّهُمْ يَطْلُبُوْنَ رِضَائِيْ وَأَنَا أَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّدُ" (صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ) (نزہت المجالس جلد ثانی ص ۸۸ مکتوبات خواجہ معصوم سرہندی ص ۳۷)

اے محبوب! تمام کائنات چاہتی ہے میں راضی ہو جاؤں۔

اور میں چاہتا ہوں تو راضی ہو جائے

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمدؐ

اے پیارے:

میں نے قبلہ بدلا کہ تو راضی ہو جا
میں نے سورج پلٹایا کہ تو راضی ہو جا

Marfat.com

میں نے چاند دو ٹکڑے کیا — کہ تو راضی ہو جا

میں نے درختوں کو جھکایا — کہ تو راضی ہو جا

میں نے پتھروں کو پانی پہ تیرایا — کہ تو راضی ہو جا

میں نے جانوروں سے کلمہ پڑھوایا — کہ تو راضی ہو جا

میں نے فترضیٰ کا وعدہ فرمایا — کہ تو راضی ہو جا

پتہ چلا کہ ساری کائنات جسے کہے تو راضی ہو جا۔ وہ خدا ہے اور خدا جسے کہے تو راضی ہو جا۔ وہ مصطفےٰؐ ہے۔

سامعین محترم!

ذرا توجہ فرمائیں:

آپ کے عشق کا امتحان ہے اور میرے ایمان کی معراج۔

منکرین کے سینوں پر میرا یہ جملہ بجلی بن کر گرے گا۔

یہ جملہ ساری تقریر کی جان ہے۔ غور کیجئے۔

بیٹی تو راضی ہو جا

ساری کائنات جسے کہے تو راضی ہو جا۔ وہ ہے خدا۔ جل جلالہٗ

خدا جسے فرمائے محبوب تو راضی ہو جا۔ وہ ہے مصطفےٰؐ۔ علیہ السلام

اور مصطفےٰؐ جسے فرمائیں' بیٹی تو راضی ہو جا۔

وہ ہے فاطمۃ الزہرا' علیہ السلام

''اَلَا تَرْضَیْنَ'' بیٹی کیا تو راضی نہیں۔

اب راضی ہو جا کہ تو جنتی عورتوں کی سردار بن گئی ہے۔

محدث دہلوی کا عقیدہ

حضرت شیخ محقق الشاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اسی حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

Marfat.com

"بدانکہ ایں حدیث دلالت دارد فضل فاطمہ بر تمامہ نساء
مومنات حتیٰ از مریم و آسیہ و خدیجہ و عائشہ"
(اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد چہارم ص ۶۸۴)

جان لو کہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت فاطمہؓ تمام نساء مومنات سے افضل ہیں حتیٰ کہ حضرت مریمؑ آسیہ۔ خدیجہ و عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی افضل ہیں۔

مولانا روم کا عقیدہ

مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:

؎ گفتگوئے رفت درخانہ رسولؐ
درمیاں صدیقہ وزہرا بتولؓ

رسول اللہ کا گھر تھا۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درمیان گفتگو شروع ہوگئی۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

؎ گفت اے مادر من از تو افضلم!
زانکہ من مضغات جسم مرسلم

ترجمہ: اے اماں! میں آپ سے افضل ہوں کیوں؟

دلیل اس پر یہ ہے کہ میں رسول اللہؐ کے جسم کا لوتھڑا ہوں۔

اے اماں جان!

میں پیر کی بیٹی	تو مرید کی بیٹی
میں مصطفےٰؐ کی بیٹی	تو صدیقؓ کی بیٹی
میں مطاع کی بیٹی	تو مطیع کی بیٹی

Marfat.com

میں مصدق کی بیٹی	تو مصدق کی بیٹی
میں نبی کی بیٹی	تو امتی کی بیٹی
میں محمد کی بیٹی	تو ابوبکرؓ کی بیٹی
میں رسول کی بیٹی	تو صحابیؓ کی بیٹی

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا' بیٹی! میں تجھ سے افضل ہوں۔ ذرا میری دلیل بھی سن لو۔

تیرے ابا جان نے ایک دن بڑے اچھوتے انداز سے بیان کیا تھا کہ نیک بیویاں شوہروں کے ساتھ جنت میں جائیں گی۔

بیٹی! جنت تو بھی جائے گی۔

میں بھی جاؤں مگر:

؎ من باحمد ہاشم وتو باعلی

میں جنت میں جاؤں گی	ہاتھ میرا ہوگا۔ انگلی مصطفےٰ ہوگی
تو جنت میں جائے گی	ہاتھ تیرا ہوگا انگلی مرتضےٰ کی ہوگی

؎ من باحمد باشم وتو باعلی
فرق کن در این وآں گر عاقلی!

میری پیاری چہیتی بیٹی اب تو ہی بتا کہ کون افضل ہے؟

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ سنا تو ساکت ہوگئیں حتیٰ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آپ کے سر انور کو بوسہ دیا اور فرمایا:

اے بیٹی!

"یٰلَیْتَنِیْ شَعْرَۃٌ فِیْ رَاسِکَ" (نزہت المجالس جلد ثانی ص۲۲۶)

"کاش میں تیرے سر کا بال ہوتی"

یہ دلیل افضلیت نہیں ہوسکتی

حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ یہ دلیل افضلیت کی نہیں

Marfat.com

بن سکتی کیونکہ قیامت کے روز حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور علی بھی حضور کے ساتھ ہی ہوں گے۔

ملاحظہ ہو!

''درحدیث واقع است کہ آنحضرت بافاطمہ خطاب کرو کہ
من وتو وعلی وحسن وحسین دریک مکان ویک مقام خواہیم بود۔''

(اشعۃ اللمعات جلد رابع ص ۶۸۴)

حدیث میں واقع ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خطاب فرمایا کہ ہم اور تم اور علی اور حسن اور حسین جنت میں ایک ہی مقام اور ایک ہی مکان پر رہیں گے۔

دلیل یہ ہے

حضرات گرامی!

میرے نزدیک اس سے قوی بات یہ ہے کہ جو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے فرمائی کہ:

؎ خون خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر!
ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

کسی کا خمیر کسی ملاں کے خون سے بنا
کسی کا خمیر کسی پیر کے خون سے بنا
کسی کا خمیر کسی مفسّر کے خون سے بنا
کسی کا خمیر کسی محدث کے خون سے بنا
کسی کا خمیر کسی مجدد کے خون سے بنا
کسی کا خمیر کسی غوث کے خون سے بنا
کسی کا خمیر کسی قطب کے خون سے بنا

Marfat.com

کسی کا خمیر کسی اوتاد کے خون سے بنا
کسی کا خمیر کسی ابدال کے خون سے بنا
کسی کا خمیر کسی صحابی کے خون سے بنا
کسی کا خمیر کسی نبی کے خون سے بنا
کسی کا خمیر کسی رسول کے خون سے بنا

خون خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر

مگر سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کا خمیر مصطفےٰ علیہ السلام کے خون سے بنا۔

اس خون سے بہتر کوئی خون نہیں
اس خمیر سے بہتر کوئی خمیر نہیں

یہ خون بھی پاک
یہ خمیر بھی پاک

کائنات یہاں آ کر پاک ہوتی ہے۔
مگر یہ خون اور خمیر آتا بعد میں ہے پاک پہلے ہوتا ہے۔

خدائی فیصلہ

"اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا" (پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۳۳)

"اے اہل بیت سوائے اس کے نہیں کہ اللہ ارادہ فرماتا ہے تا کہ تمہیں سے دور رکھے ہر قسم کی پلیدی کو اور تمہیں خوب ستھرا اور پاک فرما دے۔"

رسول خود پاک آل رسول بھی پاک

ان کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں!
آیت تطہیر سے ظاہر ہے شان اہل بیت
اور تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا!
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا!

Marfat.com

حضرت سیوطی کا فیصلہ

معلوم ہوا کہ سیدہ فاطمۃ الزہرا کائنات کی تمام عورتوں سے افضل ہیں یہی اہلسنّت وجماعت کا عقیدہ ہے۔

ابھی آپ نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ سماعت فرمایا: آیئے علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کا بھی فیصلہ سماع فرمایئے۔ وہ فرماتے ہیں کہ:

"اَصَحُّهَا اَنَّ فَاطِمَةَ اَفْضَلُ"۔ (الحاوی للفتاویٰ الجزء الثانی ص۹۹)

اس میں مختلف مذاہب ہیں۔

زیادہ صحیح مسلک یہی ہے کہ بے شک حضرت فاطمہؓ افضل ہیں۔

علامہ نبہانی کا عقیدہ

حضرت علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

"اَلَّذِیْ نَخْتَارُهٗ وَنَدِیْنَ اللهُ بِهٖ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اَفْضَلُ"

(الشرف الموبد لآل محمد ص ۷۴)

"اللہ کے لئے ہمارا مختار مذہب یہ ہے کہ بیشک سیدہ فاطمہؓ بنت محمد افضل ہیں۔"

علامہ سبکی بدر زرکشی، تقی مقریزی کا عقیدہ

ان تینوں بزرگوں کا فیصلہ یہ ہے کہ جو علامہ نبہانی نے نقل فرمایا:

"وَصَرَّحَ بِاَفْضَلِیَّتِهَا عَلٰی سَآئِرِ النِّسَآءِ حَتّٰی السَّیِّدَةَ مَرْیَمَ کَثِیْرٌ مِّنَ الْعُلَمَآءِ الْمُحَقِّقُوْنَ مِنْهُمُ التَّقِیُّ وَالْجَلَالُ السُّیُوْطِیُّ وَالْبَدْرُ الزَّرْکُشِیُّ وَالتَّقِیُّ الْمِقْرِیْزِیُّ" (الشرف الموبد لآل محمد ص ۷۴)

"جنابہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کا تمام عورتوں حتیٰ کہ سیدہ مریم سے بھی افضل ہونا کثیر علماء محققین نے صراحۃً بیان کیا ہے جن میں امام

Marfat.com

سبکی۔ امام سیوطی، علامہ بدر زرکشی اور تقی الدین مقریزی شامل ہیں۔"

سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ
جانِ احمدؐ کی راحت پہ لاکھوں سلام

امام ابن ابی داؤد کا عقیدہ

"وَسُئِلَ عَنْ مِثْلِ ذٰلِكَ ابْنُ اَبِی دَاؤُدٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّیْ وَلَا اَعْدِلُ بِبِضْعَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَحَدًا" (الشرف المؤبد لآل محمد ص ۷۴)

ایسا ہی سوال ابن ابی داؤد سے کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔" لہٰذا میں کسی کو رسول اللہ علیہ السلام کے ٹکڑا کے برابر نہیں سمجھتا۔

ملا علی قاری کا عقیدہ

شارح مشکوٰۃ حضرت ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں کہ:

"فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّیْ (الحدیث) هٰذَا بِظَاهِرِهٖ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهَا اَفْضَلُ النِّسَآءِ مُطْلَقًا حَتّٰى مِنْ خَدِيْجَةَ وَعَائِشَةَ وَاٰسِيَةَ وَ مَرْيَمَ"

(مرقات شرح مشکوٰۃ ملا علی قاری بحوالہ بخاری شریف جلد اول ص ۵۳۲ حاشیہ نمبر ۲)

"فاطمہ میرا ٹکڑا ہے (الحدیث) یہ بظاہر اس پر دلالت کرتی ہے کہ بے شک حضرت فاطمہ مطلقاً تمام عورتوں سے افضل ہیں۔ حتیٰ کہ خدیجہ۔ عائشہ۔ مریم اور آسیہ علیہن السلام سے بھی۔"

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فیصلہ

"وَرَوَى الطَّبْرَانِیْ بِاَسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مَا رَأَيْتُ اَحَدًا قَطُّ اَفْضَلَ مِنْ فَاطِمَةَ غَيْرَ اَبِيْهَا" (الشرف المؤبد لآل محمد ص ۷۲)

Marfat.com

طبرانی نے بخاری مسلم کی شرط پر صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا کہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کو فاطمہؓ سے افضل نہیں دیکھا۔

ایسا کیوں نہ ہو؟

حضرات گرامی! ایسا کیوں نہ ہو؟

☆ اس کائنات میں اگر کوئی باپ کی طرف سے افضل ہے تو' سیدہ فاطمہؓ۔

☆ اس کائنات میں اگر کوئی شوہر کی طرف سے افضل ہے تو' سیدہ فاطمہ۔

☆ اس کائنات میں اگر کوئی بیٹیوں کی طرف سے افضل ہے تو' سیدہ فاطمہؓ۔

☆ اس کائنات میں اگر کوئی اپنی ذات کی طرف سے افضل ہے تو' سیدہ فاطمہؓ۔

تو پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ان کی افضلیت کیوں نہ بیان فرمائیں۔

کوئی باپ کی طرف سے افضل ہے مگر شوہر کی طرف سے نہیں؟

کوئی شوہر کی طرف سے افضل ہے مگر بیٹوں کی طرف سے نہیں؟

کوئی شوہر باپ بیٹوں کی طرف سے افضل ہے۔

مگر خود سیدۃ النساء اہل الجنت نہیں؟

کیہڑی عورت اے وچ کونین جس نے!
زہراؓ وانگ پائی شان جلی ہووے
جس دے پتر حسنینؓ جئے لال ہوون
تے سرتاج جس دا مولا علیؓ ہووے
کیہڑی شہنشاہ زادی اے گھر جس دے
کئی کئی روز تک اگ نہ بلی ہووے
اوہدی صائم میں دیواں مثال کیویں
جو محمدؐ دی گود وچہ پلی ہووے

Marfat.com

حضرات محترم!

"اَلَا تَرْضَیْنَ" بیٹی تو راضی ہو جا۔

یہ ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنی حبیبؐ سے فرمایا:

"اَمَا یُرْضِیْكَ یَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا یُصَلِّیْ عَلَیْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْهِ عَشْرًا وَلَا یُسَلِّمُ عَلَیْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْهِ عَشْرًا" (نسائی جلد اول ص ۱۹۱)

"اے محبوب! کیا یہ بات آپ کو راضی نہیں کرتی کہ آپ کی امت کا کوئی فرد آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھے تو میں دس مرتبہ اس پر رحمت بھیجوں اور آپ کی امت کا کوئی ایک فرد ایک مرتبہ آپ پر سلام پڑھے تو میں دس مرتبہ اس پر سلام پڑھوں۔

اے محبوبؐ راضی ہو جائیے

حضرات گرامی!

مطلب یہ ہے کہ آقائے دو عالم علیہ السلام امت کی طرف سے غمگین ہوئے تو اس غم کو دور کرنے کیلئے تسلی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اے محبوبؐ غمگین نہ ہوں بلکہ راضی ہو جائیے آپ کا جو امتی یہ کام کرے گا۔ میں اسے اتنا زیادہ اجر عطا کروں گا پس آپ خوش ہو جائیے۔

اے بیٹی راضی ہو جائیے

بالکل اسی طرح جب سیدہ پاک حضورؐ کی رحلت کی وجہ سے رو پڑیں تو فرمایا: بیٹی غم نہ کر راضی ہو جا تجھے جنتی عورتوں کی سردار بنایا گیا ہے خوش ہو جا۔

جس طرح خدا کو اپنے محبوبؐ کی غمی برداشت نہیں۔

اسی طرح حضور علیہ السلام کو اپنی شہزادی کی غمی برداشت نہیں۔

کیونکہ!

Marfat.com

خدا کو محبت ہے مصطفیٰ سے

اور مصطفیٰ کو محبت ہے فاطمۃ الزہرا سے

فرمایا: ''اَحَبُّ اَھلِی اِلَیَّ فَاطِمَۃُ''

مجھے اپنے اہل بیت میں سب سے زیادہ پیار فاطمہ سے ہے۔

حضرت علیؑ کا سوال و جواب

طبرانی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرمایا کہ حضرت علی نے حضورؐ سے سوال کیا:

یارسول اللہ!

''اَیُّنَا اَحَبَّ اِلَیکَ اَنَا اَمْ فَاطِمَۃُ''

آپ کو ہم میں سے کون محبوب ہے۔ میں یا فاطمہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''فَاطِمَۃُ أَحَبُّ اِلَیَّ مِنْکَ وَاَنْتَ أَعَزُّ عَلَیَّ مِنْهَا''

(الشرف المؤبد لآل محمد ص ۲۷)

''فاطمہ مجھے تم سے زیادہ محبوب ہے اور تم مجھے اس سے زیادہ عزیز ہو۔''

دعا

گرامی حضرات!

دعا ہے کہ اللہ کریم ہمیں بھی آل رسول علیہم السلام سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین۔

حضرت سعدی فرماتے ہیں کہ:

خدایا بحق بنی فاطمہ!

کہ بر قول ایماں کنی خاتمہ

Marfat.com

اگر دعوتم رد کنی ور قبول!
من و دست و دامان آل رسولؐ ۔

میدانِ محشر میں سیدہ کی آمد

حضرات گرامی! سیدۃ النساء کی عظمت کا میدان محشر میں پتہ چلے گا جب کہ ایک منادی ندا کرے گا۔

"یَا اَھْلَ الْمَحْشَرِ غُضُّوا اَبْصَارَکُمْ وَنَکِّسُوْا رُؤُسَکُم حَتّٰی تَمُرَّ فَاطِمَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ عَلَی الصِّرَاطِ"

(الصواعق المحرقہ ص ۱۹۰ الشرف المؤبد ص)

اے اہل محشر اپنی آنکھیں بند کیجئے' سر جھکا لیجئے' حتیٰ کہ فاطمہؑ بنت محمد گزر جائے' پل صراط سے عورتیں عرض کریں گی۔

مولا! ہم تو عورتیں ہیں' کیا ہم بھی آنکھیں بند کر لیں' آواز آئے گی تم بھی آنکھیں بند کرلو۔ صاحب روضۃ الشہداء حضرت ملا معین کاشفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:

علماء کہتے ہیں عورتوں کا نگاہیں نیچی کرنا نامحرم ہونے کی وجہ سے نہ ہوگا بلکہ ان کی آنکھیں خیرہ اور پریشان ہو جانے کی وجہ سے ہوگا۔

(روضۃ الشہداء اردو ص ۱۳۷ جلد اول)

سیدۃ النساء العالمین حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا عرصہ محشر میں اس شان سے تشریف لائیں گی کہ کسی بھی شخص میں ان کو دیکھنے کی طاقت نہیں ہوگی۔

آپ کے دائیں شانہ مبارک پر حضرت امام حسن علیہ السلام کا زہر آلود خرقہ اور بائیں شانہ مبارک پر حضرت امام حسین علیہ السلام کا خون میں ڈوبا ہوا پیرھن ہوگا۔

سیدنا حضرت علی علیہ السلام کی خون میں ڈوبی ہوئی دستار مبارک آپ کے ہاتھ میں ہوگی اور آپ عرش الٰہی کی طرف رخ کر کے اس درد کے ساتھ فریاد کریں گی کہ ملائکہ تڑپ کر نالہ وفغاں کرنے لگیں گے۔

Marfat.com

انبیاء کرام اپنی کرسیاں چھوڑ کر کھڑے ہو جائیں گے۔

جنت کی حوریں رونا شروع کر دیں گی۔

جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا وَ اَبِیہا عرش کے پائے پر ہاتھ مار کر عرض کریں گی۔ الٰہی میری دادرسی فرما اور میری فریاد کو پہنچ۔

جبرئیلؑ بارگاہ رسالتؐ میں

حضرت جبرائیل علیہ السلام نالہ وفریاد کرتے ہوئے سید عالم حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے۔

سیدہ فاطمہ خرقہ زہر آلود اور جامہ خون آلود لے کر عرش کے نیچے تشریف لے آئی ہیں۔

عنقریب دریائے قہر خداوندی موجزن ہو جائے گا

اگر آپ تشریف نہ لے گئے تو عظیم خطرہ ہے

حضور بیٹی کے پاس

حضور سید عالم علیہ السلام منبر شریف سے نیچے اتر کر عرض اعظم کے نیچے تشریف لے آئیں گے اور کہیں گے۔

اے فاطمہؓ! اے میری آنکھوں کی روشنی اور میری پسندیدہ بیٹی۔

اے باپ کی پیاری آج کا دن لوگوں کی فریاد کو پہنچنے کا ہے نا کہ فریاد کرنے کا۔ اور یہ دن نوازنے کا ہے نا کہ پگھلا دینے کا۔

یہ دن برداشت کرنے کا ہے نا کہ بھول جانے کا۔

میں مظلوموں کی شفاعت کرتا ہوں تو ظالموں کی شناعت کر۔

امت کی مغفرت

جناب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا عرض کریں گی۔

ابا جان کیا کروں جب میں حسینؓ کا خون آلود پیرہن دیکھتی ہوں تو میرا جگر

Marfat.com

جل جاتا ہے۔

جب میں حسنؑ کی زہر آلود عبا دیکھتی ہوں تو میرا دل کباب ہو جاتا ہے۔ سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے۔

اے جان پدر حسینؑ کی خون میں ڈوبی ہوئی قبا اٹھا کر بارگاہ خداوندی میں عرض کر بار الہا حسینؑ کے ناحق بہائے گئے خون کے صدقے سے ہر اس شخص کی مغفرت فرما دے جو میرے بیٹوں سے محبت رکھتا ہے اور اس نے اپنے دل کی کھیتی میں ان کی دوستی کی فصل کاشت کر رکھی تھی۔ اور وہ ان کے ساتھ ہونے والے واقعات سے غمزدہ رہا ہے اور ان کی مصیبت پر رویا ہے اس کا گناہ مجھے بخش دے۔

اے جان پدر!

آ میزان کے پاس چلیں جہاں ہزاروں فقیر و مفلس اور بے کس گنہگار اپنے دلوں کو ہمارے ساتھ باندھے ہوئے ہمارے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

آ وہاں چلیں تو خون آلود قبا ہاتھوں میں اٹھا لے میں خاک آلود زلفیں ہتھیلی پر رکھ لیتا ہوں۔ تو اپنے گھائل دل سے فریاد کر اور میں اپنے مضروب دانتوں کے ساتھ شفاعت کروں یہاں تک کہ خدائے ارحم الراحمین میری امت کے بے کسوں اور گنہگاروں پر رحم کرے۔ (روضۃ الشہداء جلد اول ص ۱۳۷، ص ۱۳۸، ص ۱۳۹)

حضرات گرامی!

اس نفسانفسی کے ماحول میں پھر

؎ پایہ پکڑ کے عرش کا زہراؑ نے یوں کہا
مولا تیرے بندوں نے ذبح میرا پسر کیا!

آواز آئے گی۔

میرے محبوب کی شہزادی کیا چاہتی ہے۔

مانگ آج جو مانگے میں عطا کروں گا۔

Marfat.com

تو پھر کیا مانگیں گی۔

امت کو میرے باپ کی تو بخشش دے خدا
سمجھوں گی مجھ کو مل گیا بدلہ حسینؑ کا

ایک پنجابی شاعر نے یوں منظر کشی کی کہ:

فاطمہؑ رو کے عرض سناوے اے بے پرواہ خدایا
اس امت کے بدلے کربل اندر میں سب کنبہ کہایا
اجے وی امت دوزخ جاوے ہور میرے وس ناہیں
رووّاں گی میں تے بچڑے میرے جد تک بخشیں ناہیں

عرش پر سیدہ کا بے مثال نکاح

حضرات گرامی!

علامہ ابن حجر مکی لکھتے ہیں کہ جب سیدہ کا نکاح آسمانوں پر خداوند قدوس نے فرمایا تو چالیس ہزار فرشتہ اس کا گواہ تھا۔

آدم علیہ السلام نکاح خوان تھے۔

جنت حق مہر تھا۔

حوروں کی تقریب تھی۔

خاوند علیؑ تھا

اللہ ولی تھا۔

نبی کی شہزادی کے نکاح کا ولی خود اللہ تعالیٰ کی ذات تھی اور جب نکاح ہوا تو اللہ نے رضوان جنت کو ارشاد فرمایا کہ ذرا شجر طوبیٰ کو ہلاؤ۔

اس نے درخت طوبیٰ کو ہلایا ہے تو اس نے میرے اہل بیت کے محبوں کی تعداد کے مطابق وثیقے اٹھالئے ہیں اور ان کے نیچے اس نے نوری فرشتے پیدا کئے ہیں۔ ہر فرشتہ کو ایک وثیقہ دیا ہے۔ جب قیامت اپنے اہل پر قائم ہو جائے گی تو فرشتے

Marfat.com

مخلوق میں آواز دیں گے اور اہل بیت کے محب کی طرف وثیقہ پھینکیں گے جس میں اس کے آگ سے آزادی پانے کا ذکر ہوگا۔

پس میرا بھائی اور چچا کا بیٹا اور میری بیٹی میری امت کے مردوں اور عورتوں کی آگ سے گردنیں چھڑانے والے بن جائیں گے۔

(الصواعق المحرقہ ص ۱۷۳)

"وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ"

Marfat.com

تیسرا خطبہ

غزوۂ بدر

محمدؐ ہے متاعِ عالم ایجاد سے پیارا
پدر، مادر، برادر، جان مال اولاد سے پیارا

Marfat.com

خطبہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمِ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ۔

درود شریف:۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

حضرات گرامی!

ہمارے اذہان میں جب جہاد کا تصور آتا ہے تو ہمارے خیالات کا مرکز وہ میدان ہوتا ہے جس میں خون کی ندیاں بہہ رہی ہوں۔

دو فوجیں آپس میں برسرِ پیکار ہوں۔

آمنے سامنے ایک دوسرے سے متقاتلہ و مقابلہ ہو رہا ہو۔

تلواریں گردنیں اڑا رہی ہوں۔

نیزے سینے چھلنی کر رہے ہوں۔

برچھے کمروں میں پیوست ہو رہے ہوں۔

جسم کے تمام اعضاء جسم سے علیحدہ ہو کر میدان کارزار میں بکھرے ہوئے

Marfat.com

ہوں۔

ہمارے ہاں جہاد کا تصور یہ ہے اور کسی حد تک مسلمانوں ک جنگوں کا نقشہ بھی یونہی ہوتا ہے۔

مگر یہ جہاد اصغر ہے۔

جہاد افضل و جہاد اکبر

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ رسالت مآب علیہ السلام میں حاضر ہوا۔

اور عرض کیا یا رسول اللہ!

"اَیُّ النَّاسُ اَفْضَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنٌ یُّجَاہِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ" (بخاری شریف' جلد اول ص ۳۹۱)

کون سے لوگ افضل ہیں؟

فرمایا: نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے کہ وہ مومن جو اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔

یعنی اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرتے ہیں' یہ جہاد افضل و اکبر ہے یعنی حق کی راہ میں عیش و آرام' اہل و عیال اور جان و مال ہر چیز کو قربان کر دینا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"وَمَنْ جَاھَدَ فَاِنَّمَا یُجَاھِدُ لِنَفْسِہٖ" (پ سورۃ العنکبوت آیت نمبر ۶)

"اور جو کوئی جہاد کرتا ہے وہ اپنے نفس ہی کیلئے جہاد کرتا ہے۔"

ترمذی۔ طبرانی۔ حاکم اور صحیح ابن حبان میں ہے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا:

اے صحابہ کرام!

"اَلْمُجَاھِدُ مَنْ جَاھَدَ نَفْسَہٗ" (کتاب الایمان جلد نمبر ۱ ص ۳۹)

Marfat.com

''مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے۔''

ایک مرتبہ آپ نے صحابہؓ سے پوچھا کہ تم کس کو پہلوان کہتے ہو۔

عرض کیا جس کو لوگ پچھاڑ نہ سکیں۔ فرمایا:

''وَلٰكِنَّهُ الَّذِىْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ'' (مسلم شریف' جلد ثانی ص ۳۲۶)

''پہلوان وہ ہے جو غصہ میں اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔''

حضرت علیؓ

حضرت مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت مولا علی علیہ السلام اور ایک کافر (جو بعد میں مسلمان ہوگیا) کے درمیان ایک جنگ میں مقابلہ ہو رہا تھا۔

حضرت علیؑ نے اس کو پچھاڑا اور اس کے سینے پر بیٹھ کر ارادہ فرمایا کہ اس کی گردن اڑا دوں تو اس نے آپ کے منہ پر تھوک دیا۔

؎ از خدد انداخت بر روئے علیؑ
افتخار ہر نبی و ہر ولی

ترجمہ: ''اُس نے حضرت علی پاک کے منہ پر تھوک دیا۔ (وہ علی) جس پر ہر نبی و ہر ولی کو فخر ہے''۔

؎ دَر زماں انداخت شمشیر آں علیؑ
کرد اُو اندر غزائش کاھلی

''ترجمہ: آپ نے فوراً تلوار ہاتھ سے ڈال دی اور اس کے ساتھ مقابلہ سے دستبردار ہو گئے۔''

آپ نے اپنی تلوار نیام میں ڈال دی اور اسے مارنے کا ارادہ ترک کر دیا۔ مولا علی کے اس بے موقع معاف فرمانے اور رحم کرنے سے وہ کافر حیران و ششدرہ رہ گیا اور عرض کرنے لگا۔ آپ نے مجھ پر قادر ہوتے ہوئے کیوں چھوڑ دیا۔

Marfat.com

؎ راز بکشا اے علیؓ مرتضےؓ

اے پس سوء القضا حسن القضا

ترجمہ: حضور یہ راز کھول دیجئے۔ اے میری بدبختی کو خوش بختی میں بدلنے والے۔"

آپ نے فرمایا:

؎ گفت من تیغ از پئے حق میزنم

بندہ حقم نہ مامور تنم!

"ترجمہ: میں اللہ کیلئے تلوار چلاتا ہوں۔ میں بندہ حق ہوں نہ کہ بندہ نفس۔"

خدائی فوج

حضرات گرامی!

اللہ تعالیٰ نے حضرات صحابہؓ کے اس جہاد کو بڑے احسن انداز میں بیان فرماتے ہو قرآن کریم میں اس کا ذکر فرمایا:

"لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ" (پ ۲۸ سورۃ المجادلہ آیت نمبر ۲۲)

"تو ایسی قوم نہیں پائے گا جو ایمان رکھتی ہو۔ اللہ اور قیامت پر (پھر) وہ محبت کرے ان سے جو مخالفت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی خواہ وہ (مخالفین) ان کے باپ ہوں یا فرزند ہوں یا ان کے بھائی ہوں یا

Marfat.com

ان کے کنبہ والے لوگ ہوں' یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے ایمان کو نقش کر دیا ہے اور انہیں اپنے فیض خاص سے تقویت بخشی ہے اور داخل کرے گا۔ انہیں باغوں میں رواں ہیں جن کے نیچے نہریں وہ ہمیشہ رہیں گے ان میں اللہ تعالیٰ راضی ہو گیا۔ ان سے اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ یہی لوگ اللہ کی فوج ہیں' سن لو اللہ تعالیٰ کی فوج ہی دونوں جہانوں میں کامیاب و کامران ہے۔''

صحابہ کرامؓ کا جذبہ جہاد

گرامی حضرات!

یہی تو وہ نفوس قدسیہ تھے جن سے حضور علیہ السلام نے جب جنگ بدر کیلئے مشورہ فرمایا تو ان مجاہدین اسلام کی رگوں میں خون جوش مارنے لگا اور عرض کیا۔

آقا آپ نے حکم کیوں نہ فرما دیا۔

مشورہ کیوں فرمایا۔

فرمایا: میرے سامنے قوم موسیٰ کا موسیٰ علیہ السلام کو جواب دینا موجود تھا جب کہ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جہاد کیلئے آ ؤ تو انہوں نے جواب دیا:

''فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ''

(پ ۶ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۲۴)

''جایئے آپ اور آپ کا رب دونوں جہاد کیجئے ہم تو یہیں بیٹھنے والے ہیں۔''

یعنی کہ اگر کوئی:

کھانے پینے کی بات ہے تو ہم حاضر ہیں

حلوے اور جلوے کی بات ہے تو ہم حاضر ہیں

اگر جہاد کی بات ہے تو آپ اور آپ کا رب کافی ہے۔

Marfat.com

ہم یہ تکلیف نہیں کر سکتے اور اپنی جگہ بیٹھے ہوئے ہیں۔

حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور عرض کیا:

یارسول علیک السلام:

"لَا نَقُوْلُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا وَلٰكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ"

(بخاری شریف جلد ثانی ص ۵۶۴)

"ہم قوم موسیٰ کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ آپ اور آپ کا رب جہاد کریں بلکہ ہم آپ کے دائیں بائیں آگے اور پیچھے لڑیں گے۔"

تعالیٰ اللہ یہ شیوہ ہی نہیں ہے باوفاؤں کا!
پیا ہے دودھ ہم لوگوں نے غیرت والی ماؤں کا
نبی کا حکم ہو تو پھاند جائیں ہم سمندر میں
جہاں کو محو کردیں نعرہ اللہ اکبر میں
ہمیں ہرگز نہیں ہے قوم موسیٰ سے کوئی نسبت
بحمد اللہ کہ ہم ہیں صاحب لولاک کی امت
ہمارا سر ہے حاضر خواہ یہ کٹ جائے یا رہ جائے
سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے
محمدؐ ہے متاع عالم ایجاد سے پیارا
پدر مادر جان مال اولاد سے پیارا

تم کامیاب رہو گے

حضرات گرامی!

ایمان مضبوط ہو جذبہ کامل ہو۔

تو ایک دس پر، دس سو پر اور سو ہزار پر بھاری ہوا کرتے ہیں۔

Marfat.com

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اَنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ یَغْلِبُوْا مِأَتَیْنِ وَاِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ مِاَۃٌ یَّغْلِبُوْا اَلْفًا مِّنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا'' (پ۱۰ سورۃ الانفال آیت نمبر ۶۵)

''اگر تم میں سے ہوں بیس آدمی صبر کرنے والے تو وہ غالب آئیں گے دوسو پر اور اگر ہوئے تم میں سو آدمی (صبر کرنے والے) تو غالب آئیں گے ہزار کافروں پر۔''

اگر تم سو ہو تو

''فَاِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ مِاَۃٌ صَابِرَۃٌ یَّغْلِبُوْا مِأَتَیْنِ وَاِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ اَلْفٌ یَّغْلِبُوْا اَلْفَیْنِ بِاِذْنِ اللّٰہِ'' (پ۱۰ سورۃ الانفال آیت نمبر ۶۶)

''تو اگر ہوئے تم میں سے سو آدمی صبر کرنے والے تو غالب آئیں گے دوسو پر اور اگر ہوئے تم میں سے ایک ہزار (صابر) تو وہ دو ہزار پر غالب آئیں گے۔''

اگر تم سچے ہو تو

''وَلَا تَھِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ''
(پ۴ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۳۹)

''اور نہ تو ہمت ہارو اور نہ غم کرو اور تمہیں سربلند ہو گے اگر تم سچے مومن ہو۔''

ہم کیوں ذلیل خوار ہیں

حضرات گرامی!

اس کا مشاہدہ آپ کے سامنے ہے کہ بدر میں تین سو تیرہ ہزاروں پر غالب رہے۔ سوال یہ ہے کہ آج ہماری کثرت ہے اس کے باوجود ہم ذلیل وخوار ہو رہے ہیں؟

Marfat.com

ملاحظہ کیجئے اور سوچئے:

کشمیر میں　　کیا ہو رہا ہے؟ اور ہم غالب کیوں نہیں؟
فلسطین میں　　کیا ہو رہا ہے؟ اور ہم غالب کیوں نہیں؟
بوسنیا میں　　کیا ہو رہا ہے؟ اور ہم غالب کیوں نہیں؟
چیچنیا میں　　کیا ہو رہا ہے؟ اور ہم غالب کیوں نہیں؟

اس کی وجہ علامہ اقبال نے بیان فرمائی کہ:

؎ تم میں حوروں کا کوئی چاہنے والا نہیں!
جلوہ طور تو موجود ہے موسیٰ ہی نہیں
آج بھی ہو جو براہیم سا ایمان پیدا
آگ کر سکتی ہے انداز گلستان پیدا

اور دوسری جگہ جنگ بدر کی مثال دے کر فرماتے ہیں کہ اے میرے مسلمان!

؎ فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو!
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

جذبہ ایمان۔
عشق رسول۔
اطاعت مصطفےٰ۔
تعمیل قرآن۔

ہمارے جذبہ جہاد کی بنیادیں تھیں جو ہم میں مفقود ہوگئیں اور ہم خوار ہو گئے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ:

؎ وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہو کر!
ہم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر!
درس قرآں نہ اگر ہم نے بھلایا ہوتا
یہ زمانہ نہ زمانے نے دکھایا ہوتا

Marfat.com

اور ایک عاشق رسول اس حالت زار کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ

ان کے جو ہم غلام تھے خلق کے پیشوا رہے
ان سے پھرے جہاں پھرا آئی کمی وقار میں

لشکر کی تیاری

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ تقاریر سنیں اور جذبہ جہاد ملاحظہ فرمایا تو لشکر تشکیل دیا جس کی تعداد صرف تین سو تیرہ تھی۔

جناب حفیظ جالندھری مرحوم کہتے ہیں کہ:

نہیں تھا تین تو تیرہ کے آگے تک شماران کا
سنا ہے یہ کہ ان کے ساتھ تھا پروردگار ان کا
یہ لشکر ساری دنیا سے انوکھا تھا نرالا تھا
کہ اس لشکر کا افسر ایک کالی کملی والا تھا
نہ تیغ وتیر پر تکیہ نے خنجر پر نہ بھالے پر!
بھروسہ تھا تو اک ساری سی کالی کملی والے پر!
تھے ان کے پاس دو گھوڑے چھ زرہیں آٹھ شمشیریں
پلٹنے آئے تھے وہ لوگ دنیا بھر کی تقدیریں
جناب سرور عالم نے کی افراد کی گنتی
تھی ساری تین سو تیرہ فقط تعداد کی گنتی
کھجوریں تک میسر تھیں نہ جن کے پیٹ بھرنے کو
یہ اللہ کے مجاہد تھے چلے تھے جنگ کرنے کو

کامل مومنوں کی جماعت

حضرات گرامی!

یہی مجاہد ہیں جنہیں اللہ اپنی فوج قرار دیتا ہے اور جن کا اجر وثواب یہ ارشاد

Marfat.com

فرماتا ہے کہ:

"وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ"(پ۱۰ سورۃ الانفال آیت نمبر ۷۴)

"اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ ہجرت کی اور وہ لوگ جنہوں نے مہاجرین کو جگہ دی اور ان کی مدد کی۔ یہ سب سچے مومن ہیں ان کیلئے بخشش ہے اور عزت کی روزی۔"

قطعی جنتیوں کی جماعت

"وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ"(پ۱۱ سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱۰۰)

"اور سب سے پہلے ہجرت کرنے والے (مہاجر) اور مدد کرنے والے (انصار) اور جو ان کے پیروکار ہوئے نیکی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے تیار کر رکھے ہیں وہ باغ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

صادقین کی جماعت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ" (۲۸ سورۃ الحشر آیت نمبر ۸)

"یہ مال ان ضرورت مند مہاجرین کا ہے جو اپنے گھروں سے نکالے

Marfat.com

گئے اور مالوں سے علیحدہ کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی رضا کے خواستگار ہوتے ہوئے اللہ رسول کی مدد کرتے ہوئے یہ تمام لوگ ہی سچے ہیں۔“

مجاہدین کی عظمت وشان

”لَایَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرَ اُوْلِی الضَّرَرِ وَالْمُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجَاھِدِیْنَ بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ دَرَجَةً“

(پ۵ سورۃ النساء آیت نمبر ۹۶)

”نہیں برابر ہو سکتے (گھروں میں) بیٹھنے والے مسلمان سوائے معذوروں کے اور جہاد کرنیوالے اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے بزرگی دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو اپنے اپنے مالوں اور جانوں سے (گھروں میں) بیٹھ رہنے والوں پر درجہ میں“

وعدہ حسنیٰ

”وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی“ (پ۵ سورۃ النساء آیت نمبر ۹۶)

”اور سب سے وعدہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا۔“

اجر عظیم

”وَفَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجَاھِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً وَّکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا“

(پ۵ سورۃ النساء آیت نمبر ۹۶)

”فضیلت دی ہے اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھنے والوں پر اجر عظیم سے (ان کیلئے) بلند درجے ہیں اللہ (کی جانب) سے اور (نوید) بخشش ورحمت کی ہے اور اللہ تعالیٰ سارے گناہ بخشنے والا ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔“

Marfat.com

جو چاہیں کریں

اصحاب بدر کیلئے خصوصاً فرمایا گیا۔

"اِعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ قَدْغَفَرْتُ لَکُمْ"

(ابوداؤد شریف بحوالہ تکمیل الایمان ص ۱۷۱ اردو)

"جو چاہو عمل کرو ہم نے تمہیں بخش دیا ہے۔"

"لَنْ یَّدْخُلَ اللّٰہُ النَّارَ رَجُلاً شَھِدَ بَدْرًا اَوْ حُدَیْبِیَّۃَ"

(تکمیل الایمان ص ۱۷۱)

"اس شخص کو ہرگز آگ نہیں چھو سکے گی جو میدان بدر یا میدان حدیبیہ میں حاضر ہوا۔"

صحرائے بدر کی دعا

حضرات گرامی!

سرور کائنات ان مٹھی بھر اپنے عشاق کو ساتھ لے کر بدر میں تشریف لائے۔

آئے بدر میں	نہتے مسافر
آئے بدر میں	بے سروساماں مجاہد
آئے بدر میں	بھوکے اور پیاسے جانباز

تو بدر نے بارگاہ ایزدی میں عرض کی'

اے مولا! تیرے حبیب کے یہ پیاسے اور بھوکے جانباز میرے دامن میں قدم رنجہ فرماتے ہیں۔ میرے دامن کے ذرے موسم کی شدت گرمی کی وجہ سے سرخ کوئلے ہو چکے ہیں۔ ان مہمانوں کو اس صحرا میں پانی پیش نہیں کر سکا تو ہی مہربانی فرما اور بارش برسا دے۔ اے مولا!

؎ تیرے محبوب کے پیارے قدم اس خاک پر آئے
الٰہی حکم دے سورج کو اب آتش نہ برسائے

Marfat.com

اگر اب میرے دامن سے ہوائے گرم آئے گی
تو مجھ کو رحمۃ اللعالمین سے شرم آئے گی
جلیل الشان مہمانوں کا صدقہ مہربانی کر
عطا بہر وضوان کیلئے تھوڑا سا پانی کر
برائے چند ساعت ابر باراں بھیج دے یارب
بہاراں بھیج دے یارب بہاراں بھیج دے یارب

دعا کی قبولیت

اللہ تعالیٰ نے بارش برسا کر اس کی دعا قبول فرمائی اور اسے بیان فرمایا کہ:

"اِذْ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَیُنَزِّلُ عَلَیْکُمْ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَهِّرَکُمْ بِهٖ وَیُذْهِبَ عَنْکُمْ رِجْزَ الشَّیْطٰنِ وَلِیَرْبِطَ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ وَیُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامُ" (۹ سورۃ الانفال آیت نمبر ۱۱)

"یاد کرو جب اللہ نے ڈھانپ دیا تمہیں غنودگی سے تاکہ باعث تسکین ہو اس کی طرف سے اتارا تم پر آسمان سے پانی تاکہ پاک کر دے تمہیں اس سے اور دور کرے تم سے شیطان کی نجاست اور مضبوط کرے تمہارے دلوں کو اور جما دے اس سے تمہارے قدموں کو۔"

ریتلا علاقہ تھا۔

جب صحابہؓ چلتے تو پاؤں ریت میں دھنس جاتے۔

پانی پر کفار کا قبضہ تھا۔

ناچار (بغیر پانی کے) خیمے گاڑنے پڑے۔

زمین تپ رہی تھی۔

گرمی کا موسم تھا۔

ہوا سخت گرم تھی۔

Marfat.com

دعا صحرا نے مانگی دامن امید پھیلا کر
یکایک ابر باراں آسماں پر چھا گیا آ کر
نزول آب سے تسکین وراحت ہوگئی طاری!
مٹی تشنہ لبی گرد و کدورت ڈھل گئی ساری
سپاس وشکر سے لبریز تھا دل اس جماعت کا
بنا کر حوض پانی بھر لیا باران رحمت کا

زیت جم گئی۔

زمین ٹھنڈی ہوگئی۔

پیاس بجھ گئی۔

ہوا سرد ہوگئی۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حوض بنا کر پانی جمع کرلیا۔

عریشہ

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ایک علیحدہ چھت کا انتظام کیا جائے چنانچہ عریشہ تیار کیا گیا۔ جہاں اب بھی مسجد عریش موجود ہے۔ وہاں رات سرکار نے بسر فرمائی۔

دعائے محبوب

صبح نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے بڑے الحاو زاری سے دعا فرمائی کہ:

الٰہی یہ تیرے بندے ہیں تیری راہ میں حاضر!
ہوئے ہیں سربکف ہو کر شہادت گاہ میں حاضر
اگر اغیار نے ان کو جہاں سے محو کرڈالا
قیامت تک نہیں پھر کوئی تجھ کو پوجنے والا

Marfat.com

اجابت دعائے محبوب

جونہی محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ مبارک اٹھے تو اللہ نے ملائکہ کو بھیج دیا۔ اللہ فرماتا ہے۔

"وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ" (پ۴ سورۃ آل عمران آیت نمبر۱۲۳)

"اور بے شک مدد کی تھی تمہاری اللہ نے بدر میں حالانکہ تم بالکل کمزور تھے۔"

حضرات محترم!

مدد خدا کی تھی مگر خدا خود آ کے میدان بدر میں لڑا نہیں۔ مدد کی مگر ملائکہ کے ذریعہ ملاحظہ ہو قرآن کریم فرماتا ہے:

"اَنْ يُّمِدَّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ"

(پ۴ سورۃ آل عمران آیت نمبر۱۲۴)

"یہ کہ تمہاری مدد فرمائے تمہارا پروردگار تین ہزار فرشتوں سے جو اتارے گئے ہیں۔"

دوسرے مقام پر فرمایا:

"بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ" (پ۴ سورۃ آل عمران آیت نمبر۱۲۵)

"پانچ ہزار فرشتوں سے جو نشان والے ہیں"

حضرات!

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بیان فرمایا کہ ہم سنتے تھے تو یہ آواز آتی تھی کہ:

اَقْدِمْ هَيْزُوْمُ		اَقْدِمْ هَيْزُوْمُ

ھیزوم آگے بڑھو		ھیزوم آگے بڑھو

صحابہ کرام کہتے ہیں کہ ہم حیران تھے یہ آواز کہاں سے آ رہی ہے۔ سرکار علیہ السلام نے فرمایا:

Marfat.com

یہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام کی آواز ہے۔ حیزوم ان کے گھوڑے کا نام ہے اور وہ اس سے کہہ رہے ہیں کہ حیزوم آگے بڑھو۔

صحابہ کرام کہتے ہیں کہ ہم نے کئی بار دیکھا کہ جس آدمی کو قتل کرنے کیلئے ہم بڑھتے وہ پہلے ہی گر جاتا تو ہم سمجھتے یہ اللہ کی ہی مدد ہے۔

ملاں سے پوچھئے

کیا یہ امداد کو آنے والے غیر اللہ نہ تھے؟

اگر غیر اللہ تھے اور یقیناً غیر اللہ تھے تو اللہ نے ان کو کیوں بھیجا؟ کیا یہ شرک اس نے خود کروایا؟

معلوم ہوا ملاں کا عقیدہ ہی سرے سے غلط ہے۔

ایک وہابی مفسر مولوی اپنی تفسیر میں لکھتا ہے۔

؎ جے تنگی ترشی رب ونجاون چاہے آپ کدائیں
رو ولیاں دے مدد اوہ بھیجے کوئی تعجب ناہیں

بتائیے ملاں جی!

یہ مولوی عبدالستار مشرک ہوا کہ نہیں؟

اگر نہیں ہوا تو ہمیں مشرک کیوں کہتے ہو۔

؎ ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام!
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچہ نہیں ہوتا

سرکار علیہ السلام نے پہلے ہی بتا دیا

سرکار دو عالم علیہ السلام نے بدر کے میدان میں اپنی چھڑی مبارک سے نشان لگاتے ہوئے فرمایا:

"هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْاَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ" (مسلم شریف جلد ثانی ص ۱۰۲)

"یہ فلاں کے گرنے کی جگہ ہے اور اپنا ہاتھ مبارک زمین پر رکھتے اور فرماتے اس جگہ صحابی نے فرمایا: کہ (اگلے دن جب ہم نے دیکھا) جس جگہ نشانات لگے تھے اس سے کوئی آگے پیچھے نہ تھا۔"

ملاں کہتا ہے سرکار کو کیا علم کہ کون کہاں مرے گا اور سرکار نے پہلے ہی بتا دیا اور اسی کے مطابق بے ایمان مرے پڑے تھے۔

سردارانِ قریش مارے گئے

اب لڑائی شروع ہوئی' القصہ مختصر یہ کہ حضرات امیر حمزہ عتبہ' حضرت علی ولید اور حضرت عبیدہ شیبہ کے مقابلہ میں نکلے۔

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے مدمقابل کو واصل جہنم کر دیا مگر حضرت عبیدہؓ زخمی ہو گئے۔

حضرت شیر خدا نے شیبہ کا کام بھی تمام فرما دیا۔ ادھر بڑے بڑے یہ سردار مارے گئے ادھر دو چھوٹے چھوٹے بچوں نے ابوجہل لعین کو کیفر کردار تک پہنچایا۔

وعدہ خداوندی پورا ہو گیا

حضرات گرامی! ۰

تائید ربانی اور امداد سبحانی کی وجہ سے حضور علیہ السلام کا یہ معجزہ رونما ہوا کہ ستر (۷۰) کفار واصل جہنم ہوئے اور مسلمان صرف چودہ شہید ہوئے۔ اس طرح وعدہ خداوندی کہ:

"اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ" (پ۴ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۳۹)

"تم ہی غالب رہو گے اگر تم سچے مومن ہو تو۔" پورا ہو گیا

حضرت عباس ایمان لے آئے

گرامی قدر سامعین محترم!

Marfat.com

بدر کے قیدیوں کو جب فدیہ لے کر چھوڑا جانے لگا تو ان میں حضرت عباس حضور علیہ السلام کے عم محترم بھی موجود تھے جن کی وجہ سے سرکارؐ بہت پریشان تھے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ بھی فدیہ دیں اور آزادی حاصل کریں مگر اس وقت وہ حالت کفر میں تھے اس لئے یوں کہنے لگے کہ میرے پاس تو فدیہ کیلئے کوئی چیز نہیں ہے۔

سرکار دو عالم علیہ السلام نے فرمایا: چچا جان۔

؎ کہا جب شرکت اعداء کی نیت کر کے آئے تھے!
تو ام الفضل سے تم کیا وصیت کر کے آئے تھے!

اے چچا جان! آپ جب گھر سے آرہے تھے تو آپ کی زوجہ ام الفضل نے دامن پکڑ کو کہا تھا کہ ہمارا کیا بنے گا تو آپ نے سونے اور چاندی کی اینٹیں انہیں دیتے ہوئے کہا تھا کہ:

؎ کہا تھا تم نے کہ عباس گر مارا بھی جائے گا!
یہ اتنا جو اثاثہ ہے تمہارے کام آئے گا

حضرت عباس اس وقت تک حالت کفر میں ہونے کی وجہ سے یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ انہیں کیسے پتہ چل سکتا ہے؟

تو جب حضور نے ایسے فرمایا تو!

؎ یہ سن کر حضرت عباس پر رعشہ ہوا طاری
کہ پیغمبر تو رکھتا ہے دلوں کی بھی خبرداری!
پکار اٹھے بحال وجد میں ایمان لے آیا
بجا ہے راست ہے جو کچھ رسول اللہ نے فرمایا

معلوم ہوا

اے جنگ بدر بیان کرنے اور سننے والو! تمہیں یہ حقائق ماننے پڑیں گے کہ جنگ بدر سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حضور علیہ السلام غیب کا علم رکھتے تھے۔

Marfat.com

وقت سے پہلے کفار کی موت کا بتانا	علم غیب ہے
حضرت عباس کا گذشتہ واقعہ بتانا	علم غیب ہے

اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اللہ کی مدد بذریعہ اس کے بندوں کے ہوتی ہے۔ غیر اللہ کہہ کر اسے شرک کہنا غلط عقیدہ ہے۔

تین ہزار ملائکہ کا آنا	غیر اللہ کے ذریعہ مدد تھی
پانچ ہزار فرشتوں کا آنا	غیر اللہ کے ذریعہ مدد تھی

اللہ کریم اپنے حبیب پاک صاحب لولاک کے طفیل کہانیوں' قصوں سے بچتے ہوئے۔ قرآن وحدیث کے مطابق اپنے عقاید درست رکھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین!

"وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ"

Marfat.com

چوتھا خطبہ

مولائے کائنات
علیہ السلام

Marfat.com

خطبہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ (ترمذی شریف)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ۔

درود شریف:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

جمعۃ الوداع

گرامی حضرات! آج جمعۃ الوداع ہے۔

ماہ رمضان المبارک کا آخری جمعہ نامعلوم اگلے سال یہ جمعۃ الوداع کی برکات کو ہم پائیں گے یا نہیں۔ کتنے ہمارے بزرگ اور نوجوان ساتھی ایسے ہیں جو پچھلے سال اس تقریب سعید کے موقع پر ہمارے درمیان موجود تھے مگر آج اپنی اپنی آخری آرام گاہوں کی زینت بن چکے ہیں اور اس سال وہ برکات جمعۃ الوداع کو نہیں پاسکے۔ اسی طرح اگلے سال کے جمعۃ الوداع کی تقریب میں نامعلوم ہم میں سے کتنے احباب اس مبارک موقع کو نہ پاسکیں گے۔

Marfat.com

کسی پنجابی کے عاشق نے کہا کہ:

ے جیونکر خواجہ حافظ صاحب لکھیا وچ دیوان ایں
اک بلبل میں روندی ڈٹھی پھڑیا پھل دھان ایں
میں کہیا کیوں رووییں بلبل کیہہ تیرے دل آوے
فیر بہار پھلاندی آونی بھر بھر لویں کلاوے
بلبل آکھیا میرے تائیں میں ایہو غم کھاواں
شاید بہار آون توں پہلاں میں نہ کتنے مرجاواں

ماہ رمضان پھر بھی آئے گا۔

جمعۃ الوداع کی تقریب سعید دوبارہ آئے گی مگر شاید پھر ہم ہی نہ ہوں' اس لئے آج اس اپنے مہمان کو رو رو کر الوداع کرلو۔

اس کے جانے کا غم دل میں اچھی طرح سے بھرلو۔

اگر قبر میں جائیں تو رمضان کا غم دل میں موجود ہو۔

مسجد میں آتے رہیئے

میں ان اپنے صاحبان سے پرزور اپیل کروں گا کہ جو صرف رمضان رمضان مسجد میں تشریف لاتے ہیں کہ وہ جس طرح تشریف لاتے رہے ہیں شیطان کے رہا ہوتے ہی اس کے ساتھی نہ بن جائیں بلکہ اس پر لعنت بھیجتے ہوئے مسجد کی رونق کو دوبالا کریں کیونکہ:

مسجد — مسلمان کا مرکز ہے
مسجد — عبادت کا مقام ہے
مسجد — بنیاد عشق رسول ہے
مسجد — مومن کی پہچان ہے

ے میرے عشق رسول اللہ کی بنیاد ہے مسجد!
خدا آباد رکھے آج بھی آباد ہے مسجد

Marfat.com

ارشاد نبوی

حضرات محترم! میں نے آپ حضرات کے سامنے بڑی مشہور حدیث پاک تلاوت کی ہے جسے ہر سنی تو اچھے طریقہ سے جانتا ہی ہے۔ مخالفین بھی بڑے احسن طریقہ سے جانتے ہیں کیونکہ وہ دن رات اس حدیث پاک پر جرح کرتے ہیں کہ دیکھو جی' مولا اللہ ہی ہے کوئی اور مولا نہیں۔

حالانکہ جب وہ اپنے مولوی کا نام لیتے ہیں تو اسے فوراً حضرت علامہ مولانا کہتے ہیں۔ اس وقت انہیں یاد نہیں ہوتا کہ مولا صرف اللہ ہی ہے مگر جب حضرت علی کے متعلق کہیں کہ:

ے میرے مشکل کشاء مولا علیؓ ہیں!
میرے حاجت روا مولا علیؓ ہیں!
ے میں کیوں غیروں کے دروازے پہ جاؤں!
میرے دکھ کی دوا مولا علی ہیں!

تو ملاں فوراً فتویٰ شرک دیتا ہے۔
دلیل یہ دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی مولا ہے۔
دیکھئے قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اللہ مولانا ہے

"رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَتَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ"
(پ۳ سورۃ البقرہ آخری آیت)

اس آیت میں ہے "اَنْتَ مَوْلٰنَا"
جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہی مولا ہے اور کوئی مولا نہیں ہوسکتا۔

Marfat.com

ملاں مولانا ہے

میں نے عرض کیا۔ حضرت آج کے آپ کے جلسہ کا اشتہار میرے پاس موجود ہے جس میں یہ لکھا ہوا ہے ''خطیب پاکستان فخر ایشیاء وکیل صحابہ حضرت علامہ مولانا...... صاحب''

مہربانی فرمائیں اپنی ذرّیت کو منع فرمادیں کہ وہ اب آپ کو مولانا نہ لکھا کریں بلکہ ''پنڈت جی'' ''گرو جی'' لکھا کریں ورنہ اگر۔

علیؑ مولانا ہے

کوئی ملاں مولانا	ہوسکتا ہے
کوئی مولوی مولانا	ہوسکتا ہے
تو حضرت علی بھی مولانا	مولا ہوسکتے ہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ'' (جامع الترمذی جلد ثانی ص ۲۱۳)

یہ حدیث پاک سینکڑوں کتب میں موجود ہے اور اس کے تیس راوی ثقہ ہیں مگر میں نے صرف جامع الترمذی کے حوالہ سے بات کی ہے تاکہ کوئی مولوی ملوانا اعتراض نہ کرسکے۔

جامع الترمذی صحاح ستہ میں شامل ہے۔

فرمایا: لوگو سن لو۔

جس کا میں مولا۔ اس کا علی مولا۔

نبی کس کا مولا ہے

حضرت محترم! آیئے اب معلوم کریں نبی کس کا مولا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

''اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ'' (۲۱ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۶)

Marfat.com

''نبی مومنوں کا مولا ہے''

نبی مومنوں کا مولا ہے

جب یہ پتہ چل گیا کہ نبی مومنوں کا مولا ہے تو اب آیئے پتہ کریں کہ مومن کون کون ہے۔

کیا ایک میں ہی مومن ہوں
کیا ایک ملاں ہی مومن ہے

نہیں بلکہ قرآن فرماتا ہے حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء بھی مومن ہیں۔

تمام انبیاء مومن ہیں

نبیوں نے جو وعدہ میثاق کے دن کیا تھا کہ:
''لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ'' (پ۳ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۸۱)
''ہم ضرور ایمان لائیں گے اس رسول پر اور اس کی مدد کریں گے''
وہ وعدہ شب معراج پورا فرمایا:

سارے میرے آقا علیہ السلام پر ایمان لائے تو سب ہوئے مؤمن۔ پتہ چلا کہ تمام انبیاء کا میرا محبوب مولاہ ہے۔

اللہ بھی مومن ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
''هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ''
(۲۸ سورۃ الحشر آیت نمبر ۲۳)
''وہی اللہ ہے جو ہے نہیں کوئی الہ مگر وہ جو ملک قدوس سلام مومن ہے۔''
ذرا توجہ رہے بڑی باریک بات ہے۔ ملاؤں سے بھی کہتا ہوں کہ درویش کی پوری بات سن کر جو فتویٰ دینا چاہو فقیر حاضر ہے مگر ابھی سنتے ہو جاؤ۔

Marfat.com

نتیجہ کیا نکلا

نبی	نبیوں کا بھی مولا
نبی	اللہ کا بھی مولا

جس کا نبی مولا اس کا علی مولا۔

نتیجہ کیا نکلا؟

علی نبیوں کا بھی مولا۔ علی اللہ کا بھی مولا۔

اب سنیئے مولا کا معنی کیا ہے۔

مولا کا معنی

مولیٰ کے بہت سے معانی ہیں۔

اب اگر میں معنی کروں تو ملاں چیخے گا۔ اگر ملاں کرے تو پھر مجھے اعتراض ہوگا۔

مولیٰ کا معنی خود حضور علیہ السلام سے ہی نہ پوچھ لیں؟ فرمایا:

"مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ" (الصواعق المحرقہ ص۱۲۲)

جس کا میں مولیٰ اس کا علی مولیٰ' اے اللہ تو محبت کر اس سے جو علی سے محبت کرے' اور دشمنی کر اس سے جو علی سے دشمنی کرے۔ وال صیغہ امر کا ہے جس سے مولیٰ اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کا مصدر ولایت ہے جس کا معنی محبت ہے تو پھر مولیٰ کا معنی محبوب ہوگا تو ترجمہ یہ ہوا کہ

"جس کا میں محبوب اس کا علی محبوب ہے"

نبی شرق کا محبوب	علی شرق کا محبوب
نبی یمین کا محبوب	علی یمین کا محبوب
نبی غرب کا محبوب	علی غرب کا محبوب

Marfat.com

نبی یسار کا محبوب علی یسار کا محبوب
نبی جنوب کا محبوب علی جنوب کا محبوب
نبی تحت کا محبوب علی تحت کا محبوب
نبی شمال کا محبوب علی شمال کا محبوب
نبی فوق کا محبوب علی فوق کا محبوب
نبی زمین کا محبوب علی زمین کا محبوب
نبی آسمان کا محبوب علی آسمان کا محبوب
نبی جبرائیل کا محبوب علی جبرائیل کا محبوب
نبی میکائیل کا محبوب علی میکائیل کا محبوب
نبی ولیوں کا محبوب علی ولیوں کا محبوب
نبی قطبوں کا محبوب علی قطبوں کا محبوب
نبی غوثوں کا محبوب علی غوثوں کا محبوب
نبی ابدالوں کا محبوب علی ابدالوں کا محبوب
نبی صدیق کا محبوب علی صدیق کا محبوب
نبی فاروق کا محبوب علی فاروق کا محبوب
نبی عثمان کا محبوب علی عثمان کا محبوب
نبی نبیوں کا محبوب علی نبیوں کا محبوب
نبی رسولوں کا محبوب علی رسولوں کا محبوب
نبی خدائی کا محبوب علی خدائی کا محبوب
نبی خدا کا محبوب علی خدا کا محبوب

مفتیو دو فتویٰ

؎ بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر!

Marfat.com

لگاؤ فتویٰ

کیا فتویٰ لگاتے ہو؟ یہ فتویٰ زبان نبوت پر جائے گا۔ ذرا ہوش سے لگانا۔ مولیٰ کا معنی ہے محبوب۔

نبی بھی محبوب ہے۔ علی بھی محبوب ہے لیکن کس کا؟ مومنین کا۔ اسی لئے مومن نبی و علی کو مولیٰ کہتے ہیں۔

بے ایمان کو کیا ضرورت ہے علی کو مولا کہنے کی؟

ولی ہو غوث ہو قطب جہاں ہو
ہر اک کا مدعا مولا علیؑ ہیں
خدا نے جن کو تیغ لافتی دی
وہی شیر خدا مولا علیؑ ہیں

اللہ فرماتا ہے کہ کافروں کا مولا کوئی نہیں۔

وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ (پ ۲۶ سورۃ محمد آیت ۱۱)

کافروں کا کوئی مولا نہیں ہے۔

مولیٰ کا معنی خلیفہ نہیں ہے

حضرات گرامی! ایک بے وقوف قوم مولا کا معنی خلیفہ کرتی ہے حالانکہ اگر مولیٰ کا معنی خلیفہ کیا جائے تو اس قوم کے تمام ملاں ان کے خلیفے بن جائیں گے اور یہ امر محال ہے۔ اللہ مولانا ہے جیسا کہ میں نے پہلے آیت کریمہ میں آپ کو تلاوت کر کے سنایا کہ ''انت مولانا'' تو پھر اللہ بھی ان کا خلیفہ ہے؟

بدیں عقل و دانش بباید گریست
خرد کو جنوں کہدیا جنوں کو خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

Marfat.com

حدیث کا صحیح ترجمہ

اگر حدیث کا صحیح ترجمہ کرنا چاہتے ہو تو آؤ میں تمہیں اپنے مخدوم و محترم سلطان سلاطین خطابت' افتخار ملت حضرت صاحبزادہ افتخار الحسن رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں لے چلوں' وہ فرماتے ہیں۔

''جب تک کُنْتُ کا ترجمہ نہ کرو' حدیث کا ترجمہ صحیح نہیں ہوسکتا۔ ترجمہ کرنے کیلئے اس حدیث پر غور کیجئے:

''کُنْتُ نَبِیًّا وَّآدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ''

''کہ میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم مٹی اور پانی کے درمیان تھے۔

اب ترجمہ کرو۔''مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ''جس کا میں مولا تھا۔ اب اس کا علی مولا ہے''

اب ترجمہ یہ ہوگا۔

''جس کا میں محبوب تھا۔ اب اس کا محبوب علی ہے''

اے آقا آپ کب سے محبوب ہو۔

فرمایا: اللہ سے پوچھو۔

میں بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوا۔

یااللہ! مجھے بتا تیرا محبوب کب سے تیرا محبوب ہے۔ فرمایا:

''کُنْتُ کَنْزًا مَّخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِکَیْ اُعْرَفَ'' (مکتوبات امام ربانی دفتر سوم مکتوب نمبر ۱۴۲)

میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا۔ پس مجھے محبت ہوئی کہ میں پہچانا جاؤں۔ میں نے ایک مخلوق (حضور علیہ السلام) کو پیدا کیا تا کہ میری پہچان ہو جائے۔

پتہ چلا کہ جب سے نور مصطفٰے موجود ہے۔ وہ اللہ کا محبوب ہے۔ اب حضور علیہ السلام سے پوچھیں کہ آپ کا نور کب سے موجود ہے تو فرمایا:

Marfat.com

"اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ" (مدارج النبوت جلد اول ص ۷ اردو)

"سب سے پہلے نور میرا تخلیق کیا گیا۔"

پتہ چلا جب کچھ بھی نہ تھا اس وقت حضور کا نور' اللہ کا محبوب تھا۔ تو اسی وقت سے نورِ علی بھی اللہ کا محبوب تھا کیونکہ حضور فرماتے ہیں کہ:

میں اور علی ایک نور سے ہیں

"اَنَا وَعَلِیٌّ مِّنْ نُوْرٍ وَّاحِدٍ" (الصواعق المحرقہ ص ۱۲۳ ینابیع المودۃ اردو ص ۲۸)

"میں اور علی ایک ہی نور سے ہیں"

گولڑہ شریف کے تاجدار حضرت خواجہ پیر سید مہر علی رحمۃ اللہ علیہ وجد میں آ گئے اور فرمایا:

؎ حب نبی ہے مہر علی' مہر علی ہے حب نبی
لَحْمُكَ لَحْمِیْ جِسْمُكَ جِسْمِیْ کچھ فرق نہیں مابین پیا

حضرات گرامی!

میں ذرا گرہ کو اور اچھی طرح سے کھول دوں۔ حضرت امام محبّ طبری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا۔

چاروں کا نور

"کُنْتُ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیٍّ اَنْوَارًا عَلٰی یَمِیْنِ الْعَرْشِ قَبْلَ اَنْ یُّخْلَقَ اٰدَمُ بِاَلْفِ عَامٍ"

(الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ' الجزء الاول ص ۵۱)

"میں ابو بکر۔ عمر۔ عثمان اور علی ایک نور تھے۔ یمین عرش پر آدم علیہ السلام کی تخلیق سے ایک ہزار سال پہلے کسی نے کیا خوب کہا"

؎ ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی
بوبکر و عمرؓ عثمان و علی!

Marfat.com

ہم مسلک ہیں، یارانِ نبیؐ!
کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

محبوب علی ہی ہیں

مگر محبوب علی ہی ہیں۔ خم غدیر کے موقع پر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ تسلیم کیا کہ محبوب علی ہیں۔

جب یہ اعلان ولایت حضور کی زبانی ہو چکا تو حضرت فاروق اعظم نے حضرت علی سے کہا:

"هَنِيئًا لَّكَ يَا ابْنَ اَبِىْ طَالِبٍ اَصْبَحْتَ مَوْلَاىَ وَمَوْلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ" (تفسیر کبیر جلد نمبر ۱۲، ص ۵۰)

"اے ابن ابی طالب آپ کو مبارک ہو کہ آپ میرے اور ہر مومن اور مومنہ کے مولا بن گئے ہیں"

"بَخٍ بَخٍ لَكَ يَا ابْنَ اَبِىْ طَالِبٍ اَصْبَحْتَ مَوْلَاىَ وَمَوْلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ" (تاریخ بغداد جلد نمبر ۸ ص ۲۹۰)

"آفرین ہے آپ کیلئے اے ابن ابی طالب آپ میرے اور ہر مسلمان کے مولیٰ ہوئے"

ولی ہور غوث ہو، قطب جہاں ہو!
ہر اک کا آسرا مولا علی ہیں

فاروق اعظمؓ کا عقیدہ

علامہ محبّ طبری فرماتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظمؓ کے دور خلافت میں ایسے ہوا کہ:

"جَاءَ اِنِ اعْرَابِيَّانِ يَخْتَصِمَانِ فَاَذَنَ لِعَلِيٍّ فِى الْقَضَاءِ بَيْنَهُمَا فَقَضٰى"

Marfat.com

''دو اعرابی جھگڑتے ہوئے آئے تو حضرت فاروق اعظم نے حضرت علی کو ان کے درمیان فیصلہ کرنے کیلئے فرمایا تو ایک بولا:

''أَهٰذَا الْيَقْضِیْ بَيْنَنَا''

''کیا یہ ہمارا فیصلہ کریں گے''

''فَوَثَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ وَأَخَذَ بِتَلْبِيْبِهٖ وَقَالَ وَيْحَكَ مَاتَدْرِیْ مَنْ هٰذَا''

''حضرت عمر اس کی طرف جھپٹے اور اس کو گریبان سے پکڑ لیا اور فرمایا: افسوس کہ تو انہیں نہیں جانتا کہ یہ کون ہیں؟''

''هٰذَا مَوْلَایَ وَمَوْلٰی كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَوْلَاهُ فَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ'' (ذخائر عقبیٰ ص ۶۸)

''یہ میرے اور ہر مومن کے مولیٰ ہیں، جن کے یہ مولا نہیں وہ مومن نہیں ہے''

حضرات گرامی!

یہی واقعہ الصواعق المحرقہ ص ۱۷۹ پر حضرت ابن حجر مکی ہیتمی نے بھی نقل فرمایا ہے اور یہی فیصلہ خدا کا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فیصلہ خداوندی

''وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَامَوْلٰی لَهُمْ'' (۲۶ سورۃ محمد آیت نمبر ۱۱)

''اور بے شک کافروں کا کوئی مولا نہیں ہے''

مومن اس فیصلہ کو تسلیم کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

؎ میرے مشکل کشا مولا علیؑ ہیں
میرے حاجت روا مولا علی ہیں!

مولوی ظفر علی خان

اور اب تو مولوی ظفر علی خان نے بھی لکھا ہے کہ

Marfat.com

؎ کچھ شیعوں کے ہی نہیں مشکل کشاء علیؑ
بلکہ ہے نعرہ سنیوں کا ہر رن میں یا علیؑ

(چمنستان)

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی

حضرات محترم! حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ' پیران پیر ہیں' علماء دیوبند کے تھانوی' انبیٹھوی' گنگوہی' نانوتوی سب کے پیرومرشد حاجی صاحب نالہ امداد غریب میں اپنے شجرہ میں لکھتے ہیں۔

؎ دور کر دل سے حجاب جہل و غفلت میرے رب!
کھول دے دل میں میرے علم حقیقت میرے رب
ھادی۔ عالم علی مشکل کشا کے واسطے

(نالہ امداد غریب)

اولیٰ بمعنی مولیٰ

حضرات گرامی! میں نے قرآن کریم سے حضور علیہ السلام کا مولیٰ ہونا لفظ اولیٰ سے ثابت کیا ہے اور آیت کریمہ:
"اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ".
میں لفظ اولیٰ موجود اگر کوئی من چلا کہہ دے کہ یہ تم نے اپنی طرف سے بیان کر دیا ہے حالانکہ عقیدہ وہ ہوتا ہے جو صحابہ کرام سے ثابت ہو تو آیئے! اولیٰ بمعنی مولا صحابہ کرامؓ سے ملاحظہ کریں۔

حضرت براء ابن عازبؓ

حضرت براء ابن عازبؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہؐ کے ساتھ حجۃ الوداع کے موقع پر موجود تھے۔ آپ نے رستہ میں اتر کر لوگوں کو جمع کرنے کا حکم فرمایا اور حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

Marfat.com

"اَلَسْتُ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ"

"کیا میں مومنوں کی جانوں سے زیادہ مالک نہیں ہوں"

"قَالُوْا بَلٰی" سب نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا:

"فَھٰذَا وَلِیٌّ مَنْ اَنَا مَوْلٰی اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ"

"فرمایا: یہ علی ولی ہیں اس شخص کے جس کا میں مولا ہوں' اے اللہ! دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور جو اس سے دشمنی رکھے تو اس کو دشمن رکھ" (ابن ماجہ شریف ص ۱۲)

حضرت زید بن ارقمؓ

حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی۔ اس کے بعد فرمایا:

"اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اِنِّیْ اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِہٖ"

"کیا تم نہیں جانتے کہ میں تمام مومنین کی جانوں کا ان سے زیادہ مالک ہوں؟"

لوگوں نے عرض کیا ہاں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ہر مومن کی جان کے اس سے زیادہ مالک ہیں تو آپ نے ارشاد فرمادیا کہ:

"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا (عَلِیٌّ) مَوْلَاہُ وَأَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ" (الخصائص النسائی ص ۲۲)

"جس کا میں مولا ہوں اس کے یہ (علی) مولا ہیں' اور پکڑ لیا۔ حضرت علی کے ہاتھ کو"

حضرت سعد بن مالکؓ

حضرت سعد بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کو تین چیزیں ایسی مرحمت فرمائی گئی ہیں کہ ان میں سے ایک بھر میرے لئے دنیا و مافیھا سے پیاری ہے۔ (ان

Marfat.com

میں سے ایک یہ ہے جو) نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے غدیر خم کے دن اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمائی کہ:

"هَلْ تَعْلَمُوْنَ اِنِّیْ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ"

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں مومنوں کا مولیٰ ہوں؟"

ہم نے عرض کی ہاں! آپ نے فرمایا:

"اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ وَالِ مَنْ وَّالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ" (المستدرک للحاکم جلد نمبر ۳، ص ۱۱۲)

"اے اللہ جس کا میں مولا ہوں، علی بھی اس کا مولیٰ ہے تو بھی علی کے دوست کو دوست اور دشمن کو دشمن رکھ۔"

حضرت عبدالرحمٰن بن عبدربؓ

حضرت عبدالرحمٰن بن عبدربؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم علیہ السلام نے فرمایا:

"اِنَّ اللّٰهَ وَلِيِّ وَاَنَا وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ"

(الاصابہ جلد نمبر ۲ ص ۴۰۸)

"بے شک اللہ میرا ولی ہے اور میں مومنوں کا ولی ہوں جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے۔"

حضرات گرامی! ان روایات سے ثابت ہوا کہ اولیٰ بمعنیٰ مولا ہے اور جس کا نبی مولا ہے اس کا علی مولا ہے۔ علاوہ ازیں۔

بے شمار راوی

علامہ ابن حجر مکی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث:

"مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ" الخ

اِنَّهٗ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لَا مَرِيَةَ فِيْهِ وَقَدْ اَخْرَجَهٗ جَمَاعَةٌ كَالتِّرْمَذِيْ وَالنِّسَائِيْ وَاَحْمَدُ وَطُرُقُهٗ كَثِيْرَةٌ جِدًّا وَمَنْ ثُمَّ سِتَّةَ عَشَرَ

Marfat.com

صِحَابِيًّا" (الصواعق المحرقہ ص۴۲)

"بلاشبہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسے ایک جماعت نے روایت کیا ہے جیسے ترمذی، نسائی اور احمد یہ حدیث بے شمار طرق سے مروی ہے۔ اسے سولہ صحابہؓ نے روایت کیا ہے"

سولہ کے بعد تیس راوی

علامہ ابن حجر مزید فرماتے ہیں کہ:

"وَفِیْ رِوَایَةِ الْاَحْمَدِ اِنَّهٗ سَمِعَهٗ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُوْنَ صِحَابِيًّا وَشَهِدُوْا بِهٖ لِعَلِیٍّ لَمَّا نُوْزِعَ اَیَّامَ خِلَافَتِهٖ"
(الصواعق المحرقہ ص۴۲)

"اور احمد کی ایک روایت میں ہے کہ اس حدیث کو تیس صحابہ کرام نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سماع فرمایا اور حضرت علی سے جب ان کے دور خلافت میں تنازعہ کیا گیا تو اس حدیث پاک سے ان صحابہ کرامؓ نے حضرت علی کے حق میں شہادت دی"

بدری صحابہؓ کی شہادت

حضرت علی پاک علیہ السلام نے مقام رحبہ میں لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر فرمایا کہ جس نے نبی کریم سے حدیث:

"مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ"

- سنی ہو تو بتائیے۔

ابی ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ آپ کا یہ ارشاد سن کر بارہ بدری صحابہؓ کھڑے ہوئے اور اس بات کی گواہی دی کہ ہم نے غدیر خم کے دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو سنا ہے کہ۔

سرکار فرماتے تھے:

Marfat.com

"اَلَسْتُ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجِیْ اُمَّهَاتُهُمْ؟"

"کیا میں مومنوں کا ان کی جانوں سے زیادہ مالک نہیں ہوں اور کیا میری بیویاں ان کی مائیں نہیں ہیں؟"

"قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ"

"ہم نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ!"

تو آپ نے فرمایا:

"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ"

"پس جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔ اے اللہ! جو علی کو محبوب رکھتا ہو تو اسے محبوب رکھ اور جو اسے دشمن رکھتا ہو تو اسے دشمن رکھ" (مسند امام احمد جلد اول ص ۱۱۹)

؎ حب نبی ہے مہر علی اور مہر علی ہے حب نبی
لَحمك لَحمِیْ جِسْمُكَ جِسْمِیْ کچھ فرق نہیں مابین پیا

محبّ علی و مبغض علی

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نبی کریم نے مجھے فرمایا اے علی:

"لَا یُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ"

(جامع الترمذی جلد ثانی ص ۲۱۵)

"تم سے نہیں محبت کرے گا مگر مومن اور تم سے نہیں بغض رکھے گا مگر منافق"

؎ نگاہ جس کی وسیع وبلند ہوتی ہے
اسی سے اس کی طبع بہرہ مند ہوتی ہے
ہر ایک دل میں سماتی نہیں ہے حب علی
یہ بڑی ہی نفاست پسند ہوتی ہے

Marfat.com

منافقوں کی پہچان

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ:

"اِنْ کُنَّا نَعْرِفُ الْمُنَافِقِیْنَ نَحْنُ مَعَاشِرُ الْاَنْصَارِ بِبُغْضِھِمْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبِ" (جامع الترمذی جلد ثانی ص ۲۱۳)

"ہم منافقین کو بغض علی سے پہچانتے تھے"

جب محفل میں ذکر علی چھڑتا تھا۔ مومن کا چہرہ گلاب کی طرح کھلتا تھا۔ منافق ذکر علی سے چڑتا تھا اس کا دل بغض علی سے جلتا تھا۔

جسے علیؑ کی ولایت کا اعتراف نہیں
وہ لاکھ سجدے کرے کوئی گناہ معاف نہیں
بدن پر حج کا احرام دل میں بغض علیؑ
یہ کعبہ پاک کے پھیرے تو ہیں طواف نہیں

جنت کی بو نہ سونگھ سکے گا

نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا:

"لَوْ اَنَّ عَبْدًا عَبَدَاللّٰہِ مِثْلَ مَاقَامَ نُوْحٌ فِیْ قَوْمِہٖ وَکَانَ لَہٗ مِثْلُ اُحُدٍ ذَھَبًا فَاَنْفَقَہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ مُدَّ فِیْ عُمْرِہٖ حَتّٰی یَحُجَّ اَلْفَ عَامٍ عَلٰی قَدَمَیْہِ ثُمَّ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ قُتِلَ مَظْلُوْمًا ثُمَّ لَمْ یُوَالِیْکَ یَا عَلِیُّ لَمْ یَشُمَّ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَلَمْ یَدْخُلْھَا" (کوکب دری ص ۲۰۵)

"اگر کوئی بندہ نوح علیہ السلام کی تبلیغ کے برابر (یعنی ساڑھے نوسو سال) عبادت کرے اور احد پہاڑ کے برابر سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے اور ایک ہزار سال حج اپنے قدموں پر پیدل چل کر کرے۔ پھر وہ صفا اور مروہ کے درمیان مظلوم شہید کیا جائے۔ اگر اے علی تمہاری محبت نہیں رکھتا تو وہ جنت کی بو تک نہ سونگھ سکے گا اور جنت میں داخل نہ ہو سکے گا"

Marfat.com

حضرت صدیق اکبرؓ کا ارشاد

جنت میں داخل ہونا تو تب ہے جب علی ٹکٹ دیں۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

"لَا يَجُوْزُ اَحَدُ نِ الصِّرَاطَ اِلَّامَنْ كَتَبَ لَهُ عَلِيٌّ نِ الْجَوَازَ"

(الصواعق المحرقہ ص ۱۲۶)

"کوئی شخص پل صراط سے گزر نہیں سکے گا سوائے اس کے کہ حضرت علی نے اس کے گزرنے کا لکھا ہو۔"

ے جسے علی کی ولایت کا اعتراف نہیں!
وہ لاکھ سجدے کرے کوئی گناہ معاف نہیں
بدن پہ حج کا احرام دل میں بغض علی
یہ کعبہ پاک کے پھیرے تو ہیں طواف نہیں

بروز محشر پوچھا جائے گا

پل صراط گزرنے سے پہلے ہی ولایت کا اقرار کرایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:

"وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ" (پ۲۳ سورۃ الصافات آیت نمبر ۲۴)

"انہیں کھڑا کرو یہ پوچھے جائیں گے"

دیلمی نے حضرت ابوسعید خدری سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ اَیْ عَنْ وَلَايَةِ عَلِيِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ"

(الصواعق المحرقہ ص ۱۴۹)

"یعنی کہ انہیں کھڑا کرو اور ان سے علی کی ولایت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

Marfat.com

تم جنت و دوزخ کے قسیم ہو

حضرات گرامی! اگر ولایت علی کے اقراری ہوئے تو جنت پالیں گے کیونکہ نبی کریم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

"یَا عَلِیُّ اَنْتَ قَسِیْمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ"

(الصواعق المحرقہ ص ۱۲۶)

"اے علی آپ جنت اور دوزخ کے قسیم (تقسیم کرنے والے) ہیں۔"

جسے علی کی ولایت کا اعتراف نہیں!
وہ لاکھ سجدے کرے کوئی گناہ معاف نہیں
بدن پر حج کا احرام دل میں بغض علی!
یہ کعبہ پاک کے پھیرے تو ہیں طواف نہیں

کعبہ جائے ولادت علیؑ ہے

اے حاجیو! یہ کعبہ جس کا تم حج کرتے ہو یہ جائے ولادت علی ہے۔ اگر حج کرتے ہو تو پہلے ولایت علی کو تسلیم کرو۔

قاری سعید مرحوم نے کیا خوب کہا ہے کہ:

علی نال بغض رکھیں اینویں تول نکمیاں
اوتھے تیرا حج ہووے جتھے علی جمیاں!

حضرات محترم!

کعبہ ہے بیت اور علی ہے اہل بیت۔ بیت میں اہل بیت ہی آ سکتا ہے اور سنیئے کہ!

کعبہ ہے بیت اللہ	علی ہے مظہر اللہ
کعبہ ہے بیت اللہ	علی ہے حجۃ اللہ
کعبہ ہے بیت اللہ	علی ہے اذن اللہ
کعبہ ہے بیت اللہ	علی ہے ہدایت اللہ

Marfat.com

کعبہ ہے بیت اللہ — علی ہے عنایت اللہ
کعبہ ہے بیت اللہ — علی ہے صبغۃ اللہ
کعبہ ہے بیت اللہ — علی ہے ابرار اللہ
کعبہ ہے بیت اللہ — علی ہے اخیار اللہ
کعبہ ہے بیت اللہ — علی ہے اسرار اللہ
کعبہ ہے بیت اللہ — علی ہے انوار اللہ
کعبہ ہے بیت اللہ — علی ہے آثار اللہ
کعبہ ہے بیت اللہ — علی ہے ولی اللہ

؎ کسے را میسر نہ شد ایں سعادت
بکعبہ ولادت بمسجد شہادت!

؎ کعبے چہ ولادت حیدر دی
مسجد چہ شہادت حیدر دی
منی سب ولیاں غوثاں نے
اپنے تے ولایت حیدر دی

علی کا چہرہ دیکھنا عبادت

یہی وجہ ہے کہ کملی والے نے ارشاد فرمایا:

"اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ" (الصواعق المحرقہ ص ۱۲۳)

"علی کا چہرہ دیکھنا عبادت ہے۔"

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں کہ

جس طرح بیت اللہ شریف کے بارے میں وارد ہے کہ:

"اَلنَّظَرُ اِلَی الْكَعْبَةِ عِبَادَةٌ"

"کعبہ کو دیکھنا عبادت ہے"

Marfat.com

جس طرح قرآن پاک کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"اَلنَّظْرُ اِلَی الْمُصْحَفِ عِبَادَۃٌ"

"قرآن کے حروف کو دیکھنا عبادت ہے"

اسی طرح علی کے لئے فرمایا:

"اَلنَّظْرُ اِلٰی وَجْہِ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ"

"علی کا چہرہ دیکھنا بھی عبادت ہے"

(تفسیر عزیزی پارہ نمبر ۳۰ اردو ص ۳۲۷)

اہل نظر کی آنکھ کا تارا علی علی !
اہل وفا کے دل کا سہارا علی علی!
اعظم یہ مغفرت کی سند ہے ہمارے پاس
ہم ہیں علی کے اور ہمارا علی علی!

اعظم چشتی مرحوم کا دعویٰ

حضرات محترم! اعظم صاحب نے ایک عجیب وغریب دعویٰ کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جس نبی پر اللہ اور اس کے فرشتے درود پڑھتے ہیں وہ نبی مجھ پر سلام بھیجتا ہے۔ پہلے مصرعہ میں یہ دعویٰ کرتے ہیں اور دوسرے مصرعے میں اس کی دلیل دیتے ہیں۔

ملاحظہ ہو اعظم مرحوم کہتے ہیں کہ:

رسول پاک کا میری طرف سلام آیا
لیکن کب؟ میری زباں پہ جسدم علی کا نام آیا

صدیق وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حضرات محترم! بات کہاں سے چلی اور کہاں تک پہنچی۔ میں گزارش کر رہا تھا کہ سرکار نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولیٰ ہے اور یہ عرض کر رہا تھا کہ

Marfat.com

علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کا سر بازار حضرت علی سے ٹکراؤ ہو گیا۔ علی کو کھڑے دیکھ کر صدیق نے علی کے چہرہ کی طرف ٹکٹکی باندھ کر تکنا شروع کر دیا۔

؎ رندوں کے لئے میخانے کی ہر رسم عبادت ہوتی ہے!
دلبر کو بٹھا کر پیش نظر چہرے کی تلاوت ہوتی ہے

اور

؎ ریاضت نام ہے تیری گلی میں آنے جانے کا!
تصور میں تیرا رہنا عبادت اس کو کہتے ہیں

علی پاک نے فرمایا:

اے صدیق کیا بات ہے؟

آج میرا چہرہ کیوں تک رہے ہو۔

فرمایا: علیؑ میں نے نبی سے سنا ہے کہ علی کا چہرہ دیکھنا عبادت ہے اس لئے میں عبادت کر رہا ہوں۔

میں نے نبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کل قیامت کے میدان میں جنت کے ٹکٹ علی تقسیم کریں گے۔

حضرت علی نے فرمایا: صدیقؓ تمہیں مبارک ہو مجھے نبی نے یہ فرمایا۔ اے علی! ٹکٹ اسے دینا جو صدیق کا محبّ ہو جس پر مہر ابوبکر لگائیں۔ (الصدیق ص ۳۷)

ولایت علیؑ وصداقت صدیقؓ

حضرات گرامی! صدیق اسی پر مہر لگائیں گے جو علی کو ولی مانتا ہے اور علی اسے ٹکٹ دیں گے جو صدیق اکبرؓ کو برحق سمجھتا ہے جو ان کو برحق نہ سمجھے وہ علی کو برحق نہیں سمجھتا۔ اور جو ولایت علی کا قائل نہیں وہ صداقت صدیق کا بھی قائل نہیں ہے۔

Marfat.com

دشمن علی کا انجام

حضرات محترم! جب سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ کی ولایت کا اعلان غدیر خم کے موقع پر زبان رسالت سے ہوا تو حارث بن نعمان فہری اونٹنی پر سوار ہو کر نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی خدمت اقدس میں آیا۔ اونٹنی کو بٹھا کر اترا اور کہنے لگا۔ یا محمد! آپ نے ہمیں اللہ کے حکم سے جو کچھ کہا ہم نے تسلیم کیا۔

آپ نے کہا اللہ کی واحدانیت اور میری رسالت کو تسلیم کرو۔

ہم نے تسلیم کیا:

آپ نے کہا پانچ نمازیں پڑھو	ہم نے پانچ نمازیں پڑھیں
آپ نے کہا رمضان کے روزے رکھو	ہم نے رمضان کے روزے رکھے
آپ نے کہا زکوٰۃ ادا کرو	ہم نے زکوٰۃ ادا کی
آپ نے کہا حج بیت اللہ ادا کرو	ہم نے حج بیت اللہ ادا کیا

کیا آپ نے یہ اپنی طرف سے کہا ہے یا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

"مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہی حکم ہے"

حارث بن نعمان فہری اپنی سواری کی طرف آیا اور کہنے لگا۔

یا اللہ! اگر یہ سچ ہے جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے تو:

"فَاَمۡطِرۡ عَلَيۡنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائۡتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ"

"تو پھر ہم پر آسمان سے پتھر برسایا۔ ہمیں عذاب الیم میں مبتلا کر"

ابھی وہ سواری تک نہ پہنچا تھا کہ ایک پتھر اس کی کھوپڑی پر آ لگا جو اس کا جسم چیرتا ہوا اس کے نیچے سے نکل گیا اور وہ بد بخت ہلاک ہوگیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ

Marfat.com

آیت کریمہ نازل فرمائی:

"سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ" (پ۲۹ سورۃ المعارج آیت نمبر۱)

(نور الابصار ص ۷۸)

"سائل نے ایسے عذاب کا سوال کیا ہے جو واقع ہے"

؎ جسے علی کی ولایت کا اعتراف نہیں!

وہ لاکھ سجدے کرے کوئی گناہ معاف نہیں!

بدن پر حج کا احرام اور دل میں بغض علی!

یہ کعبہ پاک کے پھیرے تو ہیں طواف نہیں

حضرات گرامی قدر! پتہ چل گیا کہ:

ابوہیت	خدا کی	جل جلالہ
نبوت	مصطفٰےؐ کی	علیہ السلام
ولایت	مرتضٰی کی	علیہ السلام

علیؑ اور تلاوت

اسی لئے مصطفٰے کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا:

"اَلْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ وَالْعَلِيُّ مَعَ الْقُرْآنِ" (الصواعق المحرقہ ص۱۲۶)

"قرآن علی کے ساتھ اور علی قرآن کے ساتھ ہے"

میں نے عالم تصور میں عرض کیا:

آقا! آپ نے کبھی قرآن کی تلاوت کی۔ فرمایا:

"میں گھوڑے کی ایک رکاب میں پاؤں ڈال کر قرآن شروع کرتا ہوں' دوسری میں پاؤں اس وقت تک نہیں ڈالتا جب تک تیس سپارے قرآن ختم نہ ہو جائے"

حضرت مولانا جامی فرماتے ہیں کہ:

Marfat.com

''روایات صحیح سے یہ بات ثابت ہے کہ جب آپ سواری کرتے وقت گھوڑے کی رکاب میں پاؤں ڈالتے تو تلاوت قرآن شروع کرتے اور دوسری رکاب میں پاؤں رکھتے تو ختم کلام مجید ختم کر لیتے۔''
(شواہد النبوت ص ۲۸۰ اردو مطبوعہ لاہور)

علیؑ اور خدا کی زیارت

نبی کریم نے ارشاد فرمایا:
''اَلْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ وَالْعَلِيُّ مَعَ الْحَقِّ اَللّٰھُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَہٗ حَیْثُ دَارَ'' (ترمذی شریف جلد ثانی ص ۲۱۳)
''حق علی کے ساتھ ہے اور علی حق کے ساتھ۔ یا اللہ حق کو ادھر پھیر دے علی کے ساتھ جدھر علی پھرے''
میں نے عالم تصور میں پوچھا:
حضور آپ نے کبھی حق کو دیکھا تو فرمایا:
''میں ایک سجدہ کر کے دوسرا اس وقت تک نہیں کرتا جب تک حق کو دیکھ نہ لوں''
مولانا جامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:
''ایک شخص نے آپ سے پوچھا: کیا آپ نے اپنے پروردگار کو دیکھا تو فرمایا: یہ کیسے ممکن ہے کہ میں اپنے پروردگار کی عبادت کروں اور اسے نہ دیکھوں؟'' (شواہد النبوت ص ۲۷۹ اردو مطبوعہ لاہور)
اسی لئے تو کسی عاشق نے کہا کہ:

؎ وہ راز دار خفی جلی ہے
جدھر بھی دیکھو علی علی ہے
گواہ مدینے کی ہر گلی ہے!
جدھر بھی دیکھو علی علی ہے

Marfat.com

علی نے خیبر کے در کو توڑا!
علی نے مرحب کے سر کو پھوڑا
علی نے کعبہ میں بت نہ چھوڑا
جدھر بھی دیکھو علی علی ہے

حضرات گرامی! نبی کریم نے ارشاد فرمایا: علی مجھ سے ہے میں علی سے ہوں۔ علی کا گوشت میرا گوشت' علی کا خون میرا خون اور علی کا جسم میرا جسم ہے۔اس لیے یہ واضح ہو گیا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔

اگر غور فرماؤ تو پتہ چلتا ہے کہ:

نبی..........امام الانبیاء ہے۔

علی..........امام الاولیاء ہے۔

کون علی

جو ہمارے نبی کا ویر ہے۔
صحابہ کا مشیر ہے۔
مومنوں کا امیر ہے۔
سنیوں کا پیر ہے۔
جو نہ مانے پکا شریر ہے۔

کون علی

جو مرتضےٰ ہے۔
مشکل کشاء ہے۔
شیر خدا ہے۔
کان سخا ہے۔
جان عطا ہے۔

Marfat.com

آن حیاء ہے۔

مصدر وفا ہے۔سید الاولیاء ہے۔

کون علی

جو امیر المومنین ہے

امام المتقین ہے۔

یعسوب المسلمین ہے۔

زبدۃ الفاتحین ہے۔

امان الخائفین ہے۔

کون علی

جو فاتح خیبر ہے۔

قاتل عنتر ہے۔

والد شبر ہے۔

اخی سرور ہے۔

جس کا دشمن، دونوں عالم میں بدتر ہے۔

کون علی

جو نبی کے دل کا چین ہے۔

والد حسنین ہے۔

مالک ملوین ہے۔

ولیوں کا نور عین ہے۔

مالک دارین ہے۔

اک کیف اک سرور سا رہتا ہے رات دن

جب سے ہوا ہے ورد ہمارا علی علی

Marfat.com

رحمت نے لے لیا مجھے آغوش نور میں
میں نے کبھی جو رو کے پکارا علی علی
دنیا میں سب سے عالی گھرانے کے نور ہو!
اس واسطے ہے نام تمہارا علی علی!
کعبے کے بت گرائے نہیں اپنے ہاتھ سے
حضرت نے مسکرا کے پکارا علی علی

علی مجھ سے ہے

نبی نے فرمایا:

”عَلِیٌّ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْ عَلِیٍّ“ (جامع الترمذی جلد ثانی ص۲۱۳)

”علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں“

علی میرا نام ہے

اللہ نے فرمایا:

”وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْم“ (۳ آیت الکرسی)

”اے محبوب! تجھ سے علی ہے اور میرا نام علی ہے“

اوپر وہ علی، نیچے یہ علی، اوہ منکرو! یا علی اگر علی کی وجہ سے نہیں کہتے تو خدا کو ہی یا علی کہہ دو۔ کہو تو سہی۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ

Marfat.com

غلام علی

Marfat.com

علماء۔ خطباء۔ واعظین۔ مقررین کے لئے بے مثال تحفہ
پورے سال کے خطبات جمعہ سے بے نیاز کردینے والی کتاب

مقبول
اسرارِ خطابت

مصنف
جانشین امام خطابت
حضرت صاحبزادہ
پیر محمد مقبول احمد سرور
فیصل آباد (سمندری والے)

اسرار خطابت جلد اول 13 خطبات
• فضائل اہلبیت از قرآن کریم • فضائل اہلبیت از حدیث پاک • فلسفہ شہادت دو خطبات • قافلہ کی واپسی
• شان ولایت • فوز عظیم • اعلیٰ حضرت • حیات اولیاء • ثبوت میلاد • میلاد شریف • ولادت رسولؐ • خلیفۃ اللہ الاعظم

اسرار خطابت جلد دوم 12 خطبات
• اچھی نسبت • سرکار غوث اعظم • وسیلہ • برکات تبرکات • صراط مستقیم • توحید کی دلیل ناطق
• سراپا معجزہ • شان صحابہؓ • حضرت بلالؓ • اولیت صدیق اکبرؓ • خلیل الٰہی • محسن رسول

اسرار خطابت جلد سوم 12 خطبات
• تفسیر آیت اسریٰ • فلسفہ معراج النبیؐ • مسجد اقصیٰ تک • اقصیٰ سے آگے • محدث اعظم پاکستان • شب برات کی برکات
• حضرت امام اعظم • فضائل ماہ رمضان • ماہ صیام کی برکات • فضائل مخدومہ کونین • غزوہ بدر • مولائے کائنات

اسرار خطابت جلد چہارم 13 خطبات
• عظمت بلد الحبیب • فلاح کا راستہ • بے مثل بشر • عظمت مصطفےٰ • حسن بے مثال • حاضر و ناظر رسول
• حدیث جبرائیل • دستگیر عالمین • عظمت والدین • بنی صدیق • ذبح عظیم • حضرت عثمان غنیؓ • حضرت فاروق اعظمؓ

اسرار خطابت جلد پنجم 12 خطبات
• مودت اہلبیت • محبت رسول • حیات النبی • فضائل درود شریف • ...
• ذائقۃ الموت • نور مبین • صدیق اکبر سراپا احسانات • ایصال ثواب • ...

اسرار خطابت جلد ششم
مخدومہ کائنات حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کی سوانح طیبہ جس سے علماء محققین اور واعظین و مقررین بیک وقت مستفید ہوسکتے ہیں فصاحت و بلاغت اور مستند حوالہ جات سے مزین خوبصورت تحفہ

اسرار خطابت جلد ہفتم
حضرت مولائے کائنات سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی سوانح طیبہ
علماء و خطباء کے لیے یکساں مفید لاجواب کتاب

شبیر برادرز ۴۰۔ اردو بازار لاہور

Marfat.com